قدم قدم سجدے

مجموعۂ نعت

خالد محمود خالد نقشبندی مجددی

Marfat.com

قدم قدم سجدے

مجموعۂ نعت

خالد محمود خالد نقشبندی مجددی

بانی و صدر حلقۂ ذکرِ حبیب، کراچی

پتہ

۴۴/۹۲۷۔ نزد بلال مسجد لیاقت آباد۔ کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب _____ قدم قدم سجدے

کلام _____ خالد محمود خالد

کتابت _____ محمد اقبال سعید "دار التحریر" کراچی

طابع _____ قادر پرنٹنگ

ناشر _____ حلقہ ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

سال طبع _____ ۱۹۸۲ء

سائز کتاب _____ ۲۳×۳۶/۱۶

ہدیہ ۳۰ روپے

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	تذکرہ صبح و شام ہے تیرا	۴۳
۲	لاشریک رہے نذیر و بے مثال	۴۴
۳	ساری نشانیاں ہیں اے بے نشان تیری	۴۵
۴	ہر نفس میں مہک درود کی ہو	۴۶
۵	یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے	۴۷
۶	چلو دیارِ نبیؐ کی جانب	۴۹
۷	وابستہ ہو گئے ہیں تیرے آستاں سے ہم	۵۱
۸	دونوں جہان ہی مری جھولی میں ڈال دے	۵۳
۹	دِن رات مدینے کی دعاء مانگ رہے ہیں	۵۵
۱۰	نعت میں ایک لطف مناجات ہے	۵۷
۱۱	عشق کی آنچ سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں	۵۸
۱۲	گر رہے ہیں سنبھالیے سرکارؐ	۶۰
۱۳	دل کے کانٹے نکال دیتے ہیں	۶۲
۱۴	سارے اچھے نام ہیں ان کے میرا کوئی نام نہیں	۶۴
۱۵	قرآن مجسم تری ہر ایک ادا ہے	۶۶
۱۶	جو حجاب تھا وہ اٹھا دیا	۶۸
۱۷	یہ نسبت رسول محبت نواز ہے	۷۰

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۸	نبی کا عشق ملا ساری کائنات ملی	۷۱
۱۹	تیرے ذکر ہی سے سکون ملا کوئی بات اس میں ضرور ہے	۷۲
۲۰	اُوج ذوقِ بلال دیکھا ہے	۷۴
۲۱	کرم نے ان کے پکارا گنہگار چلے	۷۵
۲۲	بچاتا ہے مرا مشکلکشا ہر ایک مشکل سے	۷۷
۲۳	ہمکنار مدعا ہر اک دعا ہونے لگی	۷۸
۲۴	کیا کیا نہ ملا رابطۂ سرورِ دیں سے	۷۹
۲۵	آوازِ کرم دیتا ہی رہا	۸۰
۲۶	جو قضا کے وقت کو ٹال دے مرے طبیب کی بات ہے	۸۲
۲۷	اچھا لگتا ہے یا سب سے اچھا لگتا ہے	۸۳
۲۸	لِلّٰہ الحمد ہیں بخشش کے سہارے لاکھوں	۸۴
۲۹	سلامتی ہی سلامتی ہے کہ ہے مرا مہرباں سلامت	۸۵
۳۰	یہ نام وہ ہے جو ہر کیف کی ضمانت ہے	۸۶
۳۱	شمعِ امید کرم دل میں جلاؤ تو سہی	۸۷
۳۲	بنا دیا ہے تمہیں نے خدا شناس مجھے	۸۹
۳۳	جو ان کا کرم سائباں ہے تو کیا غم	۹۰
۳۴	وہ جہاں تک گئے وہ جہاں اور ہے	۹۱
۳۵	جتنے طوفان ہیں کنارے ہیں	۹۲
۳۶	اس سے بہتر تو کوئی عشق کی سوغات نہیں	۹۳
۳۷	دستگیری حضورِ انور کی	۹۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۸	حضور خاص کرم مجھ پہ عام ہو جائے	۹۵
۳۹	ٹوٹ جاتے ہیں سب سہارے جب	۹۷
۴۰	عمر کٹتی اسی دربار میں آتے جاتے	۹۸
۴۱	وہ خوب جانتے ہیں جو کچھ ہے حال میرا	۹۹
۴۲	جو بے آسرا ہے انہیں کو پکارے	۱۰۰
۴۳	بن جائے برائی بھی بھلائی تو عجب کیا	۱۰۲
۴۴	کہکشاں گردِ سفر ہو جیسے	۱۰۳
۴۵	ہر بات لاجواب ہے اس لاجواب کی	۱۰۵
۴۶	وہ بناتے ہیں تو بنتی ہے گنہ گار کی بات	۱۰۶
۴۷	زندگی کا ہمیں شعور ملا	۱۰۸
۴۸	ہے کتنا ان کا کرم نہ پوچھو	۱۰۹
۴۹	ثنائے خواجۂ کونین کیا رقم ہو گی	۱۱۰
۵۰	کچھ اور سلسلہ نعت کو دراز کرو	۱۱۱
۵۱	ذوقِ دیدار اسے کیوں نہ ہمارا ڈھونڈے	۱۱۲
۵۲	خوشا نصیب گنہ گار بھی مدینے چلے	۱۱۳
۵۳	کلامِ پاک کا شانِ نزول پیش کرو	۱۱۴
۵۴	آ پڑا ہوں تیرے قدموں میں سنبھلنے کے لیے	۱۱۵
۵۵	کچھ نہ ہو گا تیرے کرم کے بغیر	۱۱۶
۵۶	گنہ گار ہوں بیٹھا ہوں منہ چھپائے ہوئے	۱۱۷
۵۷	میرا سارا سروسامان مدینے میں رہے۔	۱۱۸

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۸	جلوہ گری حضور کی ہر انجمن میں ہے	۱۲۰
۵۹	ہم فقیروں کا اثاثہ ہے محبت تیری	۱۲۱
۶۰	محمد کا جو دیوانہ ہے دیوانہ نہیں ہوتا	۱۲۲
۶۱	ٹھوکروں میں آگئی شاہی گدا ہونے کے بعد	۱۲۳
۶۲	ہر ایک ادا سبحان اللہ	۱۲۴
۶۳	یہ ہے آدابِ حسنِ بندگی یوں بندگی ہوگی	۱۲۵
۶۴	سب کچھ ہی واردوں جو تیرا سنگِ در ملے	۱۲۶
۶۵	دور مجھ سے نہیں اب کنارا	۱۲۷
۶۶	بُلا ہی لیجئے آقائے نامدار مجھے	۱۲۸
۶۷	جو تیرے سہارے چلتے ہیں	۱۲۹
۶۸	شامِ غم رشکِ سحر ہو جائے گی	۱۳۰
۶۹	مشکل آئی قرار کی صورت	۱۳۲
۷۰	ہے دو جہاں کا خزینہ تیرے خزینے میں	۱۳۳
۷۱	جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی	۱۳۴
۷۲	تجھے دیکھ کر میں جیا کروں	۱۳۶
۷۳	آپ آئیں تو میرے گھر میں اجالا ہوگا	۱۳۷
۷۴	خیر ہو ساقی کوثر تیرے میخانے کی	۱۳۹
۷۵	وہ کچھ نہیں تیری نسبت پہ جس کو ناز نہ ہو	۱۴۰
۷۶	سارے عالم پہ مدینے کا گماں ہوتا ہے	۱۴۱
۷۷	ازل سے ہیں مصطفےٰ نمایاں	۱۴۳

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۷۸	آپؐ کا عشق ہے ایمان رسول عربی	۱۴۴
۷۹	مجھے کیا دیا ہے تو نے یہ بتاؤں کیوں کسی کو	۱۴۵
۸۰	جلوے ہیں بے شمار دیار رسولؐ میں	۱۴۶
۸۱	بس میرے پاس تو نعتوں کے یہ نذرانے ہیں	۱۴۷
۸۲	رنگ پھیکے ہوئے فردوس کے ایوانوں کے	۱۴۹
۸۳	میرے پیارے محمدؐ کی کیا شان ہے	۱۵۰
۸۴	بندہ نوازیوں نے تمہاری بچا لیا	۱۵۱
۸۵	حاصل ہر نظارا مدینے میں ہے	۱۵۲
۸۶	طواف کرتا رہوں عمر بھر مدینے کا	۱۵۳
۸۷	اس آستانے کی نسبت کا نام ہے ایماں	۱۵۵
۸۸	نقاب اٹھائیں تو کوئی بھی تاب لا نہ سکے	۱۵۶
۸۹	مدینے میں مسلسل حاضری محسوس ہوتی ہے	۱۵۸
۹۰	یہ کچھ ایسے حقائق ہیں جو جھٹلائے نہیں جاتے	۱۶۰
۹۱	عشقِ رسول دین کا دستور ہو گیا	۱۶۱
۹۲	تمہاری یاد بھی آئی تو زندگی کی طرح	۱۶۲
۹۳	تم سے تو کچھ نہاں نہیں تم پہ سب آشکار ہے	۱۶۴
۹۴	دامانِ طلب فیض سے معمور ملے گا	۱۶۵
۹۵	بے قراری بڑھی تو قرار آگیا۔	۱۶۶
۹۶	ان کی تعریف کروں یہ تو نہیں میری مجال	۱۶۷
۹۷	زندگی بن گئی ہے ترانہ	۱۷۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۹۸	نسبت مصطفےٰ کے زینے سے	۱۷۰
۹۹	جو بیاں کروں تو نہ کر سکوں میرے حال پر وہ عطا ہوئی	۱۷۱
۱۰۰	کرم چاہتے ہیں کرم کے بھکاری	۱۷۲
۱۰۱	شوق طیبہ ہے تو پھر گھر سے نکل کر دیکھو	۱۷۴
۱۰۲	نمایاں آنسوؤں سے ہے خوشی کتنا حسیں غم ہے	۱۷۵
۱۰۳	طیبہ کو جاؤں گا تو میں واپس نہ آؤں گا	۱۷۶
۱۰۴	یہ کرم بھی بارہا سرکار فرماتے رہے	۱۷۷
۱۰۵	رسوا نہ ہو دیوانہ	۱۷۹
۱۰۶	ہر حجاب اٹھ گیا روشنی ہو گئی	۱۸۱
۱۰۷	مجھکو رسوائیوں سے بچا لیجئے	۱۸۲
۱۰۸	میں میلی تن میلا میرا کر پاکر و سرکار	۱۸۳
۱۰۹	کتنی حسین سوغات ملی ہے	۱۸۴
۱۱۰	فاصلے جتنے ہیں سرکار مٹائیں گے ضرور	۱۸۵
۱۱۱	وہ کرم بار بار کرتے ہیں	۱۸۶
۱۱۲	جہاں میں دُرِّ یتیم بن کر وہ رحمت ذوالجلال آیا	۱۸۷
۱۱۳	بڑا حسین ہے مقدر گنہ گاروں کا۔	۱۸۸
۱۱۴	جب توجہ مرے سرکار نے فرمائی ہے	۱۸۹
۱۱۵	عطائے درگہہ بندہ نواز کیا کہنا	۱۹۱
۱۱۶	درود شرط ہے ذکر محمدی کے لیے	۱۹۳
۱۱۷	مل جائے اگر الفتِ سرکار کا زینہ	۱۹۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۱۸	میری زندگی ہے غمِ مصطفٰے سے	۱۹۶
۱۱۹	وہ سامنے ہوں تو پھر کس سے بات ہوتی ہے	۱۹۷
۱۲۰	ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو	۱۹۸
۱۲۱	اِک ذات میں ہیں جمع ہزاروں تجلیات	۱۹۹
۱۲۲	مانگو اللہ سے اللہ کا پیارا مانگو	۲۰۱
۱۲۳	جھولی میری تمہیں نے بھری ہے نہ ہے نصیب	۲۰۳
۱۲۴	وہ جسے شاد کام رکھتے ہیں	۲۰۴
۱۲۵	کعبہ جھکا ہوا ہے مدینے کے سامنے	۲۰۵
۱۲۶	مچل رہی ہے جبیں ان کے نقشِ پا کے لیے	۲۰۶
۱۲۷	ہر دینے والا ہاتھ انہیں کا تو ہاتھ ہے	۲۰۷
۱۲۸	شکستہ پا تیرے در کے قریب آ پہنچا	۲۰۸
۱۲۹	کوئی بھی ہم کو نہ دے سکے گا جو خاص نعمت حضور دیں گے	۲۰۹
۱۳۰	ان کے نقشِ قدم کی بات کرو	۲۱۰
۱۳۱	خدا بھی ہو گا نہ راضی تیری رضا کے بغیر	۲۱۱
۱۳۲	امام الانبیاء آئے سراپا معجزہ بن کر	۲۱۲
۱۳۳	ابتدا ہو میرے سجدوں کی کہاں سے پہلے	۲۱۳
۱۳۴	سرکار کے قدم میری قسمت بدل گئے	۲۱۴
۱۳۵	بتا کعبہ تیرا قبلہ کدھر ہے	۲۱۵
۱۳۶	دور رہ کر بھی میرے دل نے مدینہ دیکھا	۲۱۶
۱۳۷	کہاں کی بات جا پہنچی کہاں تک	۲۱۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۳۸	گدا نواز کے منگتے بھی تاجدار ہوئے	۲۱۸
۱۳۹	جب ان کا کرم ہو جاتا ہے تقدیر حسیں ہو جاتی ہے	۲۱۹
۱۴۰	تڑپے جو ہم یہاں تو مدینے خبر گئی	۲۲۰
۱۴۱	بات اپنی بنی بنائی ہے	۲۲۱
۱۴۲	ہم ہیں کہ خطائیں کرتے ہیں وہ ہیں کہ کرم فرماتے ہیں	۲۲۳
۱۴۳	محمد مصطفےٰ اسمِ گرامی	۲۲۴
۱۴۴	وہ آئے تو گردش میں جام آگیا ہے	۲۲۶
۱۴۵	میں جدھر جاؤں نظر آئے مدینہ مجھ کو	۲۲۷
۱۴۶	سرکار کا ممنونِ کرم کون نہیں ہے	۲۲۸
۱۴۷	در سرکار پہ میری جبیں خم ہو تو کیا کہنا	۲۲۹
۱۴۸	میں کر رہا تھا وِرد محمد کے نام کا	۲۳۰
۱۴۹	چہرہ ہے وہ رسول علیہ السلام کا	۲۳۱
۱۵۰	مدینہ حاصلِ خلد بریں ہے	۲۳۲
۱۵۱	جو اُن کے در سے پھرے در بدر خراب ہوئے	۲۳۳
۱۵۲	جب ذِکر تمہارا صلے علیٰ اے خسرو خوباں ہوتا ہے	۲۳۴
۱۵۳	بنا دیتی ہے کیا تیری گدائی یا رسول اللہ	۲۳۵
۱۵۴	بے نشاں کا ہیں نشاں سیّد مکی مدنی	۲۳۶
۱۵۵	اس نورِ مجسم کی تعریف میں کیا کہیے	۲۳۷
۱۵۶	لے لو ندامتوں کو اَب اپنی پناہ میں	۲۳۸
۱۵۷	وہ میرے دل کو مدینہ بنائے جاتے ہیں	۲۳۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۵۸	تجھ سے بہت قریب ہے رحمت رسولؐ کی	۲۴۰
۱۵۹	آپ کا دربار ہم کو مل گیا	۲۴۱
۱۶۰	ہاں دیکھئے گداؤں کی توقیر دیکھئے	۲۴۲
۱۶۱	لامکاں کے مکیں تیرے صدقے	۲۴۳
۱۶۲	فیض و بخشش کے در کھل گئے ہر طرف ہو مبارک شفیع الوریٰ آ گئے	۲۴۴
۱۶۳	خاکپائے حضورؐ کے صدقے	۲۴۵
۱۶۴	جو وصف بے بشیر میں وہ کب بشر میں ہے	۲۴۶
۱۶۵	تمہارا در ہے رحمت کا خزینہ یا رسولؐ اللہ	۲۴۷
۱۶۶	شان ربّ العلیٰ محمدؐ ہیں	۲۴۸
۱۶۷	اب میرے پاس ذرا گردشِ دوراں آئے	۲۴۹
۱۶۸	ہیں اہل محبت نغمہ سرا سبحان اللہ سبحان اللہ	۲۵۰
۱۶۹	تیرے کرم کا خدائے مجیب کیا کہنا	۲۵۱
۱۷۰	ہم نے خدا کے فضل سے ہارا نہیں نصیب	۲۵۲
۱۷۱	غم کے بھنور سے کون نکالے تیرے سوا	۲۵۳
۱۷۲	محمد محمدؐ پکارے چلا جا	۲۵۴
۱۷۳	دربار نبیؐ اکرم سے جو چیز مانگی وہ پائی	۲۵۵
۱۷۴	دعا ہے زندگانی یوں بسر ہو	۲۵۶
۱۷۵	تعینات کی حد میں نہیں مقام حضورؐ	۲۵۷
۱۷۶	مرا رہبر ترا نقش قدم ہے یا رسولؐ اللہ	۲۵۸
۱۷۷	ان سے نسبت نہیں تو کچھ بھی نہیں	۲۶۰

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۷۸	دل وہیں ہے میرا جہاں ہیں آپ	۲۶۱
۱۷۹	ہم اپنی پیاس بجھائیں گے جامِ کوثر سے	۲۶۲
۱۸۰	خوب سرکار کا نظارا ہے	۲۶۳
۱۸۱	حبیبِ دو عالم کا غم اللہ اللہ	۲۶۴
۱۸۲	تیرا نام لے لے کے ہم جی رہے ہیں عبادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے	۲۶۵
۱۸۳	اللہ کا محبوب ہے مہمان میرے گھر میں	۲۶۶
۱۸۴	جان و دل سے ہوں میں فدائے حضورؐ	۲۶۷
۱۸۵	میرے لب پہ جب ان کا نام آیا	۲۶۸
۱۸۶	تمام عمر انہیں کا غلام رہتا ہے	۲۶۹
۱۸۷	نقابِ رخ جو حبیبِؐ خدا اٹھاتے ہیں	۲۷۰
۱۸۸	جب نبی کے ذِکر سے دل کی صفائی ہو گئی	۲۷۱
۱۷۹	مری نگاہ میں کعبہ بھی ہے مدینہ بھی	۲۷۲
۱۹۰	جسے لوگ کہتے ہیں ویرانۂ دِل یہ دنیا انہیں کی بسائی ہوئی ہے	۲۷۳
۱۹۱	بہت وسیع ہے حلقہ نبی کی باہوں کا	۲۷۴
۱۹۲	مصروفِ نوازش ہیں سرکارؐ مدینے میں	۲۷۵
۱۹۳	سنور گیا ہوں تیرے در پہ سر جھکانے سے	۲۷۶
۱۹۴	سیدی یا حبیبی مولائی	۲۷۷
۱۹۵	اور محبوبؐ قریب آؤ ذرا آج کی رات	۲۷۹
۱۹۶	مختارِ جنت ساقیٔ کوثر اللہ اکبر اللہ اکبر	۲۸۰
۱۹۷	سب سے حسیں محبوبؐ خدا روحی فِداکَ صلے علیٰ	۲۸۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۹۸	تم پہ سلام کردگار روحی فِداک یا رسولؐ	۲۸۲
۱۹۹	آسمانِ مصطفیٰؐ کے چاند تاروں پر دُرود	۲۸۳
۲۰۰	جنکا شیلوا نہیں انکار وہی آئے ہیں	۲۸۴
۲۰۱	جب سواری حضورؐ کی آئی	۲۸۷
۲۰۲	میرے گھر رحمت عالم کے قدم آئے ہیں	۲۸۹
۲۰۳	جس سے دونوں جہاں جگمگانے لگے گود میں آمنہ کی وہ نور آگیا	۲۹۰
۲۰۴	ہر ضیاء لے کے ماہِ عرب آگیا	۲۹۱
۲۰۵	ایک ذرے کو بھی خورشید بناتے دیکھا	۲۹۳
۲۰۶	جگمگاتی ہے زمانے کی فضا کون آیا	۲۹۴
۲۰۷	صلوٰۃ وسلامٌ علی المصطفیٰؐ	۲۹۵
۲۰۸	دو عالم کے آقا سلامٌ علیکم	۲۹۷
۲۰۹	سلام	۲۹۹
۲۱۰	بلغ العلےٰ بکمالہٖ	۳۰۳

Marfat.com

انتساب

◎

مُحِبِّ محبُوبُ الٰہ

محترم سیّد قمر الزمّان شاہ

کے نام

○

غلام غلامانِ آلِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم

خالد محمود خالد نقشبندی مجددی

Marfat.com

پیش لفظ

اصنافِ شاعری میں گزشتہ چودہ سو سال سے جو صنفِ شاعری سب سے زیادہ مقبول و ممتاز اور مقدس شمار ہوتی رہی ہے وہ نعتیہ شاعری ہے کیونکہ یہ وہ صنف ہے جہاں خود ذاتِ باری تعالیٰ اپنے حبیب کی توصیف مدحت میں مصروف نظر آتی ہے۔ مسلمانوں میں رائج دنیا کی تقریباً ہر زبان کے شعراء نے نعت گوئی کو اپنی نجات اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی کے اظہار کا ایک مؤثر ذریعہ مانا ہے نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لامحدود امکانات کی شاعری ہے۔ اس میں سکونِ قلب بھی ہے اور سرورِ روح بھی اس میں خیر و برکت بھی ہے اور التجائے رحمت بھی۔ اس میں حیاتِ ابدی بھی ہے اور نجاتِ اُخروی بھی بس یوں کہیئے کہ خوشنودیٔ ذاتِ باری تعالیٰ کے لئے جو افعال و اعمال لازم و ملزوم ہیں ان میں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتمی و دائمی حیثیت رکھتی ہے۔

اردو شاعری میں بھی نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتدا سے نہ صرف کہی جاتی رہی ہے بلکہ اس کے تقدّس کو ہر دَور میں اولیّت دی جاتی رہی ہے۔ تقریباً ہر شاعر نے اپنے جذبے اور احساس کے حوالے سے نعت لکھی ہے لیکن کچھ لوگ ہر دَور میں ایسے گزرے ہیں جنہوں نے نعت گوئی کو بطور مشن اپنایا اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ خیر کو بلند کرنے کے لیے اپنے ذوقِ شعر کو نعت تک اس قدر محدود کر دیا کہ اگر کبھی بطور فرمائش ان کو کسی اور صنف شاعری میں طبع آزمائی کرنا بھی پڑی تو ان کی فکر کا محور حضور

Marfat.com

پُرنور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی ہی رہی۔ جناب خالد محمود کا شمار بھی شعرا کے اس خوش بخت گروہ میں ہوتا ہے جس نے مدحِ شہِ انبیاء کو دیباچہ سخن قرار دیا ہے۔ اس مقدس گروہ میں حضرت حسّان بن ثابت، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت کعب بن زُہیر، حضرت عباس بن عبدالمطلب، حضرت علی، حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت محی الدین ابن عربی، شیخ سعدی، ملّا جامی، حاجی محمد قدسی، امیر خسرو، علامہ اقبال حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی، مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی، حافظ پیلی بھتی اکبر وارثی اور متعدد شعرائے کرام کے نام شامل ہیں۔

خالد محمود ایک پُرگو اور صاحبِ اسلوب شاعر ہیں ان کی نعتوں کو پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی طبعیت کی وارفتگی اور شیفتگی کے باوجود "باوجود دیوانہ باش با محمد ہوشیار" کی ہدایت کو پیش نظر رکھا ہے لیکن اس احتیاط کے باوجود اپنی قلبی کیفیات اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنی والہانہ وابستگی کا نہایت حسین پیرائے میں قابل رشک ثبوت فراہم کیا ہے اور شاید یہ ثابت کرنے کی دانستہ کوشش کی ہے کہ اگر دماغ کو دل میں حل کر دیا جائے تب بھی عبد و معبود کے درمیان موجود خطِ لطیف ہمیشہ برقرار رہتا ہے۔

خالد محمود کی نعتیہ شاعری ایک مذہبی تاریخی اور روائتی پس منظر کے ساتھ معرضِ وجود میں آئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو شاعری اور خصوصاً اردو غزل کا مخصوص روائتی آہنگ اس میں موجود ہے اور قدم قدم پر یہ احساس ہوتا ہے ہے کہ اردو کے شعرار متقدمین اور متاخرین کے فن سے وہ نہ صرف پوری طرح واقف ہیں بلکہ انہوں کے شعوری طور پر صنف نعت کو بلند آہنگ الفاظ سے

Marfat.com

شکوہ عطا کرنے کے بجائے سیدھے سادے لفظوں میں اپنے قلب کی کیفیات کو رقم کیا ہے ؎

وہ بے مثال بھیک شہِ بے مثال دے
جو عمر بھر نہ فرصتِ عرضِ سوال دے
ایسا کریم ان کے سوا اور کون ہے
دل سے ضرورتوں کے جو کانٹے نکال دے

عشقِ رسول پاک کا اعجاز دیکھنا
اشکوں میں انبساط ٹھنڈک جلن میں ہے

میں سراپا آرزو تھا میں سراپا ہوں نظر
آشنا ہونے سے پہلے آشنا ہونے کے بعد

شاد رہتے ہیں بہر حال ہیں راضی بہ رضا
جو تمہارے ہیں انہیں شکوہ حالات نہیں

ڈبونے والوں نے جس وقت انہیں یاد کیا
بپھری موجوں نے کیے پیش کنارے لاکھوں

جینے دیتی نہ کم سواد خوشی
مر گئے ہوتے تیرے غم کے بغیر

خالد محمود نے اپنی شاعرانہ خداداد صلاحیتوں کو محنت مطالعہ اور سلیقے سے جِلا دی ہے۔ انہوں نے اس صنف کی مقبولیت کے لیے اپنے روز و شب وقف کر دیے ہیں ان کی شاعری میں ان کا دل دھڑکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ ایک ایسا دل جو عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار ہے۔ ؎

Marfat.com

نعت سرور میں اگر لطف مناجات نہیں
عشق ناقص ہے درخشندہ خیالات نہیں
اگر خلوص ملے ذوقِ نعت گوئی کو!
میری نجات کا باعث کلام ہو جائے

عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرشاری نے خالد محمود کے اندر سوز و گداز کی ایک اندر لازوال دولت سمو دی ہے جو نجات و مغفرت کے لیے سرمایۂ خاص ہے۔ ان کی شاعری کا ایک ایک لفظ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محامد و اوصاف سے مملو اور معمور ہے۔ انہوں نے اپنے فن میں جدید معنویت کی پُر اثر مثالیں پیش کی ہیں تازگی اور شگفتگی کی ایک مخصوص فضا ان کی پوری شاعری کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ سادگی، خلوص، عجز و انکسار ان کے ہر شعر میں جلوہ فرما ہے اور یہی خالد محمود کی شاعری کا وہ وصف خاص ہے جو ان کے ہمعصر شعراء سے ان کو ممیز کرتا ہے۔ وہ نئے استعارے اور تراکیب نہایت چابکدستی سے وضع کرتے ہیں اور مصرعہ کی ساخت کا ایسا اہتمام کرتے ہیں کہ شعر بولنے لگتا ہے ؎

اُٹھی جدھر نگاہ رسالت مآب کی
ذروں کو آب و تاب ملی آفتاب کی

اس توقع کی آبرو رکھنا
جس توقع پہ دن گزارے ہیں

جب سر کو جھکاؤں میں طیبہ ہی مقابل ہو
بس اتنا کرم کر دے اے چشم کریمانہ
دہکتا رہے آفتابِ قیامت

Marfat.com

جوان کا کرم سائباں ہے تو کیا غم
کہاں تاخیر ہوتی ہے کرم میں ان کی جانب سے
مرے سوزِ محبت میں کمی محسوس ہوتی ہے
نظر فروز ہے جن کا نقابِ رعنائی
نقاب اٹھائیں تو کوئی بھی تاب لا نہ سکے
بس یہی دیدۂ بے خواب دعا کرتا ہے
نظر آئے کسی صورت سے بھی صورت تیری
خود ہی تمہید بنے عشق کے افسانے کی
آبرو دیکھیے سرکار کے دیوانے کی

نعت گوئی کا ایک حقیقی وصف عنایت بھی ہے۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جن شعراء نے اس صنف میں طبع آزمائی کرتے ہوئے غنائیت کو غیر ضروری تصور کیا، ان کی تخلیقات کو وقعت تو ضرور ملی مگر عامۃ الناس میں مقبولیت حاصل نہیں کر سکیں۔ بات غنائیت کی آئی تو لحن داؤد اور آذان بلال کا ذہن میں آنا فطری عمل ہے۔ سوز و گداز اور نغمگی کی ان دو انتہاؤں کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو عام کرنے کے لیے اس میں غنائی عنصر کا ہونا نہایت اہم ہے۔ خالد محمود کی کم و بیش تمام نعتیں اس وصف کی حامل ہیں یہی وجہ ہے کہ بہت مختصر سے عرصہ میں خالد محمود کی نعتیں نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک بھی نہایت مقبول اور زبان زدِ خاص و عام ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس عظیم صنف سے وابستگی کی بنا پر نہ صرف خالد محمود اس بزمِ آب و گل میں متعارف ہو چکا ہے بلکہ دربارِ مصطفوی میں بھی اس کی

Marfat.com

۲۰

نعتوں کو پسندیدگی کی بنا پر دیکھا جاتا ہے جب ہی تو اس نے مقبولیت کی ان بلندیوں کو چھو لیا ہے جن تک اکثر مشاقانِ سخن کی ایک عمر مشقِ سخن کے باوجود رسائی ممکن نہیں ہو پاتی۔

خواجہ رضی حیدر۔

نبیرہ حضرت محدث سورتی علیہ رحمہ

گھر کا پتہ:۔ ۲، ڈی ۱۶/۵ ناظم آباد کراچی

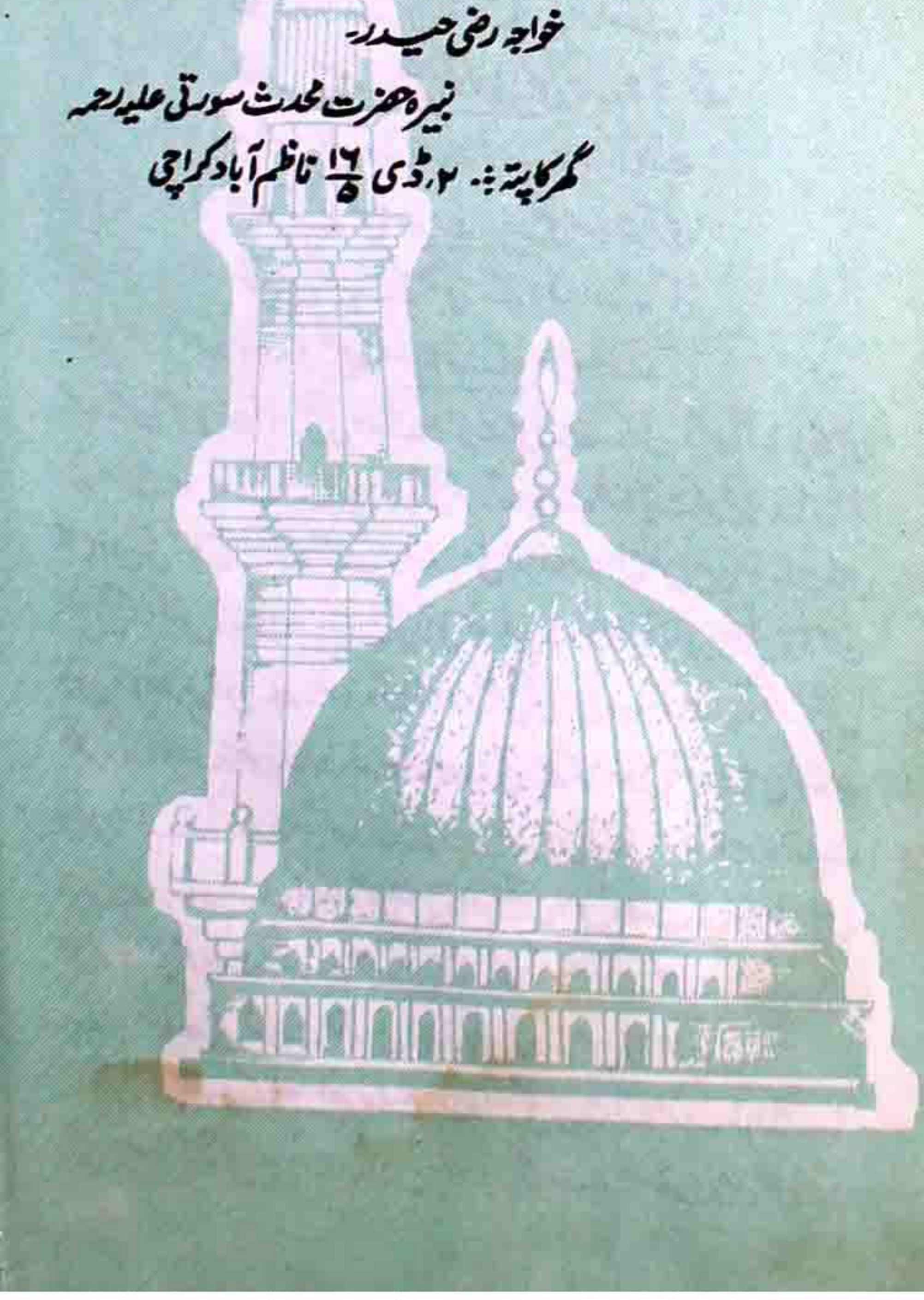

Marfat.com

۲۱

شوکت خیال

محترم خالد محمود صاحب سے میرا تعارف ان کی ذات سے قبل ان کے نعتیہ کلام اور نعتوں سے ہوا۔ عموماً مجالسِ خیر میں ان کا کلام نعت خواں حضرات پڑھتے تھے تو مجھے بے حد سرور محسوس ہوتا تھا۔ اتفاقاً ان کو خود اپنا کلام سناتے ہوئے دیکھا تو ماشاء اللہ پڑھنے کا انداز بھی پسند آیا۔ اور یوں خالد محمود سے پہلا تعارف مولانا سید نورالاسلام صاحب قادری کے یہاں ایک محفل میں ہوا اور پھر تو متعدد مقامات و مجالس میں ان کا کلام نعت سنا۔

ان کی نعتوں کے مجموعہ کا مسودہ میری نظر سے گزرا اور جستہ جستہ پڑھا بہت پسند آیا۔ زیرِ نظر تبصرہ ان کے کلامِ نعت سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔

خالد محمود صاحب خود اچھے باذاق شاعر ہیں ان کے کلام میں شوکت الفاظ اور اس سے زیادہ شوکت خیال اپنے عروج پر ہے۔ لطیف استعارے بھی استعمال کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ڈوب کر اور خیالات میں جذب ہو کر لکھتے ہیں اور مست و بیخود ہو کر پڑھتے بھی ہیں اور سامعین کو مست و بے خود بناتے ہیں اور پھر جو کلام نعت جو خود عشق و محبت خلاصہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مظہر ہوتا ہے اور اس پر انداز بیان و بے ساختگی کے ساتھ حقائق کی آمیزش دو آتشہ بنا دیتی ہے یوں تو ہر شعر نعتیہ شعر اپنی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثنا میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے مگر چند اشعار مجھے بہت ہی پسند آئے مثلاً ؎

Marfat.com

مرا ذکر و فکر مرا سخن مرا سوز و ساز یہ میرا فن
تیری نعت بن کے سنور گئے یہ ترے کرم کا ظہور ہے

ایسا کریم ان کے سوا اور کون ہے
دِل سے ضرورتوں کے جو کانٹے نکال دے

عشق و محبت کے عالم میں بلندی خیال ہے

عشق رسول پاک کا اعجاز دیکھنا
اشکوں میں انبساط ہے ٹھنڈک جلن میں ہے

سادگی مگر معنوی خوبی میں ہے

یہی ہے عشق کی تبلیغ معتبر خالد
فقط حضور کے پیارے اصول پیش کرو

بارگاہ رسالت میں درخواست اور اس کی بلندی ہے

وہ بے مثال بھیک شہِ بے مثال دے
جو عمر بھر نہ فرصتِ عرضِ سوال دے

یہ شعر بھی خوب ہے ؎

شکریہ اے عشق یہ بھی راز افشا کر دیا
زندگی ملتی ہے بس ان پہ فدا ہونے کے بعد

بارگاہِ رسالت مآب میں خالد محمود صاحب کا نذرانہ عقیدت بصورتِ نعت بہت پیارا اخلاص میں ڈوبا ہوا اور سچائی کا پیکر ہونے کے ساتھ حقیقی واردا توں پر مشتمل ہے۔ مجھ ناچیز سے خالد محمود صاحب نے اپنی نعتوں پر تبصرہ کے لیے فرمایا حالانکہ مجھ جیسا گناہ گار اور ہیچ مدان ان دلی کیفیات کی تفصیلات کیسے بتا سکتا ہے جو خالد محمود صاحب نے اشعار نعت

Marfat.com

ڈھالے ہیں مگر چند پراگندہ خیالات سے اپنی ترجمانی کر دی ہے اللہ تعالےٰ
ان کو حضور کے صدقہ میں دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین

مولانا محمد حسن حقانی
نائب مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی

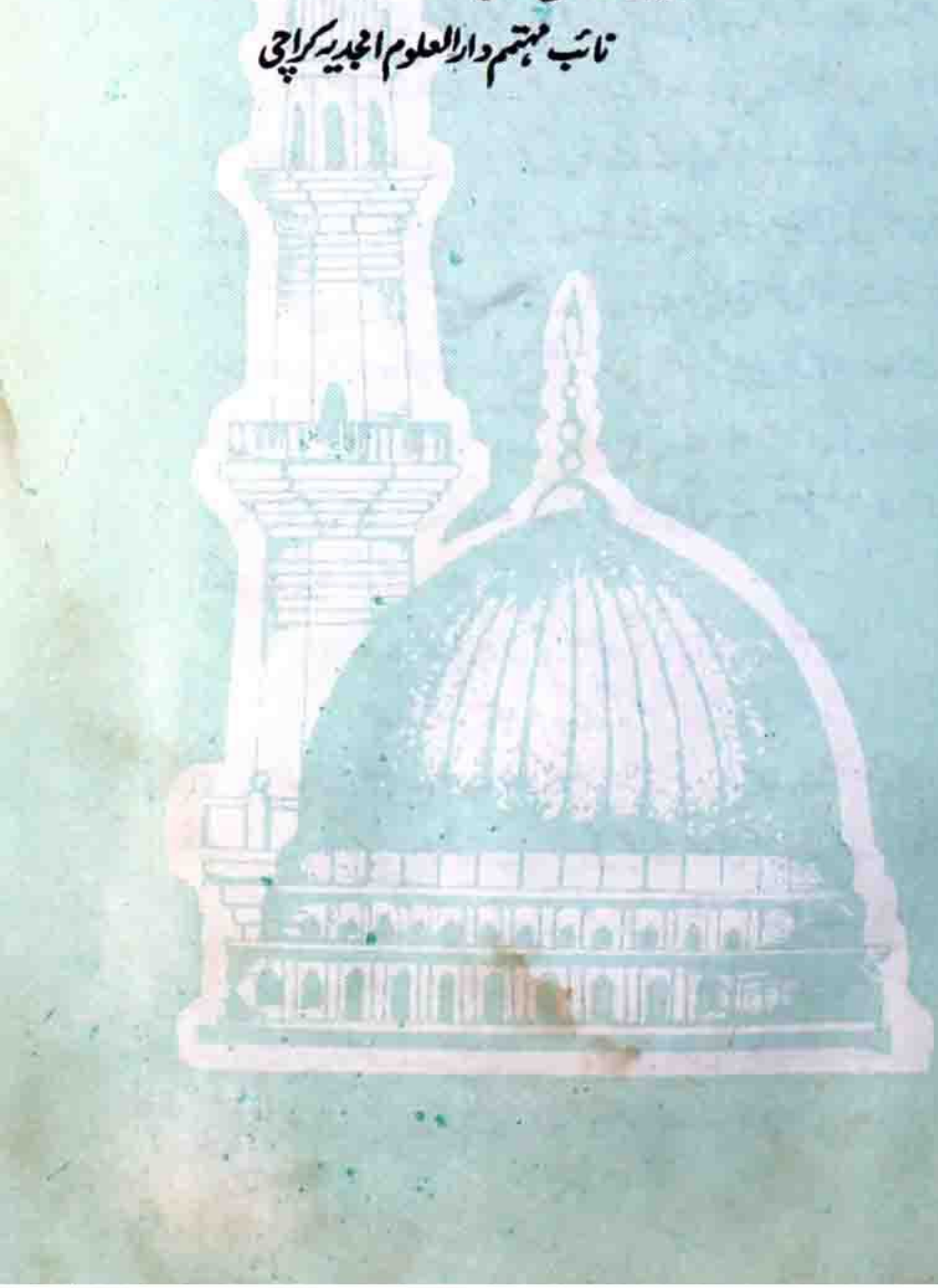

Marfat.com

۲۴

ایک محترم رائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زبانِ شعر میں بارگاہِ نبوّت کا ہدیہ شوق و محبت نعت ہے۔ شاعر کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا جذبہ جس قدر کامل اور بلند ہو گا بلندی اور کمال کا وہی درجہ اس کی نعت کے لیے قرار پائے گا۔ اردو زبان میں عظیم نعتیہ شاہکار اہلِ ذوق کے سامنے ہیں۔ امیر مینائی کی نعتیں سن کر عشاق کے تڑپتے ہوئے دلوں کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مجموعہ کلام "حدائقِ بخشش" پڑھ کر محبین بارگاہِ رسالت کا سینہ باغ باغ ہو جاتا ہے۔ دل کی کلی کھل جاتی ہے۔ اور مومن کی روح بارگاہِ رسالت میں سجدہ ریزی کے لیے بیقرار ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ حضرت اس کی تسلی کے لیے فرماتے ہیں ؎

اے شوقِ دل یہ سجدہ گراں کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجیے کہ سر کو خبر نہ ہو!

محترم خالد محمود صاحب خالدؔ کا مجموعہ "قدم قدم سجدے" نعتیہ کلام میں ایک حسین اضافہ ہے۔ درحقیقت یہ ان کی محبت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان پاکیزہ جذبات کا آئینہ دار ہے۔ جو ان کی بیقرار روح سے اٹھے اور دل کی گہرائیوں سے ابھر کر نکھرے ہوئے انداز میں ستھرے اور پاکیزہ اشعار کے سانچے میں ڈھل گئے جنہیں سن کر مومن کی روح وجد کرتی ہے۔ ؎

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

Marfat.com

میری دعا رہے کہ یہ مجموعہ کلام بارگاہِ رسالت میں مقبول ہو کر قبولیت عام
کا شرف حاصل کرے اور عشاقِ بارگاہِ رسالت اس سے ہمیشہ محظوظ ہوتے
رہیں۔ آمین

سیّد احمد سعید کاظمی عفی عنہ
۱۹، جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۸۲ء
بانی: جامعہ انوار العلوم۔ ملتان

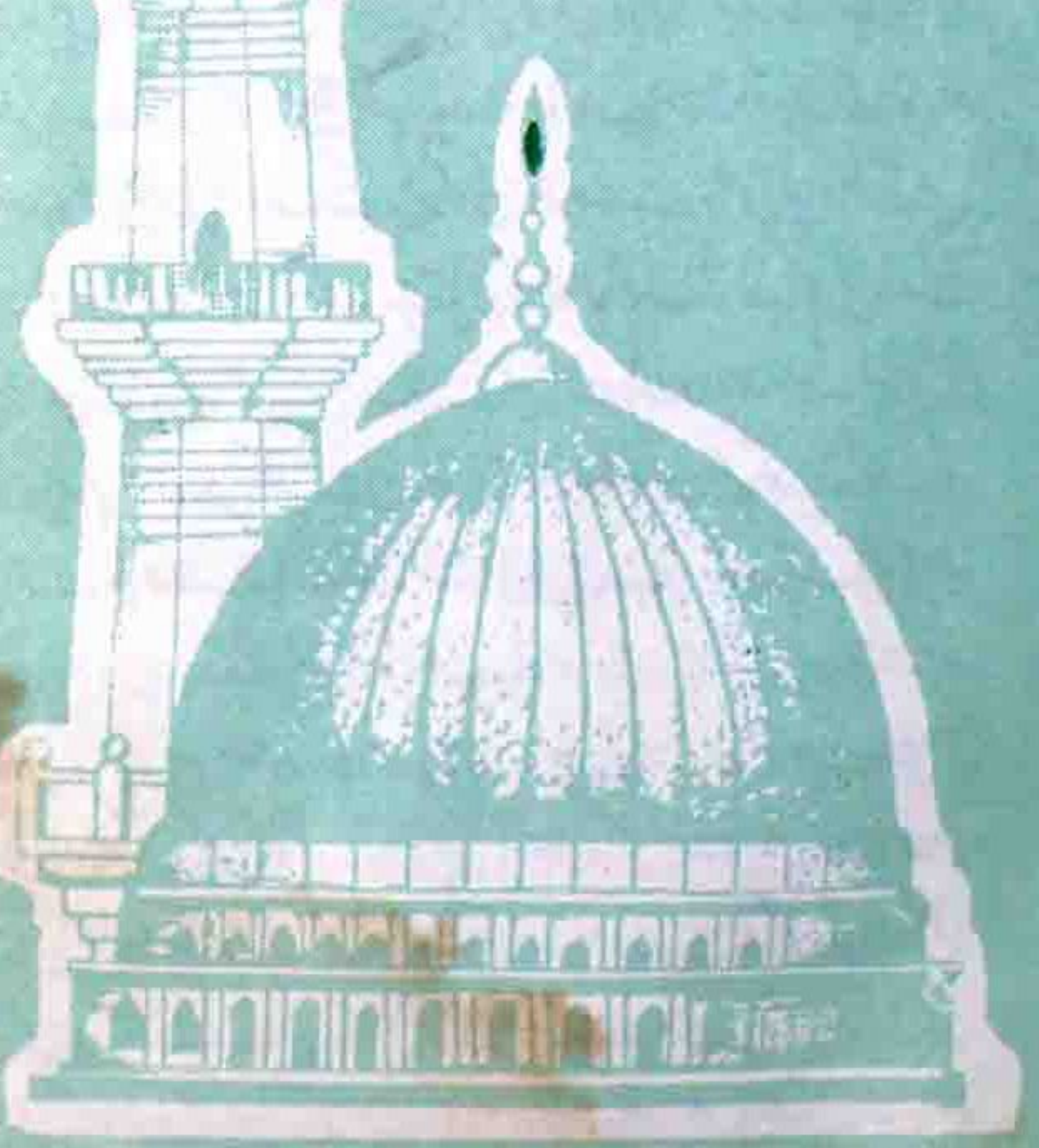

Marfat.com

صدائے بازگشت

خالد محمود نعت گو اور نعت خواں کی حیثیت سے محتاجِ تعارف نہیں ہیں وہ اپنی آواز کے حسن اور کلام کے اسلوب سے ہر جگہ پہچانے جاتے ہیں۔ نعت سے ان کا قلبی تعلق ہے اسی وجہ سے ہر وقت وہ نعت ہی کی دھن میں رہتے ہیں کبھی فخرِ موجودات علیہ السلام کے محاسن پر غور و فکر کی کیفیت طاری رہتی ہے کبھی حاصلِ فکر کو شعری پیکر میں ڈھالنے کی سعی بلیغ کرتے ہیں اور جب کوئی حسین خیال کوئی گوشۂ عقیدت یا جذبۂ محبت شعر بن جاتا ہے تو ان کا ذوقِ نغمہ بیدار ہو جاتا ہے ساز و آواز کے ارتباط سے اپنی نعت کہی ہوئی نعت کے لیے کوئی خوبصورت دھن تیار کرتے ہیں۔

نعت خواں ہمہ وقت منتظر رہتے ہیں کہ خالد محمود کب کوئی نعت کسی نئی اور وجد آفریں دھن میں سناتے ہیں اور نعت متعارف ہوئی اور اِدھر اس کو پر پرواز ملے پاکستان اور ہندوستان کے گوشے گوشے سے اس نعت کی صدائے بازگشت سنائی دینے لگتی ہے خالد محمود کی یہ مقبولیت میرا ایمان ہے کہ کسی نشر و اشاعت کے موثر ذریعے کی رہینِ منت نہیں ہے بلکہ یہ قبولِ عام انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے التفاتِ کرم سے حاصل ہے رمضان المبارک کی پرانوار راتوں میں۔ میلاد کی محفلوں میں ربیع الاول کے عظیم اور پُرکیف اجتماعات میں رجب المرجب اور ربیع الثانی کی خصوصی بزم آرائیوں میں سب سے زیادہ نعتیں خالد محمود ہی کی پڑھی جاتی ہیں میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ میں نے حیدرآباد اور کراچی میں بارہا مختلف مقامات

Marfat.com

سے گزرتے ہوئے خالد محمود کی نعتوں کو تسلسل کے ساتھ سنا ہے۔ ایک مسجد کے پاس سے گزر ہوا تو وہاں بھی خالد محمود کی نعت کے اشعار سماعت نواز ہوئے دوسری مسجد کے پاس سے گزر ہوا تو وہاں بھی کوئی خالد محمود ہی کی نعت سنا رہا تھا کہیں کسی محفل سے کہیں کسی ٹیپ ریکارڈر سے بھی انہیں کی نعتیں سنائی دیں میں نے یہ کیفیت کراچی اور حیدرآباد کی بیان کی جو میرے مشاہدے میں ہے۔ مگر معتبر لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو کیفیت کراچی اور حیدرآباد کی ہے پورے پاکستان کی کیفیت بھی اس سے مختلف نہیں ہے میرے پاس بھی خالد محمود کی نعتوں کے وہ ٹیپ موجود ہیں جو انہوں نے خاص طور پر میرے لیے ہی فراہم کیے حیدرآباد سے کراچی آتے جاتے یا حیدرآباد سے بھٹ شاہ یا ٹنڈو سائیں داد آتے جاتے میں ان نعتوں کو سنتا رہتا ہوں اور اس حسین مشغلے میں ایسا انہماک ہوتا ہے کہ یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ کب سفر شروع ہوا اور کب منزل آگئی۔ وہ اشعار جو دل سے کہے جاتے ہیں دلوں کو ضرور چھو لیتے ہیں سرمایۂ کیف و سرور ضرور بن جاتے ہیں۔

بعض نعت خواں خالد محمود کی نعتیں پڑھتے ہیں مگر ان کا مقطع نہیں پڑھتے میرے خیال میں یہ روش اخلاق کے منافی ہے۔ خالد محمود کی یہ مقبول نعت ؎

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

ریڈیو، ٹی وی اور سرکاری تقریبات میں منصور تابش نے کثرت سے پڑھی مگر مقطع پڑھنے کی زحمت گوارہ نہ کی جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لوگ یہ

Marfat.com

سمجھنے لگے کہ یہ نعت منصور تابش کی ہے اور اس نعت پر صدارتی ایوارڈ تک انہیں کو دے دیا گیا مگر انہیں یہ توفیق نہ ہوئی کہ لوگوں کو بتاتے کہ یہ نعت ان کی نہیں خالد محمود کی ہے۔ منصور تابش کی اس زیادتی سے قطع نظر ایک بہت ہی باخبر آدمی کو بھی شدید غلط فہمی کا شکار دیکھا۔

ابھی کچھ دن پہلے ٹی وی سے ایک معلومات عامہ کا قابل وقعت پروگرام "میزان" نشر ہوا تھا۔ ۱۷ مارچ ۸۲ء کے پروگرام میں قریش پور نے ایک بصری سوال میں منصور تابش کی تصویر دکھاتے ہوئے پوچھا کہ یہ نعت کس کی ہے۔

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے

تو ایک طالب علم نے جواب دیا کہ یہ نعت حفیظ جالندھری کی ہے۔ اس جواب کو قریش پور نے غلط قرار دیتے ہوئے کہا آپ کا جواب غلط ہے یہ نعت ادا جعفری کی ہے۔ اب خدا جانے قریش پور سے یہ بات ادا جعفری نے کہدی تھی کہ یہ نعت ان کی ہے یا کسی اور غلط ذریعہ اطلاع سے قریش پور کو یہ بات معلوم ہوئی تھی۔ ان مثالوں سے میں صرف یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کلام کو پڑھتے ہوئے اس کا مقطع نہ پڑھنے سے کتنی غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔

خالد محمود نعت شہ ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میدان میں ایک قد آور شخصیت ہیں ان کی خدمات کا اعتراف کرنا ہی چاہیے۔

خالد محمود کا پہلا مجموعہ نعت "قرار جاں" بہت ہی مقبول ہوا اور اس کی صرف ایک کاپی بچی ہے ہر طرف سے "قرار جاں" کا مطالبہ ہو رہا تھا۔ خالد محمود کا دوسرا دیوان نعت "قدم قدم سجدے" اشاعت

Marfat.com

کے لیے جانے لگا تو میں نے دوسرے دیوان میں پہلے دیوان کی نعتیں
بھی شامل کروادی ہیں تاکہ اہل ذوق سابقہ نعتوں سے بھی استفادہ کرسکیں
اللہ تعالیٰ خالد محمود کے اس ضخیم مجموعہ نعت کو قبول فرمائے اور اسے
محبت سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کا وسیلہ بنائے۔ آمین

سید قمر الزمان شاہ۔

لطیف آباد۔ حیدرآباد

Marfat.com

۳۰

نُدرتِ اسلوب

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت میں طبع آزمائی کرنا گویا ایک پُرخطر وادی میں قدم رکھنے کے مترادف ہے، کیونکہ ایک ادنیٰ سی لغزشِ پا اس راہ کے راہی کے لیے دارَین کی ہلاکت کا پیش خیمہ بھی بن جاتی ہے ؎

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

یہ وہ بارگاہ ہے جس کے آداب خود خالقِ کون و مکاں ربِ ذوالجلال نے قرآن پاک میں اپنے بندوں کو سکھلائے حتیٰ کہ اس محبوب کی جناب میں غیر محتاط الفاظ استعمال کرنے اور آواز کو بلند یا پست کرنے جیسی معمولی باتوں کو بھی انتہائی اہمیت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم نے ان آداب کا بھی خیال نہ رکھا تو۔ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ تمہارے تمام اعمال، تمہاری تمام نیکیاں ضائع اور برباد ہو جائیں گی اور صرف یہی نہیں بلکہ ضائع بھی اس طرح ہوں گی کہ تمہیں ان کا احساس تک نہ ہوگا یعنی تم اس خسارے کی تلافی بھی نہ کر سکو گے اور قیامت کے دن حیران و پریشان خوار اور رسوا ہو جاؤ گے۔ اسی لیے عرفیؔ کو کہنا پڑا کہ ؎

عرفیؔ مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحرا
ہشیار کہ رہ بر دمِ تیغ است قدم را

Marfat.com

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چند لفظوں میں اس کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے خوب فرمایا کہ۔

نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچا دیتا ہے اور اگر کمی کرتا ہے تو تنقیص ہو جاتی ہے۔

مجی و مخلصی عاشق رسول گرامی جناب خالد محمود صاحب کا نعتیہ مجموعہ "قدم قدم سجدے" پیش نظر ہے میں نے اس کو جستہ جستہ پڑھا جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ انہوں نے اس تلوار کی دھار پر چل کے بڑی خوبصورتی اور محتاط طریقہ سے اس راہ کو عبور کیا ہے، ان کے کلام کی میرے نزدیک سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ انہوں نے شریعت و طریقت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے محبت و عقیدت کے جذبات کو الفاظ کے جامہائے رنگیں سے بڑے خوبصورت انداز میں آراستہ و پیراستہ کیا ہے، بلکہ ان کے کلام میں بعض مقامات کو اگر دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث کی شاعرانہ انداز میں تفسیر کی جا رہی ہے۔ مثلاً۔ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ کی اپنے اس شعر میں یوں تشریح کرتے ہیں

وہ رحمت کیسی رحمت ہے مفہوم سمجھ لو رحمت کا
اس کو بھی گلے سے لگایا ہے جسے اپنا کسی نے بنایا نہیں

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ کے اعلان سے خود خدائے بزرگ و برتر جسے رفعت منزلت عطا فرمائے اس کی بلندیوں کا پھر کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اسی مقام مصطفےٰ کو ایک شعر میں یوں بیان کرتے ہیں ؎

Marfat.com

شعور و فکر و نظر کے دعوے حدِ تعیّن سے بڑھ نہ پائے
نہ چھو سکے ان بلندیوں کو جہاں مقامِ محمدی ہے

ایک اور خوبصورت شعر "جو حدیث لولاک" کی بہترین تفسیر ہے ؎

ایمان ملا ان کے صدقے قرآن ملا ان کے صدقے!
رحمان ملا ان کے صدقے وہ کیا ہے جو ہم نے پایا نہیں

الغرض ان کے کلام میں جذبات و عقیدت و محبت کا بہاؤ بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ حدودِ شریعت و طریقت کا بہاؤ بھی ہے۔ کلمات کی سادگی و پرکاری الفاظ کی برجستگی و شگفتگی کے ساتھ ساتھ ختمیٔ مرتبت کے حضور گفتار کی شائستگی بھی ملحوظ خاطر رکھی گئی ہے۔ زبان کی سلاست اور بیان کی لطافت کے ساتھ ساتھ معانی کی ندرت کا بھی پاس رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ان کی یہ نعت مجھے بیحد پسند ہے اس کا ہر شعر قابلِ غور اور لائقِ داد ہے ؎

قربان میں ان کی بخشش کے مقصد بھی زباں پر آیا نہیں
بن مانگے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا نہیں
اس محسنِ اعظم کے یوں تو خالق پہ ہزاروں احساں ہیں
قربان مگر اس احساں کے احساں بھی کیا تو جتایا نہیں

ان تمام چیزوں کے علاوہ نعت کی روح اور جان "عشقِ رسول ذیشان" ہوتا ہے۔ بحرِ عشق و محبت کی گہرائیوں میں ڈوب کر جب ایک عاشقِ خستہ جاں کے دل سے صدائے درد بلند ہوتی ہے تو پھر وہ دلوں کی دنیا میں ہلچل مچا دیتی ہے عشاق کے قلوب کو گرما دیتی ہے۔ دارفتگانِ الفت کے اذہان کو کیف و مستی سے سرشار کر دیتی ہے اور پھر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ وہ اپنی محبت و خلوص کے بگڑے جس نازنینِ دلآرام

Marfat.com

جس شفیع روز قیام جس سید خیرالانام کے حضور پیش کرتا ہے وہ اس کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمالیتے ہیں اور اس قبولیت کی نشانی ایک حدیث مبارک میں یہ بیان کی گئی ہے کہ اسکو قبولیت عامہ عطا کردی جاتی ہے۔ امیر و غریب وزیر و فقیر شاہ و گدا الغرض ہر خاص و عام کی زبان پر محبت سے اسی کا چرچا ہوتا ہے۔

خالد صاحب لائق صد ہزار تبریک ہیں کہ اس حدیث بالا کی رو سے انکے دل کی نکلی ہوئی صدائیں بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قبولیت کا زریں تاج پہن چکی ہیں کیونکہ آج ان کے کھلائے ہوئے نعت مصطفےٰ کے شگوفوں سے شہر شہر گاؤں گاؤں قریہ قریہ مہک رہا ہے ان کی روشن کی ہوئی شمعوں سے محفلیں جگمگ جگمگ کر رہی ہیں۔ چھوٹوں سے لیکر بڑوں تک، بچوں سے لیکر بوڑھوں تک، غریبوں سے لیکر امیروں تک حتیٰ کہ رعایا سے لیکر بادشاہوں تک کی زبانوں سے اب تو ان کا یہ مصرعہ فضاؤں میں گونج رہا ہے ؎

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

سبحان اللہ۔ خالد صاحب کی اس پوری نعت کو اللہ تبارک تعالیٰ نے کیسی مقبولیت عطا فرمائی ہے۔ کیوں نہ ہو! اس کو تو عاجزی انکساری اور درماندگی پسند ہے اس نعت کی ابتداء عاجزی کے جس دلکش انداز سے کی گئی ہے شاید یہی ادا اسکو پسند آگئی ہے اور اس کی مقبولیت کا ایک یہ بھی سبب بن گیا ؎

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

Marfat.com

میری اور ہر اس عاشقِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جوان کی سرور آگیں نعتوں کو سن کر کیف و مستی میں جھومنے لگتا ہے۔ بارگاہ خداوندی میں دعا، ہے کہ رب ودود خالد صاحب کی نعتوں کو دوام "خلود" عطا کرے اور بارگاہ نبیِ محترم میں ان کے ان نذرانوں کو مقبول و محمود کرے۔ اور انہیں اس فیضان عشق نبی کو اور عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے

میرے نہاں خانہ دل کی صدا ہے کہ جہاں جہاں عشاق مصطفٰے ہیں وہ قیامت تک ان محبت کے ترانوں سے اپنی روحوں کو زندہ کرتے رہیں اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے رہیں اور دِل کی گہرائیوں سے اس عشق نبی کے متوالے کو ہمیشہ دعائیں دیتے رہیں۔ شاید ہماری بے اثر دعائیں کچھ کام آجائیں ورنہ یوں تو خالد صاحب اس لحاظ سے بڑے خوش نصیب ہیں کہ اپنے وقت کے ایک عارف کامل شریعت و طریقت کے مجمع البحرین حضرت شاہ مفتی محمد محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خاص نگاہِ کرم ان پر ہے آپ کی خصوصی دعائیں اور توجہات ان کے ساتھ ہیں جو زندگی کے ہر موڑ پر ان کی رہنمائی اور دستگیری کر رہی ہیں اور انشاء اللہ اس مردِ کامل کی نگاہ انہیں ایک دن ضرور مقصود سے ہمکنار کر دے گی۔ ؎

تیری نگاہ سے پتھر کے دل پگھل جائیں
جو آنکھ اٹھائے تو شام و سحر بدل جائیں

صاحب زادہ ابوالخیر محمد زبیر
آزاد میدان ہیرآباد (حیدرآباد)

۲۸ رجب المرجب سنہ ۱۴۰۲ھ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۸۲ء

Marfat.com

متاعِ قبول

عزیزم خالد محمود نقشبندی کا نام اَلحمدُ للہ کہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالے سے ہر اس جگہ متعارف ہے جہاں جہاں روئے زمین پر اُردو بولنے والے اور پڑھنے والے موجود ہیں۔ شہرت کی یہ ہمہ گیری نعت سرورِ لولاک کا ہی فیضان ہے۔ محفلِ میلاد ہو یا بزمِ نعت، مجلس وعظ ہو یا اجتماعِ سماع ہر جگہ خالد محمود کا کلام سرمایۂ کیف اور سامانِ وجد و حال نظر آتا ہے۔

شہرت و قبولِ عام کے لیے اللہ تعالےٰ کے کرم خاص کے علاوہ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوا کرتی اور جب اللہ تعالےٰ کسی کو اپنے فضل کیلئے مخصوص کر لیتا ہے تو پھر سمہ جہت کرم کی کوئی انتہا بھی نہیں رہتی۔ خالد محمود صرف نعت ہی کہتے ہیں دوسری اصنافِ سخن کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتے

آتے ہیں وقار اب تو غزل کو بھی پسینے
نعت شہِ ابرار کا وہ رنگ جما ہے

نعت گوئی کے ساتھ خالد محمود نعت خوانی میں بھی ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ جتنا اچھا ذہن اور جتنا پاکیزہ دل اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اتنی ہی اچھی اور پرکشش آواز بھی انہیں عطا کی ہے نعت خوانی میں ان کی یہ انفرادیت ہی کی سحر آفرینی ہے کہ وہ اب نعت خوانی کا ایک دبستان گئے ہیں۔ پاکستان کے طول و عرض میں جگہ جگہ ان سے کسب

Marfat.com

فیض کرنے والے شاگرد موجود ہیں اپنی حسین آوازوں میں خالد محمود کی نعتیں خالد محمود ہی کی وضع کردہ ترنم میں پڑھ رہے ہیں خالد محمود کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچی ہوئی ہے ان میں بہت سے پاکستان گیر شہرت کے مالک ہیں اور جو کم سن نعت خواں زیر تربیت ہیں وہ انشاءاللہ مستقبل کے سربرآوردہ نعت خوانوں میں شمار ہونے کی کامل استعداد رکھتے ہیں۔

خالد محمود نے خود کو مدحت سرکار مدینہ کے لیے وقف کر لیا ہے دن ہو یا رات نعت ہی کی دھن میں رہتے ہیں۔ نعت خوانی کے فروغ میں ان کی کوششوں کو اہل محبت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ نعت کی ترویج کے لیے خالد محمود نے ۱۹۷۲ء کے اوائل میں "حلقہ ذکر حبیب" کی کراچی میں بنیاد رکھی اور میرے اصرار پر حلقہ ذکر حبیب کی صدارتی ذمے داریاں قبول کر کے نعت کی محفلوں کا انعقاد شروع کیا۔ ابتداءً کراچی۔ حیدر آباد۔ ٹنڈو آدم۔ خانپور اور ملتان میں چھوٹے پیمانے پر نعت کی محفلوں کا اہتمام کیا ان محفلوں سے ایک رابطہ مہم کا بھی آغاز ہوا جس کے نتیجے میں حلقہ ذکر حبیب کی شاخیں ملتان، خانپور بہاول نگر اور خانیوال میں بھی قائم ہو گئیں۔ حلقہ ذکر حبیب کی طرف سے اب تک کراچی پانچ پانچ کل پاکستان محافل نعت عظیم الشان پیمانے پر ہو چکی ہیں۔ بہاولنگر۔ خانیوال اور ملتان کی شاخوں نے بھی کل پاکستان محافل نعت منعقد کی اور اب ذوق و شوق کی ایسی فضا پیدا ہو چکی ہے کہ محافل نعت زیادہ سے زیادہ منعقد ہوتی ہی رہیں گی۔ حلقہ ذکر حبیب کی شاخیں بڑھ رہی ہیں اور انشاءاللہ شہر در شہر بڑھتی ہی رہیں گی۔ خالد محمود کو نعت کی محفلوں کے انعقاد میں اہل دل اور اہل خیر کا تعاون حاصل ہے

Marfat.com

ان میں محترم المقام عالی جناب سیّد قمر الزمان شاہ صاحب کا نام سرفہرست ہے،
خالد محمود کراچی سے باہر جب بھی حلقہ ذکرِ حبیبؐ کے کسی بڑے اجتماع
میں جاتے ہیں تو مجھ سے ضرور تقاضا کرتے ہیں کہ میں بھی ساتھ چلوں مگر
میں اپنی کم فرصتی کے عذر سے انہیں خاموش کر دیتا ہوں مگر ایک بار کم
فرصتی کا عذر کام نہ آیا اور مجھے جانا ہی پڑا اس سفر نے میرے دامنِ دل
کو روحانی مسرتوں سے بھر دیا ایک طرف تو نعت کے عظیم اور روح پرور
اجتماعات میں شرکت کا موقع ملا اور دوسری طرف خالد محمود کی بے
پناہ مقبولیت نے شکر کے سجدوں سے آشنا کیا۔ میں نے جو محنتیں
خالد محمود کی تربیت میں صرف کی تھیں ان کا حاصل میرے سامنے تھا
اس سفر میں علماء سے ملاقات ہوئی تو انہیں خالد محمود کے لئے سراپا
سپاس پایا۔ نعت سرورِ لولاک سے خصوصی شغف رکھنے والوں کو خالد محمود
کا گرویدہ دیکھا۔ مشائخ اور فقراء کے دلوں میں خالد محمود کی توقیر دیکھی۔
درویشوں نے خبر دی کہ خالد محمود شاعرِ دربارِ رسالت ہیں۔ ایک پریشان
حال نے جب ایک مجذوب سے دعاء کے لیے استدعاء کی تو ارشاد ہوا
"خالد کے واسطے سے دعاء مانگ" اللہ جس کو چاہے اپنے
فضل کے لیے مخصوص فرما لیتا ہے۔

حضرت مولانا فضل رسول صاحب خلفِ ارشد شیخ الحدیث عظیم البرکات
علامہ سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ سے جب میں نے محفل نعت کے بعد
پوچھا کیا آپ کو ہمارے خالد کا کلام پسند آیا تو انہوں نے جو کچھ ارشاد
فرمایا اس کا خلاصہ یہ تھا۔

یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے۔

Marfat.com

خانپور سے جب ہم سلسلہ چشتیہ کی عظیم خانقاہ واقعہ حجرہ شریف پہنچے تو وہاں کے سجادہ نشین حضرت خواجہ عبدالرحمٰن مدظلہ العالی سے ملاقات ہوئی جن کے ہزاروں مرید ہیں تو ارشاد فرمایا کہ "میں نے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ خالد محمود کی نعتیں مجھے پسند ہیں"۔ اس سند کے بعد اب کس سند کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ خالد محمود کی نعتیں ہوں یا ان کی نعت خوانی اثر و نفوذ سے کیسے محروم رہ سکتی ہیں۔

خالد محمود کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کے لیے منتخب کیا ہے اور یہ ایسا اعزاز ہے جس پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

نعت کا موضوع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال صورت اور کمال سیرت ہے اس لیے نعت کے دو واضح اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں جمالِ صورت سے کائنات رنگ و بو میں خیالات کو یک سوئی اور نگاہوں کو ارتکاز میسر آتا ہے اور کمال سیرت سے اعمال کی دنیا میں اجالا ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ نعت سے مومنانہ شخصیت کی ایسی تعمیر ہوتی ہے کہ دنیا و آخرت میں سرخروئی کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں۔ نعت دلوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو پیدا کرتی ہے اور برقرار رکھتی ہے۔ اور حضور اکرم کی محبت حضور اکرم کی اطاعت کا ایک جاوداں ذوق پیدا کر دیتی ہے۔ خالد محمود نعت کے ذریعے کردار سازی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس دینی خدمت کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق مزید عطا فرمائے۔

خالد محمود کا پہلا مجموعہ نعت "قرار جاں" اہل محبت کے لیے واقعی

Marfat.com

قرارِ جاں بن چکا ہے۔ اب ان کا دوسرا مجموعہ نعت "قدم قدم سجدے" منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ قرار جاں کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوا تھا کہ خالد محمود کے جذبات کا تموّج نعت کے نئے ساحلوں کی تلاش میں ہے اور اب "قدم قدم سجدے" کی پاکیزہ اور منور نعتوں کو دیکھ کر نہ صرف یہ کہ اس بات کی توثیق ہو گئی کہ سابقہ اندازہ درست بلکہ یہ انکشاف بھی ہوا کہ ان کی بے قراریاں اور بڑھ گئی ہیں وہ نعت کے نئے آفاق تلاش کرتے ہی رہیں گے۔ ان کا قلم نعت شہِ ابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سدا بہار پھول کھلاتا ہی رہے گا ؎

یہی کہ کرتے ہیں تقسیم دھڑکنیں دل کی
وقار اور غرض کیا شاعری سے ہمیں

وقار صدیقی
۱۱۹۰/۴ شاہ فیصل کالونی کراچی نمبر ۲۵

Marfat.com

عرضِ مصنف

حمد و ثنا اس ذات بے ہمتا کے لیے جس کا ہر کرم لامحدود جس کی ہر صفت بیکراں ہے ۔ بے شمار درود و سلام محبوب رب العالمین سید الکونین فخر موجودات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل کائنات ہستی پر جن کی مداحی اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل سے میرا مقدر ٹھہری ۔ ذرہ بے مقدار نے آفتاب حسن سے جلا پائی جہاں تک میرے علم، فن، اور ذوق لغت اور شوق نعت سرائی کا تعلق ہے نہ اس کی اپنی جگہ کل کوئی وقعت تھی نہ آج اس کا کوئی اعتبار بنتا ہے ۔ ناقص کی نسبت سے ہر کوشش ناقص ہی رہتی ۔ مگر قربان اس عطاے خاص کے جس نے اپنی نسبت کے فیضان سے سرفراز کر دیا ۔ ؎

ہو رہا ہے نمایاں کرم آپؐ کا کیا ہوں میں صرف تصویر توفیق ہوں
آپؐ کے ذکر نے مجھ کو چمکا دیا ورنہ میں کیا ہوں کیا میری اوقات ہے

نعتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کوئی آج تک حق ادا کر سکا ہے نہ آئندہ کبھی کر سکے گا ۔ آپؐ کے محامد و محاسن کے بحر ناپیدا کنار میں غوطہ زنی کرنے والوں کو تکبیر کے موتیوں کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا ۔

حضورؐ کے حقیقی مراتب بس خدا ہی جانتا ہے، حواس کی پرواز جہاں دم توڑ دیتی ہے وہاں سے نعت شہ لولاک کا آغاز ہوتا ہے، میں تو دامن خیال پھیلا کر بیٹھ جاتا ہوں اور جب ان کا دست سخا نواز تا ہے تو نعت ہو جاتی ہے ورنہ یہ میری مجال کہاں کہ لب کشائی کی جرأت کر سکوں میں ہی کیا ہر نعت کہنے والا اسی منزل عجز میں سانس لیتا ہے، میرے استاد محترم حضرت وقار صدیقی نے کس خوبی

Marfat.com

سے نعت کے آغاز سے پہلے کی ذہنی کیفیت بیان کی ہے ؎

نہ ادب ہے نہ قرینہ نہ بصیرت نہ شعور
دل لرزتا ہے محمدؐ کی ثنا سے پہلے

بچپن سے ہی میری نگاہیں سبز گنبد کی فضاؤں میں گم تھیں نعت کے اشعار اکثر زبان کو منور کرتے رہتے تھے میرے والد محترم صوفی غلام حیدر چشتی مدظلہ العالی قطب الاقطاب حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دامن کرم سے وابستہ ہیں اس لیے گھر کا ماحول ہمیشہ سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلیوں سے آراستہ رہا۔ والدِ محترم ہی نے میرے ذوق نعت خوانی کو ہوا دی مگر جب نصیب نے اوریا دری کی تو قبلہ عالم حضرت مولانا مفتی محمد محمود الوری نقشبندی مجددی دام فیوضہم العالی کا حلقہ ارادت وبیعت میسر آگیا۔ ایک تشنہ روح سیراب ہوگئی ذوق و شوق کے مراحل طے ہونے لگے محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مستحکم اساس مل گئی۔ شیخ مکرم کے فیضان نظر نے کیفیات کی دنیا ہی بدل دی۔ ؎

ان کی نسبت سے ملی نسبتِ سرکارؐ مجھے

نعت خوانی کے ساتھ کبھی کبھی میں کوئی نعت کا شعر بھی موزوں کر لیا کرتا تھا مگر شعر کی طرف باقاعدہ متوجہ نہ ہوا تھا۔ کراچی میں جب استاذ محترم حضرت وقار صدیقی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو انہوں نے پہلی نگاہ میں ہی یہ دریافت کر لیا کہ میں شعر بھی کہہ سکتا ہوں۔ کمال محبت سے مجھے شعر کہنے کا حوصلہ دیا۔

حضرت وقار صدیقی نعت کے نہ صرف یہ کہ ایک بلند پایا شاعر ہیں بلکہ ان کی ذات نعت کا ایک ادارہ ہے۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک خاموش مبلغ ہیں ان کی انتھک کاوشوں سے ذوق نعت کو فروغ حاصل ہوا ہے۔ ان کا حلقہ تلامذہ بہت وسیع ہے ان کی وابستگی کے بعد یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ شاعر

Marfat.com

نعت کے حق میں غزل گوئی سے دست بردار نہ ہو جائے آج ان کے سینکڑوں شاگرد نعت کہہ رہے ہیں اور ان میں بہت سے صاحب دیوان بھی ہو چکے ہیں میں گزشتہ پندرہ سال سے ان کی تربیت میں ہوں اور یہ کہتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں کہ آج جو مقام مجھے میسر ہے یہ سب انہی کا فیضان ہے اپنے استاد محترم سے مجھے عجز و انکسار کی دولت بھی ملی ہے اور میں دل کی گہرائیوں سے اس بات کا معترف ہوں کہ میرا مجموعہ نعت "قدم قدم سجدے" میرے دل کی آواز ہے اور اس کی پیشکش میں غرور فن کا کوئی شائبہ تک میرے ذہن میں نہیں ہے، میرے کلام کو صرف عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے دیکھا جائے

یہ مجموعہ نعت بہت ضخیم ہے میری استطاعت اس کی اجازت ہرگز نہ دے سکتی تھی کہ میں اسے زیور طباعت سے آراستہ کر سکتا مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار شیدائی مکرمی و محترمی سید قمر الزمان شاہ صاحب مدظلہ العالی نے "قدم قدم سجدے" کی طباعت و اشاعت کی تمام تر ذمے داریاں بڑی فراخ دلی سے قبول فرمالیں۔ میرے پاس ان کے لیے حرف سپاس اور دعا کے علاوہ اور کیا ہے مگر یہ یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتوں کی اشاعت کا صلہ انہیں دونوں جہان میں اتنا عطا فرمائے گا جس کا قیاس ممکن نہیں ہے مگر اس مرحلے پر استاذ محترم حضرت وقار صدیقی کا یہ قطعہ ضرور نقل کروں گا ؎

صلہ صل علیٰ ملتا ہے ہر قدم فضل خدا ملتا ہے
دوستو ذکر نبی کا انعام نقد ملتا ہے کھرا ملتا ہے

Marfat.com

حمد

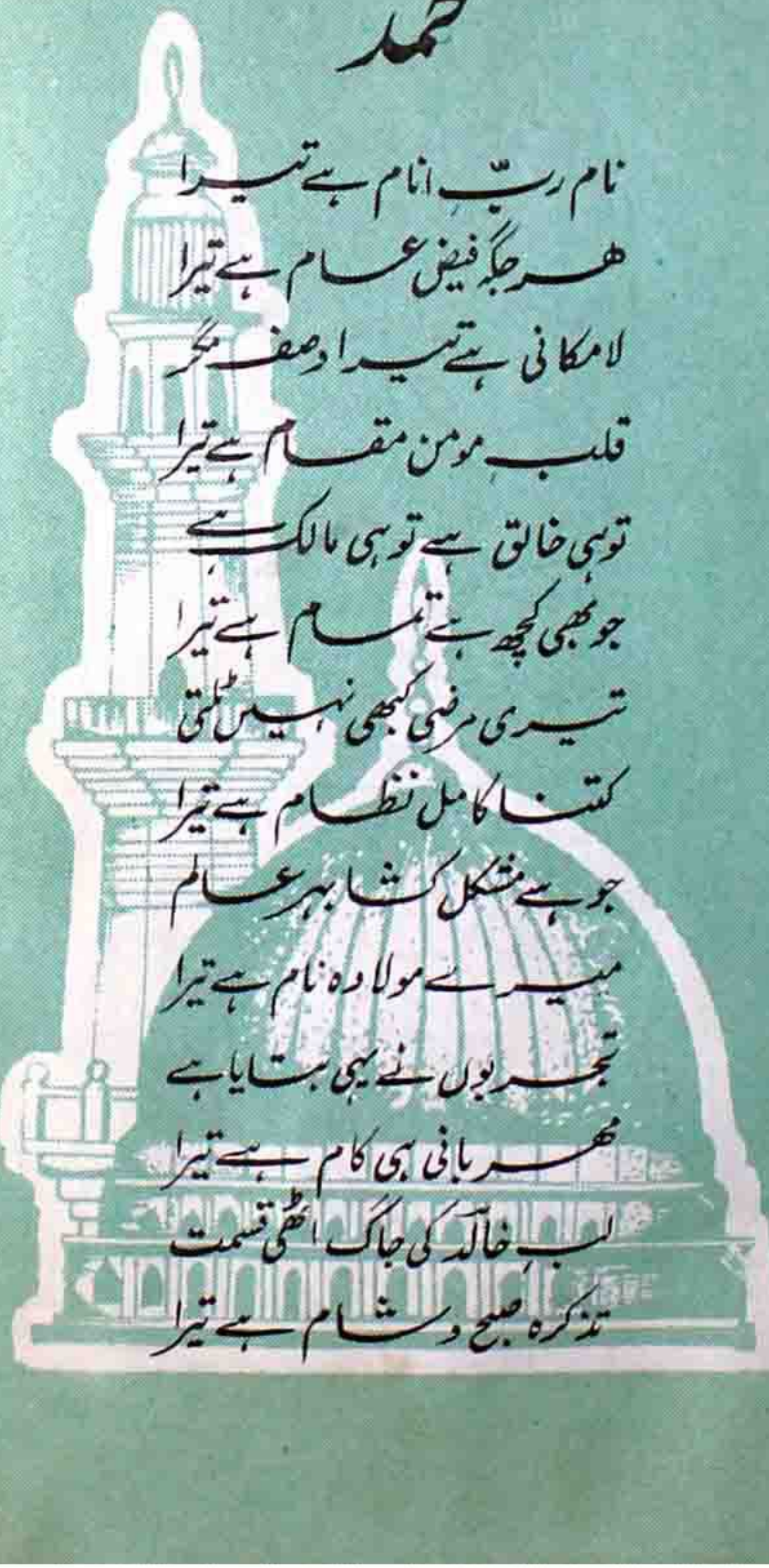

نام ربِّ انام ہے تیرا
ہر جگہ فیضِ عام ہے تیرا

لامکانی ہے تیرا وصف مگر
قلبِ مومن مقام ہے تیرا

تو ہی خالق ہے تو ہی مالک ہے
جو بھی کچھ ہے تمام ہے تیرا

تیری مرضی کبھی نہیں ٹلتی
کتنا کامل نظام ہے تیرا

جو ہے مشکل کشا بہرِ عالم
میرے مولا وہ نام ہے تیرا

تجربوں نے یہی بتایا ہے
مہربانی ہی کام ہے تیرا

لبِ خالد کی جاگ اٹھی قسمت
تذکرہ صبح و شام ہے تیرا

Marfat.com

حمد

میرے مالک اے خدائے ذوالجلال
لاشریک و بے نظیر و بے مثال
تیری رحمت ہے محیطِ دو جہاں
سرخرو تجھ سے ہر اک دستِ سوال
اوّل و آخر ترا نورِ قدیم،
ظاہر و باطن ہے تیرا ہی جمال
تو جسے چاہے اسے بخشے دوام
ہے فنا سب کیلئے تو لازوال
فضل ہو جائے جو تیرا دستگیر
ذرۂ ناچیز ہو بدرِ کمال
بڑھتی ہیں جس وقت نا امیدیاں
آسرا دیتا ہے بس تیرا خیال
اور ہر سطوت کی قسمت ہے فنا
ہے دوامی تیرا ہی جاہ و جلال
بندگی بن جائے خالد کا شعار
حال بن جائے مرا ہر قیل و قال

Marfat.com

حمد

کیا حمد کر سکے گی میری زبان تیری
ساری نشانیاں ہیں اے بے نشان تیری
عقل و شعور تک کی ہوتی نہیں رسائی
کیا ذات پا سکیں گے وہم و گمان تیری
کون و مکاں کی ہر شے لبیک کہہ رہی ہے
ہر سمت گونجتی ہے پیہم اذان تیری
جو شے ہے صرف تیری اے خالقِ دو عالم
ہر ایک جسم تیرا ہر ایک جان تیری
ہے تیری کبریائی ثابت بہر قرینہ
باطن ہے شان تیری ظاہر ہے شان تیری
تیری ربوبیت کی آغوش ہے کشادہ
ہر امن کی امیں ہے بے شک اماں تیری
خالد کو بندگی کا اخلاص تو نے بخشا
چاہی ہے استعانت اے مستعان تیری

Marfat.com

راہِ طیبہ میں بے قراروں کو یاد آئیں قدم قدم سجدے
ہر نفس میں مہک دُرود کی ہو جگمگائیں قدم قدم سجدے

عشق ان کا جو سرفراز کرے بندگی بندگی پہ ناز کرے
اشک آنکھوں سے دم بدم برسیں مسکرائیں قدم قدم سجدے

ہم کو سرکار نے بلایا ہے سر پہ لطف و کرم کا سایہ ہے
شکر کا بس یہی تقاضہ ہے کرتے جائیں قدم قدم سجدے

بندگی کی ہے یہ اساس حسیں سجدۂ شوق سے سجاؤ جبیں
سوز ڈھل جائے سارے نغموں میں گنگنائیں قدم قدم سجدے

اَب سفر اپنا ہے کرم کی طرف حسنِ سرکار ہے شرف ہی شرف
توڑ کر خواہشوں کے سارے صنم کرتے جائیں قدم قدم سجدے

دہر سے بے نیاز ہو جائیں ہم سراپا نماز ہو جائیں
عشق ان کا مراد بن جائے رنگ لائیں قدم قدم سجدے

ہے یہی عشقِ احمدِ مختار مے توحید سے ہو دل سرشار
کوئی اس کے سوا نہیں مسجود دیں صدائیں قدم قدم سجدے

ذوقی **خالد** ہمارا خام سہی ربط ان سے برائے نام سہی
لطف جب ہے کہ بندگی کے لیے گدگدائیں قدم قدم سجدے

Marfat.com

۸۰-۸۱ء کی مقبول ترین نعت

۱ کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقاؐ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

کسی کا احسان کیوں اُٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہیں سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

۲ تجلّیوں کے کفیل تم ہو مرادِ قلبِ خلیلؑ تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے

تمہیں ہو روحِ روانِ ہستی سکونِ نظر کا دلوں کی مستی
۳ ہے دو جہاں کی بہار تم سے تمہیں سے پھولوں میں تازگی ہے

شعور و فکر و نظر کے دعوے حدِ تعیّن سے بڑھ نہ پائے
نہ چھو سکے ان بلندیوں کو جہاں مقامِ محمدیؐ ہے

۴ نظر نظر رحمت سراپا ادا ادا غیرتِ مسیحا
ضمیرِ مُردہ بھی جی اُٹھے ہیں جدھر تمہاری نظر اٹھی ہے

۵ عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت مرا تو اک آسرا یہی ہے

Marfat.com

عطا کیا مجھکو دردِ اُلفت کہاں تھی یہ پُرخطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضورؐ کی بندہ پروری ہے
انہی کے در سے خدا ملا ہے انہیں سے اس کا پتہ چلا ہے
وہ آئینہ جو خدا نما ہے جمالِ حسنِ حضورؐ ہی ہے
بشیر کہئے نذیر کہئے انہیں سراجِ منیر کہئے
جو سر بسر ہے کلامِ ربّی وہ میرے آقاؐ کی زندگی ہے
ثنائے محبوبِ حق کے قرباں سرورِ جاں کا یہی ہے عنواں
ہر ایک مستی فنا بداماں یہ کیف ہی کیفِ سرمدی ہے
ہم اپنے اعمال جانتے ہیں ہم اپنی نسبت سے کچھ نہیں ہیں
تمہارے در کی عظیم نسبت متاعِ عظمت بنی ہوئی ہے
یہی ہے خالدؔ اساسِ رحمت یہی ہے خالدؔ بنائے عظمت
نبیؐ کا عرفان زندگی ہے نبی کا عرفان بندگی ہے

Marfat.com

چلو دیارِ نبیؐ کی جانب درود لب پر سجا سجا کر
بہار لوٹیں گے ہم کرم کی دلوں کو دامن بنا بنا کر
نہ انکے جیسا سخی ہے کوئی نہ انکے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بینواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر
جو شاہکار انکی یاد کے ہیں امانتاً عشق نے دیئے ہیں
چراغِ منزل بنیں گے اکدن رکھو وہ آنسو بچا بچا کر
ہماری ساری ضرورتوں پر کفالتوں کی نظر ہے انکی
وہ جھولیاں بھر رہے ہیں سب کی کرم کے موتی لٹا لٹا کر
وہ راہیں اتبک سجی ہوئی ہیں دلوں کا کعبہ بنی ہوئی ہیں
جہاں جہاں سے حضورؐ گزرے ہیں نقش اپنا جما جما کر
کبھی جو میرے غریب خانے کی آپ آکر جگائیں قسمت
میں خیر مقدم کے گیت گاؤنگا اپنی پلکیں بچھا بچھا کر
تمہاری نسبت کے میں تصدق اساسِ عظمت ہے یہ تعلق
کہ انبیاءؑ سر خرو ہوئے ہیں سرِ اطاعت جھکا جھکا کر
ہے انکو امت سے پیار کتنا کرم ہے رحمت شعار کتنا
ہمارے جرموں کو دھو رہے ہیں حضورؐ آنسو بہا بہا کر
میں ایسا عاصی ہوں جسکی جھولی میں کوئی حسنِ عمل نہیں ہے
مگر وہ احسان کر رہے ہیں خطائیں میری چھپا چھپا کر

Marfat.com

یہی اساس عمل ہے میری اسی سے بگڑی بنی ہے میری
سمیٹتا ہوں کرم خدا کا نبیؐ کی نعتیں سنا سنا کر

وہ آئینہ ہے رُخِ محمدؐ کہ جس کا جوہر جمالِ رب ہے
میں دیکھ لیتا ہوں سارے جلوے تصور انکا جما جما کر

کبھی تو برسے گا ابرِ رحمت کبھی تو جاگے گی میری قسمت
کچھ اشک تیار کر رہا ہوں میں سوزِ الفت بڑھا بڑھا کر

میں تیرے قربان میرے ساقی رہے نہ ارمان کوئی باقی،
مجھے محبت کا حوصلہ دے نظر سے اپنی پلا پلا کر

مٹانے والے ہی مٹ گئے ہیں کہ تیرے سائے میں پل رہے ہیں
یہ تجربہ کر چکی ہے دنیا ہمیں ابھی تک مٹا مٹا کر

اگر مقدر نے یاوری کی اگر مدینے گیا میں خالدؔ
قدم قدم خاک اس گلی کی میں چوم لونگا اٹھا اٹھا کر

Marfat.com

رشتے تمام توڑ کے سارے جہاں سے ہم
وابستہ ہو گئے ہیں ترے آستاں سے ہم

ہر رُخ سے ہر جگہ تھیں مصائب کی یورشیں
ان کا کرم نہ ہوتا تو بچتے کہاں سے ہم

ہم ہیں غلام ان کی غلامی پہ ناز ہے
پہچانے جائیں گے اسی نام و نشاں سے ہم

سرکارؐ آپ خود ہی کرم سے نواز دیں
کچھ عرض کر سکیں گے نہ اپنی زباں سے ہم

یہ سب غمِ حبیبِ مکرمؐ کا فیض ہے
آزاد ہو گئے ہیں غمِ دو جہاں سے ہم

دنیا سمجھ رہی ہے غنی اور ہیں غنی
پاتے ہیں بھیک ایسے سخی آستاں سے ہم

حق کر سکے ادا جو ثنائے حضورؐ کا
ایسی زبان لائیں تو لائیں کہاں سے ہم

حارج نہیں ہے وسعتِ کون و مکاں کہیں
سنتے ہیں وہ ضرور پکاریں جہاں سے ہم

ایسا سدا بہار ہے داغ غمِ نبیؐ
محفوظ ہی رہیں گے ہمیشہ خزاں سے ہم

Marfat.com

اندازہ ہے یہ شدتِ جذبات دیکھ کر
پہنچے اگر نہ آئیں گے واپس وہاں سے ہم
سوئے حرم چلے جو مسرت کے قافلے
روئے لپٹ کے گردِ رہِ کارواں سے ہم
ایمان و آگہی ہے یہی بندگی یہی
رکھتے ہیں غم عزیز بہت اپنی جاں سے ہم
خالدؔ درِ حضورؐ اگر ہو گیا نصیب
دونوں جہان لیکے اٹھیں گے وہاں سے ہم

○

قطعہ

ان کی یادوں کا ہے یہ فیض برابر دیکھو
ہیں فقیری میں بھی ہوں کتنا تونگر دیکھو
بے سبب پال رہے ہیں میرے آقا مجھکو
دیکھنے والو ذرا میرا مقدّر دیکھو

Marfat.com

وہ بے مثال بھیک شہِ بے مثال دے
جو عمر بھر نہ فرصتِ عرضِ سوال دے
اس پر زوال آ نہیں سکتا خدا گواہ
رحمت جسے تمہاری نویدِ وصال دے
اے مہرِ لازوال رحیم و کرم خصال
ذرہ ہوں مجھکو تابشِ بدرِ کمال دے
اے بے مثال تیرا کرم بھی ہے بے مثال
حیران آئینہ ہو کچھ ایسا جمال دے
جب مانگنا ہے تجھ سے تو مانگوں گا اس طرح
دونوں جہان ہی مری جھولی میں ڈال دے
اب اس نظر سے کیا نہ توقع رکھے کوئی
بے جان پتھروں میں بھی جو جان ڈال دے
ایسا کریم ان کے سوا اور کون ہے
دل سے ضرورتوں کے جو کانٹے نکال دے
تصویرِ بن سکوں ترے اقوالِ پاک کی
سیرت نواز مجھکو بھی وہ خد و خال دے
رحمت ہے جس کی عام بغیر امتیاز کے
ممکن نہیں کہ وہ کسی سائل کو ٹال دے

Marfat.com

اس التفاتِ خاص کی ہے مجھ کو آرزو
جو زندگی کو آپ کی سیرت میں ڈھال دے
خالدؓ کے حق میں عزت و توقیر ہے یہی
حسّانؓ کا خلوص دے ذوقِ بلالؓ دے

○

قطعہ

دِل میں سوز و گداز ہوتا ہے
دہر سے بے نیاز ہوتا ہے
دِل اگر پاک ہو تو پیشِ نظر
خود ہی آئینہ ساز ہوتا ہے

Marfat.com

منگتے ہیں کرم ان کا صدا مانگ رہے ہیں
دن رات مدینے کی دعا مانگ رہے ہیں

ہر نعمتِ کونین ہے دامن میں ہمارے
ہم صدقۂ محبوبِ خدا مانگ رہے ہیں

اے دردِ محبت ابھی کچھ اور فزوں ہو
دیوانے ترٹپنے کی ادا مانگ رہے ہیں

یوں کھو گئے سرکارؐ کے الطاف و کرم میں
یہ بھی تو نہیں ہوش کہ کیا مانگ رہے ہیں

اسرارِ کرم کے فقط ان پر ہی کھلے ہیں
جو تیرے وسیلے سے دعا مانگ رہے ہیں

سرکارؐ کا صدقہ مرے سرکارؐ کا صدقہ
محتاج و غنی شاہ و گدا مانگ رہے ہیں

اس دورِ ترقی میں بھی ذہنوں کے اندھیرے
خورشیدِ رسالتؐ کی ضیاء مانگ رہے ہیں

یہ مان لیا ہے کہ ترا درد ہے درماں
طالب ہیں شفا کے نہ دوا مانگ رہے ہیں

ہم کو بھی ملے دولتِ دیدار کا صدقہ
دیدار کی جرأت بھی شہا مانگ رہے ہیں

Marfat.com

سرکارؐ سے سرکارؐ کو مانگا نہیں جاتا،
اتنی بڑی سرکار سے کیا مانگ رہے ہیں
دامانِ عمل میں کوئی نیکی نہیں خالدؔ
بس نعتِ محمدؐ کا صلہ مانگ رہے ہیں

○

قطعہ

جو گدا محوِ یاس رہتے ہیں
اُن کے غم میں اُداس رہتے ہیں
دیکھنے کو وہ دُور ہیں خالدؔ
اپنے آقا کے پاس رہتے ہیں

Marfat.com

بے عمل ہوں مرے پاس کچھ بھی نہیں میری جھولی میں اشکوں کی سوغات ہے
غفلتوں میں کٹی ہے مری زندگی آبرو لاج والے ترے ہاتھ ہے
عشق کی بیکلی میرا ایمان ہے دردِ عشقِ نبیؐ کا یہ احسان ہے
ڈھل رہے ہیں ستارے مری آنکھ سے میری ہر رات تاروں بھری رات ہے
سامنے اب تو صورت ہے سرکارؐ کی گر گئی فاصلوں کی جو دیوار تھی
میرا ربطِ تصوّر سلامت رہے روزِ خلوت میں اُن سے ملاقات ہے
نسبتِ مصطفےٰؐ کا بیاں کیا کروں مل رہا ہے مجھے زندگی کا سکوں
راحتوں کی ضمانت ہے سوزِ دروں ہر تمنا پہ رحمت کی برسات ہے
ہو رہا ہے نمایاں کرم آپکا کیا ہوں میں صرف تصویر توفیق ہوں
آپکے ذکر نے مجھ کو چمکا دیا ورنہ میں کیا ہوں کیا میری اوقات ہے
ذکر ان کا ہے لاریب ذکرِ خدا مصطفےٰؐ کی عطا ہے عطائے خدا
انکی تعریف میں جو کہو حمد ہے نعت میں ایک لطفِ مناجات ہے
اپنے دامن میں ہم کو چھپائیں گے وہ حشر کی ہر سزا سے بچائیں گے وہ
ہم بُروں کو گلے سے لگائیں گے وہ مصطفےٰؐ کی شفاعت کی کیا بات ہے
دو جہاں کے وہ مالک ہیں مختار ہیں سب کے مونس ہیں وہ سب کے غمخوار ہیں
اُن کے صدقے سے لبریز ہیں جھولیاں دو جہاں کا بھرم انکی خیرات ہے
قلبِ خالدؔ کو طیبہ کی ہے آرزو میرے ذوقِ طلب کی رہے آبرو
رحمتِ مصطفےٰؐ کر مجھے سُرخرو میرے پاؤں میں زنجیرِ حالات ہے

Marfat.com

غم طمانیت و تسکین میں ڈھل جاتے ہیں
جب کرم ہوتا ہے حالات بدل جاتے ہیں

اُن کی رحمت ہے خطا پوش گنہ گاروں کی
کھوٹے سکے سرِ بازار بھی چل جاتے ہیں

اسمِ احمدؐ کا وظیفہ ہے ہر اک غم کا علاج
لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں

آپؐ کے ذکر سے اک کیف ملا کرتا ہے
اور جتنے بھی ہیں اسرار وہ کھل جاتے ہیں

اپنی آغوش میں لے لیتا ہے جب انکا کرم
زندگی کے سبھی انداز بدل جاتے ہیں

عشق کی آنچ سے دل کیوں نہ بنے گا کعبہ
عشق کی آنچ سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں

رکھ ہی لیتے ہیں بھرم ان کے کرم کے صدقے
جب کسی بات پہ دیوانے مچل جاتے ہیں

دم نکل جائے تیری یاد میں پھر ہم بھی کہیں
للہ الحمد لئے حسنِ عمل جاتے ہیں

آپڑے ہیں ترے قدموں میں یہ سن کر ہم بھی
جو ترے قدموں پہ گرتے ہیں سنبھل جاتے ہیں

Marfat.com

امتِ احمدِ مختارؐ نہیں ہو سکتے
اور ہیں اور جہنم میں جو جل جاتے ہیں،
مطمئن ہوں گے مگر دیکھ کے جلوہ ان کا
ہم نہیں وہ جو کھلونوں سے بہل جاتے ہیں
آپؐ کو کعبۂ مقصود ہی مانو خالدؔ
آپؐ کے در پہ سب ارمان نکل جاتے ہیں
یاد اُن کی بدل اُن کا نہیں ہونے پاتی
ہجر کے شام و سحر پیار میں کھل جاتے ہیں

○

قطعہ

نکہت و رنگ و نور کا عالم
ذرّے ذرّے میں طور کا عالم
کیا بتاؤں بیاں سے باہر ہے
شبِ اسریٰ حضور کا عالم

Marfat.com

نعت کہنے کے حوصلے سرکارؐ
جب دیئے آپ نے دیئے سرکارؐ
دستگیری کو آیئے سرکارؐ
گر رہے ہیں سنبھالیئے سرکارؐ
دلِ ویراں پہ بھی نگاہِ کرم
میرے پیارے ہرے بھرے سرکارؐ
آپ کی یاد نے کئے ہیں عطا
کتنے پُر کیف رت جگے سرکارؐ
اپنی قسمت پہ ناز کرتے ہیں
ہم بھکاری ہیں آپ کے سرکارؐ
آپکی بیکراں عطاؤں کے
لامکاں تک ہیں سلسلے سرکارؐ
آپ تو ہیں قریب دور ہیں ہم
قرب میں اُف یہ فاصلے سرکارؐ
زندگانی کنیز ہے ان کی
جان تم پر جو دے چکے سرکارؐ
سانس لیں گے تو اب مدینے میں
آرزؤں کے قافلے سرکارؐ

Marfat.com

ان کے قبضے میں دولتِ کونین
یہ غلاموں کے مرتبے سرکارؐ

ہم تو سب آپ کی پناہ میں ہیں
کیا بگاڑیں گے حادثے سرکارؐ

آج تک کہکشاں سے ہیں موسوم
جگمگائے جو راستے سرکارؐ

صرف قوسین تک نہیں محدود
بہت آگے گئے مرے سرکارؐ

انبیاء مقتدی بنے سارے
اور سب کے امام ہیں سرکارؐ

حور و غلمان سب براتی ہیں
ایسے دولہا بنے مرے سرکارؐ

چاند تارے ہوئے تصدّق جب
تم کو دیکھا قریب سے سرکارؐ

اوجِ سدرہ پہ رک گئے جبریل
اور بڑھتے چلے گئے سرکارؐ

لبِ خالد کی جاگ اٹھی قسمت
آپ ہی کے ہیں تذکرے سرکارؐ

Marfat.com

عشق ایسا ملال دیتا ہے
جوہر اک غم کو ٹال دیتا ہے
ان کے غم میں ہے جو ملول اسے
آسرا ذوالجلال دیتا ہے
واسطہ ہی رسول اکرمؐ کا
ہر مصیبت کو ٹال دیتا ہے
لاج والا ضرورتوں کے سبھی
دل سے کانٹے نکال دیتا ہے
موج آجائے تو کرم ان کا
جان پتھر میں ڈال دیتا ہے
جس کو جی چاہے جلوۂ محبوب
دیکھنے کی مجال دیتا ہے
بڑھکے احساس ہجرِ شاہِ دنیٰ
خود نویدِ وصال دیتا ہے
صورتِ عشقِ مصطفیٰ میں خدا
دولتِ لازوال دیتا ہے
ان کے نقشِ قدم کے ربط کی خیر
ان کی سیرت میں ڈھال دیتا ہے

Marfat.com

ان خطاؤں کو وہ چھپاتے ہیں
جو زمانہ اُچھال دیتا ہے
اُس کے در کا گدا ہوں میں خالدؔ
بھیک جو حسبِ حال دیتا ہے

○

قطعہ

بندگی کا سرور ملتا ہے
دیدۂ دِل کو نور ملتا ہے
ذِکرِ سرکار سے خدا کی قسم
زندگی کا شعور ملتا ہے

Marfat.com

ان کی یاد میں رہتا ہوں اور مجھے کچھ کام نہیں
سارے اچھے نام ہیں ان کے میرا کوئی نام نہیں

انکی یاد کا احساں ہے فکرِ صبح و شام نہیں
بن مانگے ہر چیز ملی ہے محرومی کا نام نہیں

ہم نے تو دیکھی ہی نہیں صورت ہی ناکامی کی
ان کا کرم ہو جائے تو مشکل کوئی کام نہیں

جتنا جس کا ظرفِ طلب ویسا اس کا پیمانہ
بطحا کے میخانے میں کوئی تشنہ کام نہیں

غم بھی ہے راحت ساماں دل کی دھڑکن اک پیغام
درد تمہارا درماں ہے دل وقفِ آلام نہیں

انکی چوکھٹ پر ہو سر اور سفر ہو دنیا سے
وہ ہستی کیا ہستی ہے جس کا یہ انجام نہیں

ہر سو جا کر دیکھ لیا ہر بادی مایوسی ہے
اپنے پاس بلا لیجے اور کہیں آرام نہیں

بسمل ہو کر شاد بھی ہے جلووں سے آباد بھی ہے
دل میں انکی یاد بھی ہے کوئی تڑپ ناکام نہیں

صدقہ انکی آنکھوں کا مستی سارے عالم کی
یہ میخانہ ایسا ہے جس میں شرطِ جام نہیں

Marfat.com

طیبہ تک محدود نہیں ان کا جلوہ اے واعظ
وہ تو یہاں بھی ہیں لیکن دیدِ مذاقِ عام نہیں
جس کو ان کا درد ملا ساری کائنات ملی
اس سے بڑھکر اللہ کا اور کوئی انعام نہیں
جب سے تیرے دامن نے بخشی ہے بھرپور اماں
میری جانب اے آقا کوئی رُخِ الزام نہیں
میرے تڑپنے کی خالد ان کو خبر ہو جاتی ہے
عرض مری سن لیتے ہیں کوئی تڑپ ناکام نہیں

قطعہ

دل کو کیف و سرور ملتا ہے
قربِ ربِّ غفور ملتا ہے
تجربہ ہے نبی کی چوکھٹ سے
جو بھی مانگو ضرور ملتا ہے

Marfat.com

میں کچھ نہ سہی میرا مقدر تو بڑا ہے
سنگِ درِ محبوب پہ سر میرا جھکا ہے

کیا خوب صلہ نعتِ محمدؐ کا ملا ہے
میزانِ محبت پہ ہر اک شعر تُلا ہے

سرکارؐ کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے
جو اشکِ محبت مری آنکھوں سے گرا ہے

سایہ جسے دامانِ محمدؐ کا ملا ہے
قیدِ غمِ کونین سے آزاد ہُوا ہے

یہ ذرہ جسے آج سبھی کہتے ہیں خورشید
خاکِ قدمِ سرورِ عالمؐ سے اُڑا ہے

اب ہیچ نظر آتی ہے سب دولتِ کونین
دامانِ طلب یوں تری رحمت سے بھرا ہے

کیوں میری خطاؤں کی طرف دیکھ رہے ہو
جس کو ہے مری لاج وہ لجپال بڑا ہے

آسودہ نظر آتا ہے ہر ایک کرم سے
جو سرورِ کونینؐ کے کوچے کا گدا ہے

جینے کا ملا ہے تری سیرت سے قرینہ
قرآنِ مجسم تری ہر ایک ادا ہے

Marfat.com

یہ شفقت و رحمت ہے کہ ہر اک دلِ مایوس،
بخشش کا یقیں لے کے ترے در سے اُٹھا ہے
ہٹتی نہیں سرکارؐ کی سیرت سے نگاہیں
ہر وقت مرے سامنے قرآن کھلا ہے
کرتے ہیں نکیرین ادب میرا لحد میں
مٹ کر تری الفت میں یہ اعزاز ملا ہے
دامن میں چھپا لو کہ پشیمان ہے خالدؔ
آخر یہ تمہارا ہے بُرا ہے کہ بھلا ہے

قطعہ

اُن کی بخشش کا ٹھکانا ہی نہیں ہے کوئی
ہر گنہگار پہ رحمت کی نظر رکھتے ہیں
کون کس حال میں ہے کس نے پکارا ان کو
میرے سرکارؐ دو عالم کی خبر رکھتے ہیں

Marfat.com

یہ نوازشیں یہ عنائتیں غمِ دو جہاں سے چھڑا دیا
غمِ مصطفیٰؐ ترا شکریہ مجھے مرنا جینا سکھا دیا

وہ خدا ہے جس کا خیال بھی مری ہر پہنچ سے بلند ہے
وہ نبی کا حسن و جمال ہے کہ خدا کا جس نے پتہ دیا

مرا سوز لذتِ زندگی مرے اشک میری بہار ہیں
یہ کرم ہے عشقِ رسولؐ کا مجھے درد نے بھی مزا دیا

کہاں میں کہاں تری آرزو کہاں میں کہاں تری جستجو
تو قریب تھا تو قریب ہے جو حجاب تھا وہ اٹھا دیا

تو کریم کتنا عظیم ہے تو رؤف ہے تو رحیم ہے
کوئی بھیک مانگنے آگیا تو ضرورتوں سے سوا دیا

جو ملال میرا ملال تھا تمہیں اس کا کتنا خیال تھا
کہ اجڑ گیا تھا دیارِ دل اسے تم نے آکے بسا دیا

وہ نگاہ کتنی حسین تھی جو تجلیوں کی امین تھی،
کہ جہاں پہ حسنِ بلالؓ کا نیا نقش جس نے جما دیا

میں ہوں اپنے حال میں مطمئن میں کسی کو کیسے بتاؤں گا
یہ معاملات ہیں راز کے مجھے ان کے عشق نے کیا دیا

ترے ذکر و فکر سے زندگی بہرا اعتبار ہے بندگی
یہ کرم ہے مری نگاہ میں مرا اعتبار بڑھا دیا

Marfat.com

وہ گھڑی بھی آئے کہ خواب میں وہ دکھائیں اپنی تجلیاں
میں کہوں کہ آج حضورؐ نے مرا بختِ خفتہ جگا دیا
یہ تمہارا خالدِ بینوا ہے سرور و کیف کا واسطہ
اسے ڈھونڈنے لگے میکدے اسے کیسا جام پلا دیا

○

قطعہ

فیضِ سرکار کا نرالا ہے
نام بھی اُن کا لاج والا ہے
ان کے ہی دم قدم کی برکت سے
بزمِ کونین میں اُجالا ہے

Marfat.com

۷۰

رحمت لقب ہے اُور جو بیکس نواز ہے
مجھ کو تو بس اسی کی غلامی پہ ناز ہے

معیارِ بندگی ہے انہیں کی ہر اک ادا
عشقِ رسولؐ پاک ہی روحِ نماز ہے

از فرش تا بہ عرش ہے معراج ہی کی دھوم
کیا رو بروئے آئینہ آئینہ ساز ہے

میرا مشاہدہ بھی ہے اور تجربہ بھی ہے
جو آپ کا غلام ہے وہ سرفراز ہے

حالات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن ہوں مطمئن
ہے لاج جس کے ہاتھ وہ بندہ نواز ہے

کوئی بھی میرا غیر نہیں کائنات میں
یہ نسبتِ رسولؐ محبت نواز ہے

صدقہ ہے آپؐ کا کہ وہ ہم سے بھی ہے قریں
ورنہ خدائے پاک بڑا بے نیاز ہے

اے ادعائے نسبتِ سرکار ہوشیار
کوتاہیِ عمل کا بھلا کیا جواز ہے

خالدؔ اگر ملا تو ملا شغلِ نعت سے
مقبول بارگاہِ خدا جو گداز ہے

Marfat.com

نبیؐ کا عشق ملا ساری کائنات ملی
دل و نگاہ کو اک جاوداں حیات ملی
ملے حضورؐ متاعِ تجلیات ملی
حسین تر ہمیں اک اور کائنات ملی
ہر ایک فکر سے ہر غم سے ہو گئے آزاد
حسابِ سود و زیاں سے ہمیں نجات ملی
جمالِ گنبدِ خضریٰ سے جو نہیں غافل
وہی نظر تو ہمیں جامعُ الصّفات ملی
جہاں میں سارے ہیں اچھوں کے چاہنے والے
گنہگاروں کی حامی تمہاری ذات ملی
سبھی کو دیکھا ہے اک اک کو آزمایا ہے
تمہاری یاد مگر حلِّ مشکلات ملی
جہاں میں غیرتِ خورشید بن کے چمکا ہے
وہ ذرہ جس کو ترے حُسن کی زکوٰۃ ملی
کسی طرح جو اندھیروں سے آشنا ہی نہیں
بیادِ سرورِ عالمؐ ہمیں وہ رات ملی
نبیؐ کے عشق کا فیضانِ خاص ہے خالدؔ
وہ کیفیت جو مجھے حاصلِ ثبات ملی

Marfat.com

تری ذات مصدرِ ہر ضیا ترا نام مطلعِ نور ہے
ترا درد حاصلِ بندگی ترا غم متاعِ سرور ہے
یہ یقیں فروز قیاس ہے تو ہر اک مقام سے پاس ہے
نظر آ رہے ہیں جو فاصلے یہ مری نظر کا قصور ہے
جو جہاں نما جو خدا نما وہ جمال ان کا جمال ہے
جو کٹے خیالِ حضورؐ میں وہ حیات نور ہی نور ہے
مرا ذکر و فکر مرا سخن مرا سوز و ساز یہ میرا فن
تری نعت بن کے سنور گئے یہ ترے کرم کا ظہور ہے
ترے راستے میں جو آ گیا وہ مرادِ زیست کو پا گیا
اسے زندگی کے علوم پر ترے فیض ہی سے عبور ہے
مرے پاس کچھ بھی نہیں تو کیا مرے لاج والے کی خیر ہو
مجھے ناز انکے کرم پہ ہے مجھے مصطفیٰؐ پہ غرور ہے
جو تمہارے غم کا اسیر ہے وہ بڑا امیر و کبیر ہے
جو تمہارے در کا فقیر ہے غمِ دو جہاں سے وہ دور ہے
جو طلب سے پہلے کرے عطا جو صدا سے پہلے سنے صدا
مری لاج والا وہی تو ہے جو حبیبِ ربِّ غفور ہے
تری آرزو تری جستجو تری گفتگو مری آبرو
مری مستیوں کا بھرم ہے جو تری یاد ہی کا سرور ہے

Marfat.com

تھے جہاں میں اور بھی مشغلے تھے جہاں میں اور بھی تذکرے
ترے ذکر ہی سے سکوں ملا کوئی بات اس میں ضرور ہے
ہے تمہارا خالدِ بینوا اسے بے سبب ہی نواز دو
نہ اسے قرینۂ آرزو نہ اسے طلب کا شعور ہے

○

قطعہ

دہر کی مشکلوں کو ٹالا ہے
پستیوں سے ہمیں نکالا ہے
صرف میں کیا ہوں ساری دنیا کو
رحمتِ مصطفیٰ نے پالا ہے

Marfat.com

جس نے اُن کا جمال دیکھا ہے
اوجِ ذوقِ بلال رضؓ دیکھا ہے
آپؐ کی رہ گزر کا ہر ذرہ
آفتابِ کمال دیکھا ہے
ان کو پایا ہے بیقرارِ کرم
جب بھی لب پر سوال دیکھا ہے
مٹنے والوں کو ان کی الفت میں
واقعی لازوال دیکھا ہے
دستگیری کو میری آہی گئے
جب بھی آشفتہ حال دیکھا ہے
جس کو مستی درد دنے بخشی
بس اسے خوش خصال دیکھا ہے
انبیاءؑ صف بہ صف حضورؐ امام
یہ بھی جاہ و جلال دیکھا ہے
بے مثالی کو ناز ہے جس پر
ہم نے وہ بے مثال دیکھا ہے
سفرِ طیبہ کی دعا دے گا
جس نے خالدؔ کا حال دیکھا ہے

Marfat.com

فراقِ وہجر کے لمحات سب گزار چلے
مدینے سر کو جھکائے گناہگار چلے

ہمارے بخت پہ حیراں ہے کس لئے زاہد
کرم نے ان کے پکارا گناہگار چلے

تمام عمر گزاروں طوافِ طیبہ میں
قسم خدا کی اگر میرا اختیار چلے

ہو جس میں اذنِ حضوری کی جاوداں خوشبو
نسیمِ صبح کا جھونکا وہ بار بار چلے

ہیں سب طوافِ زیارت کے بعد آسودہ
خزانے لوٹ کے رحمت کے بیشمار چلے

کریم و خواجۂ بندہ نواز کے در سے
گدائے خاک نشیں بن کے تاجدار چلے

ہمارے واسطے معراجِ بندگی ٹھہریں
وہ ساعتیں تری چوکھٹ پہ جو گزار چلے

نہیں تھی کوئی بھی شے اور نذر کے قابل
ہمارے پاس بس آنسو تھے تم پہ وار چلے

درِ حضورؐ پہ سر رکھ کے پا لیا سب کچھ
زہے نصیب کہ ہم عاقبت سنوار چلے

Marfat.com

مدینے آئے تو ساتھ آیا غم جدائی کا
ہم اشکبار ہی پہنچے تھے اشکبار چلے
سند ملے گی شفاعت کی مصطفیٰؐ سے انہیں
جو دل میں لے کے شفاعت کا اعتبار چلے
ہمارے دین کی یہی ہے اساس اے خالدؔ
دلوں پہ سکۂ آقائے نامدارؐ چلے

قطعہ

دو جہاں جس پہ ہیں قربان وہ در آپ کا ہے
دو جہاں جس میں سما جائیں وہ گھر آپ کا ہے
رفعتیں جس کے تجسّس میں ابھی تک گم ہیں
اس بلندی سے کہیں آگے گزر آپ کا ہے

Marfat.com

گزر جائیں گے ہنستے کھیلتے سارے مراحل سے
غلامانِ محمدؐ ہیں نہیں بھٹکیں گے منزل سے

سنا ہے آخری لمحے گراں ہوتے ہیں انساں پر
لگا دینا سفینہ زندگی کا آ کے ساحل سے

محمدؐ کی محبت جانِ جاں ہے عین ایماں ہے
یہی آواز آتی ہے مرے ٹوٹے ہوئے دل سے

عجب بندہ نوازی ہے عجب شانِ کریمی ہے
جو اٹھا با مراد اٹھا مرے آقاؐ کی محفل سے

مرے دامن سے کنکر اگر گزر جاتی ہے ہر مشکل
بچاتا ہے مرا مشکلکشا ہر ایک مشکل سے

خدا ہی فیصلہ فرمائے گا ہم کچھ نہیں کہتے
زباں سے یاد کرتے ہیں محمدؐ کو کہ ہم دل سے

بہار آئے مرے دل کے چمن میں یا رسولؐ اللہ
کوئی چھینٹا ادھر بھی ابرِ رحمت کے وسائل سے

بجائے خود نہیں روشن یہ خورشید و قمر خالدؔ
اجالا ہے دو عالم میں نبیؐ کے حسنِ کامل سے

Marfat.com

زندگی محوِ ثنائے مصطفٰےؐ ہونے لگی
ایک کیفِ جاوداں کی ابتدا ہونے لگی

ہجر کی شب آگیا جب سبز گنبد کا خیال
روشنی تاریکیوں سے رُونما ہونے لگی

اُن کا صدقہ مانگنا جب سے ہوا میرا شعار
ہمکنارِ مدعا ہر اک دُعا ہونے لگی

سرورِ عالمؐ کا معیارِ کرم تو دیکھئے
بادشاہوں میں بھی توقیرِ گدا ہونے لگی

ان کے قدموں پر گرایا بیخودی نے جب مجھے
جو نمازِ عشق باقی تھی ادا ہونے لگی

کیا بیاں میں آسکیں گے انکی نسبت کے فیوض
یاد بھی سرکارؐ کی مشکل کشا ہونے لگی

شہرت و عزت وہی دیتے ہیں اُنکے فیض سے
مجھ سے خالدؔ ایک دنیا آشنا ہونے لگی

Marfat.com

کیا کیا نہ ملا رابطۂ سرورِ دیںؐ سے
ہر گام نوازا ہے ہمیں فتحِ مُبیں سے

پہچان لئے جائیں گے محشر میں یہ سورج
سجدوں کے نشانات نمایاں ہیں جبیں سے

وہ رحمتِ کونین ہیں محدود نہیں ہیں
پایا بھی یہیں انکو پکارا بھی یہیں سے

ہے قبلۂ حاجات درِ احمدِ مختارؐ
جو کچھ ہمیں ملتا ہے وہ ملتا ہے یہیں سے

سرکارؐ کے قدموں میں جگہ مل گئی جن کو
افلاک کی نسبت وہی رکھتے ہیں زمیں سے

تابانیٔ خورشید و قمر ان پہ تصدق
جن ذروں کو نسبت ہے مدینے کی زمیں سے

پوچھے کوئی خالدؔ سے ہے کیا نعت کا فیضان
دن رات پیام آتے ہیں فردوسِ بریں سے

Marfat.com

قربان ہیں ان کی بخشش کے مقصد بھی زباں پر آیا نہیں
بِن مانگے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا نہیں
ایمان مِلا ان کے صدقے قرآن مِلا ان کے صَدقے!

رحمان مِلا ان کے صدقے وہ کیا ہے جو ہم نے پایا نہیں
ان کا تو شعار کریمی ہے مائل بہ کرم ہی رہتے ہیں
جب یاد کیا اے صلے علیٰ وہ آ ہی گئے تڑپا یا نہیں
جو دشمن جاں تھے ان کو بھی دی تم نے اماں اپنوں کی طرح!
یہ عفو و کرم اللہ اللہ یہ خُلق کِسی نے پایا نہیں
وہ رحمت کیسی رحمت ہیں مفہوم سمجھ لو رحمت کا
اس کو بھی گلے سے لگایا ہے جسے اپنا کسی نے بنایا نہیں
مونس ہیں وہی معذوروں کے غمخوار ہیں سب مجبوروں کے
سرکار مدینہ نے تنہا کِس کِس کا بوجھ اُٹھایا نہیں
آواز کرم دیتا ہی رہا تھک ہار گئے لینے والے!
منگتوں کی ہمیشہ لاج رکھی محروم کبھی لوٹایا نہیں
رحمت کا بھرم بھی تم سے ہے شفقت کا بھرم بھی تم سے ہے
ٹھکرائے ہوئے انسان کو بھی تم نے تو کبھی ٹھکرایا نہیں
خورشید قیامت کی تابش ما تا کہ قیامت ہی ہو گی
ہم ان کے ہیں گھبرائیں کیوں کیا ہم پہ نبیؐ کا سایا نہیں

Marfat.com

اُس محسنِ اعظم کے یوں تو خالؔد پہ ہزاروں اِحساں ہیں!
قربان مگر اس اِحساں کے اِحساں بھی کیا توجتایا نہیں

○

قطعہ

کون میخوار ہے جس کو نہ مِلا جام کوئی
کون ہے جس کو نہ بخشا گیا اِنعام کوئی
بے طلب جھولیاں بھر دیتے ہیں سب کی آقا
ان کے دربار سے لوٹا نہیں ناکام کوئی

Marfat.com

یہ نظر جب نہیں رہے یہ بڑے نصیب کی بات ہے
نہیں ان سے کوئی بھی فاصلہ یہ بہت قریب کی بات ہے

وہاں ہر طبیب ہے، سر بہ خم جہاں موت آ کے رکھے قدم
جو قضا کے وقت کو ٹال دے وہ میرے طبیب کی بات ہے

کوئی اس جہاں کا اسیر ہے کوئی اس جہاں کا حریص ہے
میں فدائے ذکرِ رسولؐ ہوں یہ میرے نصیب کی بات ہے

میں بروں سے لاکھ برا سہی مگر ان سے ہے میرا واسطہ
میری لاج رکھنا میرے خدا یہ تیرے حبیبؐ کی بات ہے

میں جیوں غریبوں کے ساتھ ہی میں اٹھوں غریبوں کے ساتھ ہی
جو بڑا غریب نواز ہے یہ اسی غریب کی بات ہے

وہ خدا نہیں ہے مجھے یقیں مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں
نہ محب کا قول کہیں جدا نہ جدا حبیبؐ کی بات ہے

کوئی پاس رہ کے بھی دور ہے کوئی دور رہ کے پاس ہے
مگر اس میں کوئی کرے گا کیا یہ فقط نصیب کی بات ہے

میری کیا مجال کہ لکھ سکوں کوئی نعت خالدِ بے نوا
جو نقیبِ عشقِ رسولؐ ہے یہ اسی نقیب کی بات ہے

Marfat.com

اچھا لگتا ہے یا سب سے اچھا لگتا ہے
سب تو کہو سرکارؐ کا منگتا کیسا لگتا ہے

ہر دھڑکن سے صلِ علیٰ کی آتی ہے آواز
یہ دل بھی میرا تو نہیں ہے اُن کا لگتا ہے

جس پہ کرم ہوتا ہے زیادہ میرے پیارے ساقی
تیرے کرم کا اِتنا ہی وہ پیاسا لگتا ہے

ان کے در سے پلنے والے اپنا آپ جواب
کوئی غریب نواز ہے کوئی داتا لگتا ہے

ان کی نسبت درد نے پائی یہ ہے میری معراج
اَب تو یہ آزار محبت جیسا لگتا ہے

سوچتا رہتا ہوں میں اکثر وہ خود کیا ہونگے
جن کے دَر کی خاک کا ذرّہ تارا لگتا ہے

لاتعداد دُرود پڑھو سب آقا کے دیوانوں
محفل میں موجود ہیں آقا ایسا لگتا ہے

اُن کا کرم معیارِ کرم ہے اُن کے کرم کے قرباں
مجھ کو اِن کی بھیک پہ پلنا اچھا لگتا ہے

دور ہوں لیکن پھر بھی خالدؔ ان گلیوں میں ہوں
کوئی منظر پیشِ نظر ہو طیبہ لگتا ہے

Marfat.com

محو ہو جائیں گے یہ عیب ہمارے لاکھوں
للہ الحمد ہیں بخشش کے سہارے لاکھوں

وہ سہارا ہے محمدؐ کا کرو ناز کرو
جس سہارے پہ ہیں قربان سہارے لاکھوں

وہ فلک بھی ہے درِ احمدِ مختارؐ پہ خم
جس کی آغوش کی زینت ہیں ستارے لاکھوں

روز پاتے ہیں تمنا سے سوا دل کی مراد
تیرے دربار سے دُکھ درد کے مارے لاکھوں

کیا کمی ہم کو دو عالم میں ہو غمخواروں کی
وہ ہیں غمخوار تو غمخوار ہمارے لاکھوں

ڈوبنے والوں نے جس وقت انہیں یاد کیا
ان کو موجوں نے کئے پیش کنارے لاکھوں

ان کے الطاف و کرم عام ہیں سب پر خالدؔ
ان کے ٹکڑوں ہی پہ کرتے ہیں گزارے لاکھوں

Marfat.com

تمام دنیا یہاں سلامت تمام عالم وہاں سلامت
سلامتی ہی سلامتی ہے کہ ہے مرا مہرباں سلامت
رسولِ اکرمؐ کی نسبتوں سے ضمانتِ ہر سلامتی ہے
ہزار طوفان سر اٹھائیں سفینہ ہے بے گماں سلامت
مجھے یقیں ہے کہ بے طلب بھی مری طلب سے سوا ملے گا،
جو سب کی بگڑی بنا رہا ہے ابھی وہ ہے آستاں سلامت
طلب کی کچھ انتہا نہیں ہے کرم کی کچھ انتہا نہیں ہے،
کرم سے رشتے رہیں گے باقی رہیں سدا جھولیاں سلامت
وفا کی راہوں کے پیچ و خم میں بھٹک گئے قافلے ہزاروں
مگر جو ان کی پناہ میں ہے وہی تو ہے کارواں سلامت
حضورؐ کی ہے کرم نوازی رہی ہمارے ہی ہاتھ بازی
ہزار برقِ ستم نے پھونکا مگر رہا آشیاں سلامت
حضورؐ خالدؓ کی آبرو کو فنا سے پہلے دوام دے دو
نشانیٔ بے نشاں تم ہو تمہیں سے ہے ہر نشاں سلامت

Marfat.com

جمالِ ذات کا آئینہ تیری صورت ہے
مرے لئے ترا دیدار ہی عبادت ہے
مرے لبوں پہ شب و روز ان کی مدحت ہے
خدا کی اس سے بڑی کون سی عنایت ہے
تمہارے اسمِ گرامی پہ بے شمار سلام
یہ نام وہ ہے جو ہر کیف کی ضمانت ہے
مری خطا پہ نہ جاؤ نصیب کو دیکھو
میں ان کا ہوں کہ جنہیں درگزر کی عادت ہے
جلا سکے گی نہ دوزخ کی آگ بھی اسکو
وہ جس کی زیست کا سرمایہ انکی الفت ہے
خدا کا تم سا کوئی دوسرا حبیب نہیں
جو بات منہ سے نکلتی ہے وہ مشیت ہے
جہاں میں سب کرم مصطفٰےؐ سے زندہ ہیں
چھپائے چھپ نہیں سکتی یہ وہ حقیقت ہے
غنی بناتی ہے بھیک ان کے آستانے کی
بہت حسین فقیرو تمہاری قسمت ہے
کسی کے در پہ میں پھیلاؤں ہاتھ کیوں خالدؔ
حضورؐ ہیں تو مجھے کس کی پھر ضرورت ہے

Marfat.com

درِ سرکارؐ سے ربط اپنا بڑھاؤ تو سہی
کام بگڑے ہوئے بن جائیں گے آؤ تو سہی
اپنے گھر ان کو محبت سے بلاؤ تو سہی
جشنِ میلادِ محمدؐ کا مناؤ تو سہی
ہر ترقی کی ضمانت ہے وسیلہ انکا
اس وسیلے کو ذرا کام میں لاؤ تو سہی
بے طلب دامنِ مقصود وہ بھر دیتے ہیں
روبرو اس شہِ کونینؐ کے جاؤ تو سہی
ان کے دربار میں بر آتی ہے ہر ایک مراد
اپنا دامن درِ اقدس پہ بچھاؤ تو سہی
یہ بھی معراج ہے معراجِ محبت کی قسم
ان کے قدموں میں جبیں اپنی جھکاؤ تو سہی
پاک ہر اک غمِ ہستی سے یہ ہستی ہو جائے
شاہِ کونینؐ سے لو اپنی لگاؤ تو سہی
سوکھے دھانوں پہ برس جائیگا خود ابرِ کرم
عشقِ سرکارؐ میں دو اشک بہاؤ تو سہی
اک نہ اک دن تمہیں سرکارؐ بلا ہی لیں گے
شمعِ امیدِ کرم دل میں جلاؤ تو سہی

Marfat.com

تم سمجھ جاؤ گے مفہومِ بقائے جاوید
زندگی ان کی محبت میں مٹاؤ تو سہی

ان کے جلووں کے سوا کچھ بھی نہیں دنیا میں
حسنِ سرکارؐ کو مقصود بناؤ تو سہی

انکی رحمت تو ہر اک حال میں ہے تم سے قریب
بے یقینی کی یہ دیوار گراؤ تو سہی

بے کلی کیف میں ڈھل جائے گی دل کی خالدؔ
نعت سرکارِ مدینہ کی سناؤ تو سہی

Marfat.com

کیا ہے سجدے کے احساس نے اداس مجھے
بلا ہی لیجئے سرکارؐ اپنے پاس مجھے

نقاب راز کا مجھ سے تو اٹھ نہیں سکتا
شریعتِ شہِ ابرارؐ کا ہے پاس مجھے

یقینِ لطف و کرم سے میں سرفراز رہا
ملی نہ راہِ وفا میں کہیں بھی یاس مجھے

حضورؐ ہی کی غلامی پہ ناز کرتا ہوں
حضورؐ ہی کے کرم کی رہے گی آس مجھے

تمہی کو دیکھ کے میں نے خدا کو پایا ہے
بنا دیا ہے تمہی نے خدا شناس مجھے

نہ جانے کتنی بہاریں نگاہ سے گزریں
بہارِ کوئے مدینہ ہی آئی راس مجھے

وہی ہیں اور کوئی بھی نہیں دو عالم میں
یہ کہہ رہے ہیں مسلسل مرے حواس مجھے

مدام ساقیِ کوثرؐ کا سر پہ سایہ ہے
ستا سکے گی سرِ حشر بھی نہ پیاس مجھے

لبوں پہ نعت ہے خالدؔ درود دل میں ہے
ملی نجات کی کتنی حسین اساس مجھے

Marfat.com

مدینہ جو دل میں نہاں ہے تو کیا غم
زمیں بھی اگر آسماں ہے تو کیا غم
دہکتا رہے آفتابِ قیامت
جو ان کا کرم سائباں ہے تو کیا غم
دوا بھی ہے یہ ہر مرض کی شفا بھی
ترا نام وردِ زباں ہے تو کیا غم
جو مانگیں گے پائیں گے پاتے رہیں گے
سلامت ترا آستاں ہے تو کیا غم
الجھتے رہیں میری کشتی سے طوفاں
حبیبِ خدا پاسباں ہے تو کیا غم
تمہاری نظر میں ہیں جیسے بھی ہیں ہم
زمانہ اگر بدگماں ہے تو کیا غم
نہیں ہے نہو کوئی غمخوار اپنا
وہ رحمت لقب مہرباں ہے تو کیا غم
ترے نام سے سب مجھے جانتے ہیں
یہی میرا نام و نشان ہے تو کیا غم
سرِ حشر بھی داد پائیں گے خالد
جو نعتِ نبیؐ حرزِ جاں ہے تو کیا غم

Marfat.com

عقل محدود ہے عشق ہے بیکراں یہ مکاں اُور ہے لامکاں اُور ہے
راہ میں انکی سدرہ ہے گردِ سفر وہ جہاں تک گئے وہ جہاں اُور ہے
آج مہکی ہوئی ہے فضائے جہاں آج بزمِ جہاں کا سماں اُور ہے
رونق افروز ہیں خود حبیبِ خدا آج سامانِ تسکینِ جاں اُور ہے
اُور کیا چیز یہ ذوقِ عرفان ہے صرف طرزِ نظر ہی کا فیضان ہے
عقل والوں نے کچھ اور سمجھا تمہیں عشق والوں کا لیکن گماں اُور ہے
بخششِ حق کے آثار ہیں اس جگہ میرا ایماں ہے سرکارؐ ہیں اس جگہ
جس جگہ ذکرِ سرور کے انوار ہیں وہ فضا اُور ہے وہ سماں اُور ہے
جس کے صدقے سے قائم ہے ہر آستاں جس پہ قربان تقدیسِ کون و مکاں
آستانے تو بیشک بہت ہیں مگر وہ کرم آفریں آستاں اُور ہے
کیوں حجابوں میں الجھی ہوئی ہے نظر ایسا طرزِ نظر تو نہیں معتبر
حُسنِ شمس و قمر میں یہ تابش کہاں کوئی در پردہ جلوہ فشاں اُور ہے
اک بیاں وہ ہے جسمیں حضوری نہیں اک بیاں ایسا ہے جسمیں دوری نہیں
جس کو سنکر مدینہ ہی بن جائے دل اہلِ دل کا وہ حُسنِ بیاں اُور ہے
خاکِ پایہ بھی رومی و جامی کی ہے اک سند یہ بھی انکی غلامی کی ہے
پھر بھی کہتے ہیں خالدؔ کے بارے میں سب نعت میں اسکا رنگِ بیاں اُور ہے

Marfat.com

کتنے خوش بخت غم کے مارے ہیں
جو کسی کے نہیں تمہارے ہیں

اُس توقع کی آبرو رکھنا
جس توقع پہ دن گزارے ہیں

ناز رب کو تمہاری خلقت پر
ہم کو یہ ناز ہم تمہارے ہیں

جو غمِ عشقِ مصطفٰےؐ میں بہیں
وہ تو آنسو نہیں ستارے ہیں

تم نگہبان ہو بحمد اللہ
جتنے طوفاں ہیں سب کنارے ہیں

عاصیوں کا نصیب کیا کہنا
یہ حبیبِ خدا کو پیارے ہیں

سارے جلوے رسولؐ کے خالدؔ
حسنِ مطلق کے استعارے ہیں

Marfat.com

نعتِ سرورؐ میں اگر لطفِ مناجات نہیں
عشق ناقص ہے درخشندہ خیالات نہیں

نور افشاں ہیں غمِ عشقِ نبیؐ میں آنسو
للہ الحمد کہ تاریک کوئی رات نہیں

ساری دنیا میں کوئی ایک بھی ایسا نہ ملا
جسکے دامن میں حضورؐ آپ کی سوغات نہیں

دستگیری نہ اگر رحمتِ عالمؐ فرمائیں
بخدا اور کوئی قبلۂ حاجات نہیں

چشمِ نم عشقِ محمدؐ نے عطا فرمادی
اس سے بہتر تو کوئی عشق کی سوغات نہیں

لاکھ طوفان اٹھیں گھیر لیں رقّاص بھنور
وہ نگہباں ہیں تو اندیشۂ خطرات نہیں

شاد رہتے ہیں بہر حال ہیں راضی بہ رضا
جو تمہارے ہیں انہیں شکوۂ حالات نہیں

سرخرو ہوں گے سرِ حشر بھی انشاء اللہ
آج بھی دیکھ لو محرومِ عنایات نہیں

انکی ذات امنِ دو عالم کی امیں ہے خالدؔ
اب تعقّب میں ہمارے کہیں آفات نہیں

Marfat.com

مل گئی بھیک آپؐ کے در کی
بن گئی بات قلبِ مضطر کی
ہر قدم پر سنبھال لیتی ہے
دستگیری حضورِ انورؐ کی
سن رہے ہیں بڑی کریمی سے
ان سے فریاد یہ سمجھ کر کی
ہاں انہیں کے کرم کا شیوہ ہے
لاج رکھ لینا دیدۂ تر کی
ان کی نسبت کا ذکر کر واعظ
بات محشر میں ہو گی محشر کی
اپنے سارے گناہ بھول گئے
جب نظر آپؐ کے کرم پر کی
نعت لب پر درود دل میں رہی
منزلِ عشق ہم نے یوں سر کی
ہو گیا دو جہاں سے مستغنی
بھیک جس کو ملی ترے در کی
یاد آیا مدینہ جب خالدؔ
دل میں چاہت نہیں رہی گھر کی

Marfat.com

یہ زندگی کا الٰہی نظام ہو جائے
سحر ہو مکے میں طیبہ میں شام ہو جائے
ہوں دور دور سے ہی میرے کام ہو جائے
ادب سے سر کو جھکا لوں سلام ہو جائے
اس التفات کے قابل غلام ہو جائے
جہاں قیام ہے ان کا قیام ہو جائے
نظر اٹھے تو نظر آئیں آپ کے جلوے
مرے سکون کا یہ اہتمام ہو جائے
شرف نصیب ہو ہر ایک شب حضوری کا
حضور خاص کرم مجھ پہ عام ہو جائے
جو التفات نہ ہو رحمتِ مجسّم کا،
نہ جانے کیا خلشِ ناتمام ہو جائے
اگر بلا کے دکھا دیں جمال بھی اپنا
تمام ہجر کا قصہ تمام ہو جائے
اگر وہ دامنِ رحمت انہیں میسر ہو
ان آنسوؤں کا مرتب نظام ہو جائے
بغیر عشقِ محمدؐ یہ زندگی کیا ہے
خدا گواہ عبادت حرام ہو جائے

Marfat.com

ملے جو مہرِ رسالت کے حسن کا صدقہ
حقیر ذرہ بھی ماہِ تمام ہو جائے
حضورؐ آپ ہیں وہ نکتۂ عروجِ کمال
نبوتوں کا جہاں اختتام ہو جائے
وہ سر جھکائے گا اتنا ہی ان کی چوکھٹ پر
بلند جس کا جہاں تک مقام ہو جائے
مری نظر میں وسیلوں کی قدر و قیمت ہے
کسی کا نام بھی ہو میرا کام ہو جائے
جو آنکھ بخشی تو دیدار کا شرف بخشیں
یہ التفات بھی خیر الانامؐ ہو جائے
اگر خلوص ملے ذوقِ نعت گوئی کو
مری نجات کا باعث کلام ہو جائے
نہ دیکھ زادِ سفر کی کمی کو اے خاکدؔ
کرم ہو ان کا تو سب انتظام ہو جائے

Marfat.com

مسکرائیں گے غم کے مارے جب
ڈھونڈ لیں گے ترے سہارے جب
ہر نظارے سے پھیر لیں آنکھیں
نظر آئے ترے نظارے جب
کام آتی ہے صرف آپ کی یاد
ٹوٹ جاتے ہیں سب سہارے جب
دستگیری حضورؐ کرتے ہیں،
نظر آتے نہیں کنارے جب
ہر خزانے سے بھر گئی جھولی،
ہم نے پائے ترے اتارے جب
کیا ہے بخشش میں شک کی گنجائش
حامی سرکارؐ ہیں ہمارے جب
ہر سہارے سے بے نیاز ہوا
میں چلا آپؐ کے سہارے جب
تھام لینا حضورؐ کا دامن
ناامیدی تمہیں پکارے جب
اعتبارِ کرم بڑھا خالدؔ
کام سرکارؐ نے سنوارے جب

Marfat.com

بار بار آپ جو سرکارؐ بلاتے جاتے
عمر کٹتی اسی دربار میں آتے جاتے

جام پر جام جو سرکارؐ پلاتے جاتے
ہوش جاتے تو نہیں ہوش میں آتے جاتے

میرے خوابوں کی بھی تقدیر جگاتے جاتے
رات کو مطلعِ انوار بناتے جاتے

آپؐ کی یاد کی تقریب مناتے جاتے
اپنی پلکوں پہ دئے ہم بھی سجاتے جاتے

ڈوبنے والوں نے انکو نہ پکارا ہوگا
ورنہ طوفان ہی خود پار لگاتے جاتے

میری آنکھوں سے سدا اشک برستے رہتے
اور وہ گوہرِ مقصود لٹاتے جاتے

آپؐ جس سمت بھی جاتے تو بعنوانِ کرم
بے نواؤں کا مقدر بھی جگاتے جاتے

یادِ سرکارؐ نے ہر گام سنبھالا بخشا
ہم جو گرتے بھی تو سرکار اٹھاتے جاتے

ساتھ لے جاتے جو خالدؔ ہمیں زوّارِ حرم
نعت سرکارِ مدینہ کی سناتے جاتے

Marfat.com

مسرور زیرِ لب ہے حرفِ سوال میرا
وہ خوب جانتے ہیں جو کچھ ہے حال میرا

طولِ سفر سمٹ کر دو گام رہ گیا ہے
رہبر بنا ہوا ہے ان کا خیال میرا

دل کوئے مصطفیٰؐ ہے جاں سوئے مصطفیٰؐ ہے
سرمایۂ کرم ہے آشفتہ حال میرا

اے دستگیرِ عالم اے بیکسوں کے ہمدم
اب حال بھی بنا دو جو کچھ ہے قال میرا

سایہ ہے میرے سر پر دامانِ مصطفیٰؐ کا
ممکن نہیں جہاں میں اب تو زوال میرا

ہیں ان کی رہ گزر کے ذرے بھی ہر تاباں
میرا کمال کب ہے سارا کمال میرا

کوئی بھی انبیاء میں ثانی نہیں ہے جن کا
آقاؐ ہے فی الحقیقت وہ بے مثال میرا

ان کے کرم نے خالدؔ کی میری دستگیری
جب بھی ہوا ہے غم سے بچنا محال میرا

Marfat.com

اسے ڈھونڈتے آئیں گے خود کنارے
میسر ہوں جس کو نبیؐ کے سہارے
مدد کے لئے جب بھی ان کو پکارا
خدا کی قسم بن گئے کام سارے
غرورِ عمل زاہدوں کو مبارک
ہمیں ناز یہ ہے کہ ہم ہیں تمہارے
ہے پیشِ نظر ہر طرف اب مدینہ
کہاں آ گئے ہیں کہاں کے نظارے
ہیں آئینہ دارِ جمالِ محمدؐ،
کلامِ الٰہی کے یہ نیّر پارے
مرتب ہے جن سے نظامِ دو عالم
ہیں ایسے تمہاری نظر کے اشارے
مری بندگی کا وہ زیور بنے ہیں،
جو ارِ نبیؐ میں جو سجدے گزارے
خدا کی قسم ہر سہارا ملے گا،
جو بے آسرا ہے انہیں کو پکارے
تمہارے کرم نے تمہاری عطا نے
پریشان امت کے گیسو سنوارے

Marfat.com

حمایت پہ جب رحمتِ مصطفیٰؐ ہے
نہیں ڈوب سکتے سفینے ہمارے
درخشاں ہے بخشش کا امکان خالدؔ
جو مالک ہیں جنت کے وہ ہیں ہمارے

قطعہ

جلوے ہی جلوے نگاہوں میں سمٹ آتے ہیں
جو پہنچتا ہے سرِ عرش وہ زینہ دیکھا
خُلد کیا چیز ہے رحمت کا تقاضا کیا ہے
اس نے سب دیکھ لیا جس نے مدینہ دیکھا

Marfat.com

اعزاز ہے اس در کی گدائی تو عجب کیا
حاصل ہے ہمیں بھی یہ بڑائی تو عجب کیا

میں دور ہوں ان سے وہ مگر دور نہیں ہیں
گر جائے یہ دیوارِ جدائی تو عجب کیا

ہے ان کے سوا کون مرے درد سے واقف
گھبرا کے میں دوں انکی دُھائی تو عجب کیا

دیکھو انہیں دیکھو مجھے کیا دیکھ رہے ہو
بن جائے برائی بھی بھلائی تو عجب کیا

سرکارؐ کی نسبت کے کرشمے ہیں نرالے
بھاری ہو پہاڑوں پہ بھی رائی تو عجب کیا

محدود نہیں وسعتِ دامانِ شفاعت
محشر میں ہو سب کی ہی رہائی تو عجب کیا

یہ فاصلے منہ دیکھتے رہ جائیں کرم کا
ہو ان کی یہیں جلوہ نمائی تو عجب کیا

دامانِ محمدؐ کے تجسس میں ہیں آنسو
لگ جائے ٹھکانے یہ کمائی تو عجب کیا

محبوبِ خدا ہیں وہ خدا تو نہیں خالدؔ
پھر بھی ہے اگر ان کی خدائی تو عجب کیا

Marfat.com

یہ مری حدِ سفر ہو جیسے،
روبرو آپ کا در ہو جیسے
میں زمیں پر ہوں دماغ عرش پہ ہے،
ان کی دہلیز پہ سر ہو جیسے
جگمگاتا ہے کچھ اس طرح شعور
آپ کی راہ گزر ہو جیسے
ان کی نعلین کے ذرے خورشید
کہکشاں گردِ سفر ہو جیسے
یوں سرِ راہ لگی ہیں آنکھیں
ان کے آنے کی خبر ہو جیسے
کیف افروز ہے یوں شغلِ درود
رات طیبہ میں بسر ہو جیسے
یوں ہر اک شے کی حقیقت ہیں حضورؐ
آنکھ میں نورِ نظر ہو جیسے
یوں ہر اک سانس سے پیغامِ سکوں
التجاؤں کا اثر ہو جیسے
ان کے دیوانے کا اللہ رے فیض
کوئی پھلدار شجر ہو جیسے

Marfat.com

۱۰۴

ان کی دن رات زیارت کرنا
یوں ہے معراجِ بشر ہو جیسے
اس طرح یاد تمہاری آئی
کوئی پر نور سحر ہو جیسے
نعت یوں وجہِ سکوں ہے خالدؔ
نعت ہی زادِ سفر ہو جیسے

○

قطعہ

ہے تو بس نامِ محمدؐ ہے سہارا اپنا
ان کے صدقے سے ہی چلتا ہے گزارا اپنا
ہم کو طوفان کی موجوں کا کوئی خوف نہیں
ہم اسی نام سے پا لیں گے کنارا اپنا

Marfat.com

۱۰۵

اٹھی جدھر نگاہ رسالت مآبؐ کی
ذرّوں کو آب و تاب ملی آفتاب کی

اجمل ترین حُسن ہے اکمل ترین وصف
ہر بات لاجواب ہے اُس لاجواب کی

ہر ہر ادا ہے سورۂ قرآں لئے ہوئے
کیا بات ہے جنابِ رسالت مآبؐ کی

دل بھی دیا تو میں نے خدا کے حبیبؐ کو
تقدیر جاگ اٹھی ہے مرے انتخاب کی

ان کے کرم نے دید کے قابل بنا دیا
ورنہ کسے ہے تاب رُخِ بے نقاب کی

مجھ سے گنہ گار کو دامن میں لے لیا
ہو خیر آپ کے کرم بے حساب کی

اک دن ضرور آئیں گے سرکارؐ خواب میں
حالت یہ کہہ رہی ہے مرے اضطراب کی

مستی درودِ پاک کی جن کو نصیب ہے
حاجت نہیں ہے ان کو کسی بھی شراب کی

خالدؔ غمِ حیات سے کرتی ہے بے نیاز
نسبت اُس آستانۂ عالی جناب کی

Marfat.com

یہ مرا قول نہیں یہ تو ہے غفار کی بات
وہ بناتے ہیں تو بنتی ہے گنہ گار کی بات

میں نے مانا مری جھولی ہے عمل سے خالی
لیکن اونچی ہے بہت میرے طرفدار کی بات

وہ مرے دل کے دھڑکنے کی صدا سنتے ہیں
کون اس طرح سے سنتا ہے طلبگار کی بات

اعتماد انکے کرم پر ہے نہ جانے کتنا
دید کی تاب نہیں کرتا ہوں دیدار کی بات

حق کے محبوب ہیں مطلوب ہیں مقصود بھی ہیں
کبھی ٹلتی ہی نہیں احمدِ مختارؐ کی بات

ہے یہی رحمتِ عالمؐ کے غلاموں کا نشاں
دشمنوں سے بھی کیا کرتے ہیں وہ پیار کی بات

جب حضوری میں بدل جاتی ہے دوری دل کی
منکشف ہوتی ہے پھر عالمِ اسرار کی بات

مضطرب ہے نہ شفا اور دوا کا طالب
ساری دنیا سے الگ ہے ترے بیمار کی بات

دل کا عالم ہی بدل جاتا ہے اللہ غنی،
چل نکلتی ہے جہاں احمدِ مختارؐ کی بات

Marfat.com

اشک جب دیتے ہیں دستک تو سنی جاتی ہے
کسی بیکس کی ہو فریاد کہ نادار کی بات
جو بھی پہنچا یہی کہتا ہوا آیا خالدؔ
واہ کیا بات ہے آقاؐ ترے دربار کی بات

قطعہ

یاد کر لیتا ان کو رو لیتا
اور کیا میری نعت خوانی ہے
ہوں بہر حال مطمئن خالدؔ
یہ بھی آقا کی مہربانی ہے

Marfat.com

ان کا صدقہ قریب و دور ملا
جس نے مانگا اسے ضرور ملا
ہے وہی تو شرابِ عشقِ نبیؐ
جس سے توحید کا سرور ملا
تھام کر دامنِ محمدؐ کو
زندگی کا ہمیں شعور ملا
گرم بازاریٔ شفاعت میں
مجھ سا عاصی بھی بے قصور ملا
نقشِ پائے حضورؐ کے قرباں
ذرہ ذرہ چراغِ طور ملا
آپؐ آئے تو اہلِ باطل کا
خاک میں نشۂ غرور ملا
ہر خزانہ چھپائے جھولی میں
ہر گدائے درِ حضورؐ ملا
نعت بھی کیا ہے کیا کہوں خالدؔ
ہر نفس بادۂ طہور ملا

Marfat.com

گدائے کوئے حبیبؐ ہوں میں ملا ہے کیا دم بدم نہ پوچھو
میں مطمئن ہوں بہر قرینہ ہے کتنا ان کا کرم نہ پوچھو
نہ کر سکا ہے کوئی تعین نہ کر سکے گا کوئی تعین
کہاں کہاں ہیں نجوم عزت نبیؐ کے نقش قدم نہ پوچھو
جو بھیک دے اور اس قدر دے ہر ایک سے بے نیاز کر دے
اس آستاں کے ہیں ہم بھکاری ہمارا جاہ و حشم نہ پوچھو
یہ واقعہ ہے قدم قدم پر حضورؐ ہی نے بچا لیا ہے
زمانے والوں نے ورنہ اب تک کئے ہیں کیا کیا ستم نہ پوچھو
حقیقتاً جان جاں بھی یہ ہے اساس سوز نہاں بھی یہ ہے
ضمانت کیف کس قدر ہے شفیع محشرؐ کا غم نہ پوچھو
خدا سے کس نے ہمیں ملایا دلیل حق بن کے کون آیا
حرم کو کس نے حرم بنایا حرم ہے کیوں سبز خم نہ پوچھو
وہی تو ہیں دستگیر خالدؔ کرم میں ہیں بے نظیر خالدؔ
کہاں کہاں ان کی رحمتوں نے رکھا ہے میرا بھرم نہ پوچھو

Marfat.com

جب ان کی چشمِ کرم مائلِ کرم ہو گی
ہر ایک اشک میں تابانیٔ حرم ہو گی
جو آنکھ ان کے تصور سے جگمگاتی ہے
حریمِ ناز کے جلووں کا وہ بھرم ہو گی
گرفتِ شوق میں دامن اگر رسولؐ کا ہے
تو رہنمائی یقیناً قدم قدم ہو گی
مرادِ زیست بنے گی وہی جبینِ نیاز
جو ان کے در پہ عقیدت کیساتھ خم ہو گی
میں ایک ذرۂ بے ننگ و نام ہوں مجھ سے
ثنائے خواجۂ کونینؐ کیا رقم ہو گی
ضرورت انکی بہر دور بڑھتی جائے گی
دلوں سے عظمتِ خیر البشرؐ نہ کم ہو گی
شرابِ عشقِ محمدؐ کا جام مجھکو ملے
ہیں اور جن کو تمنائے جامِ جم ہو گی
درِ حضورؐ پہ آؤ نصیب کے مارو
انہیں کے در پہ تلافیٔ رنج و غم ہو گی
بروزِ حشر بھی اٹھونگا اس طرح خالدؔ
زباں پہ ذکرِ نبیؐ ہوگا آنکھ نم ہو گی

Marfat.com

مجھے تم اپنی توجہ سے سرفراز کرو ،
گنہگار ہوں سرکارؐ پاک باز کرو ،
انہیں سے مانگو انہیں سے کہو تم انکے ہو
کسی کا در بھی ہوا فشا نہ دل کا راز کرو
نیازمند تمہارا ہوں یا رسولؐ اللہ
نیازمند کو ہر شے سے بے نیاز کرو
درِ نبیؐ سے گداؤں کو بھیک ملتی ہے
انہیں کے سامنے دستِ طلب دراز کرو
اسی سے گلشنِ ہستی میں پھول کھلتے ہیں
پڑھو درود دلوں کو بہار ساز کرو
حضورؐ کا درِ دولت سدا رہے آباد
وہ بھیک دو کہ گدا کو گدا نواز کرو
قسم خدا کی مساواتِ مصطفےٰؐ ہے یہی
غریب امیر میں کوئی نہ امتیاز کرو
یہی ہیں عشق کے سجدے کہ سامنے وہ ہوں
یہی نماز ہے ایسے ادا نماز کرو
دل و نظر کی طہارت یہی تو ہے خالدؔ
کچھ اور سلسلۂ نعت کو دراز کرو

Marfat.com

ذوقِ دیدار اسے کیوں نہ ہمارا ڈھونڈے
جسکے جلووں کا ہر اک آنکھ سہارا ڈھونڈے

وہ گلستاں تو مدینہ ہے محبت کی قسم
جس کی رعنائیاں جنت کا نظارا ڈھونڈے

میرے محبوبِ نظر کی جو زیارت کر لے
حسنِ یوسف کو زلیخا نہ دوبارا ڈھونڈے

کیا عجب بندہ نوازی ہے کہ خود منگتے کو
ہو کے بیتاب کرم خود ہی تمہارا ڈھونڈے

چھوڑ دو ان کے بھروسے پہ سفینہ اپنا
گر یہ چاہو کہ تمہیں خود ہی کنارا ڈھونڈے

ہے مسلماں جو مصیبت میں انہیں یاد کرے
ہے وہ کافر جو کوئی اور سہارا ڈھونڈے

چاند کو توڑ کے پھر جوڑ دیا ہے جس نے
دل شکستہ بھی نہ کیوں ایسا اشارا ڈھونڈے

اس کو محتاج جو کہتا ہے بڑا اندھا ہے
جو فقیر آپ کے قدموں کا اتارا ڈھونڈے

حشر میں ہو گی ضرور اسکی شفاعت خالد
جو سہارے کیلئے حق کا دلارا ڈھونڈے

Marfat.com

جنم جنم کے جو پیاسے تھے جام پینے چلے
خوشا نصیب گنہ گار بھی مدینے چلے
پناہِ رحمتِ عالم کا آسرا لے کر
جنہیں گلے سے لگایا نہیں کسی نے چلے
ہر اک عروج کا حاصل ہے گنبدِ خضریٰ
خدا کے قرب کے سارے یہیں سے زینے چلے
شعورِ زیست شعورِ وفا شعورِ ادب
حیاتِ پاکِ محمدؐ سے سب قرینے چلے
کیا ہے ان کا کناروں نے بڑھ کے استقبال
ترے کرم کے بھروسے پہ جو سفینے چلے
کرم کریم کا ذمہ ہے ہو گیا ثابت
گدا کو ڈھونڈنے سرکار کے خزینے چلے
تمہارے مصحفِ رخ کی تلاوتوں کی قسم
تمہاری زلف کی نسبت سے ہی شبینے چلے
جہاں ہو عشقِ نبیؐ ظلمتیں نہیں رکتیں
حجاب آنکھوں سے اٹھے دلوں سے کینے چلے
بڑا کرم ہے محبت میں چشمِ نم خالدؔ
جواہرات کی قیمت میں یہ نگینے چلے

Marfat.com

عمل سے نکہتِ عشقِ رسولؐ پیش کرو
کلامِ پاک کا شانِ نزول پیش کرو
اس اہتمام سے نعتِ رسولؐ پیش کرو
ادب سے پہلے درودوں کے پھول پیش کرو
کسی طرح بھی دعا مدعا سے دور نہیں
درِ کریم پہ قلبِ ملول پیش کرو
مریضِ ہجر کے زخموں کا یہ علاج نہیں
ہٹاؤ پھول مدینے کی دھول پیش کرو
جو چاہتے ہو محبت کا ضابطہ ہو کوئی
محبتوں کا کوئی تو اصول پیش کرو
غلام صاحبِ معراج ہیں بحمد اللہ
ہمارے سامنے راہوں کا طول پیش کرو
قبولیت کی مہک تو کبھی نہیں چھپتی
کلام میں کوئی رنگِ قبول پیش کرو
یہی ہے عشق کی تبلیغ معتبر خالدؔ
فقط حضورؐ کے پیارے اصول پیش کرو

Marfat.com

یا محمدؐ رُخِ حالات بدلنے کے لئے
آپڑا ہوں ترے قدموں میں سنبھلنے کے لئے

درد کی لہر اٹھے درد بنا دے مجھ کو
اشک کافی نہیں آنکھوں میں مچلنے کے لئے

میں تو کیا چیز ہوں ولیوں نے دعائیں مانگیں
سایۂ دامنِ سرکارؐ میں پلنے کے لئے

اپنے جلووں کی مجھے بھیک دے ماہِ طیبہ
غمِ ہستی کے اندھیروں سے نکلنے کے لئے

یہ کریمی ہے کہ رحمت نے چنا ہے مجھ کو
آتشِ الفتِ سرکارؐ میں جلنے کے لئے

آپ کی یاد کو ایمان بنا رکھا ہے
بے خطر ہر رہِ دشوار میں چلنے کے لئے

اب شفا ہوگی کہ لے آئے ہیں احباب مرے
خاکِ طیبہ تنِ بیمار پہ ملنے کے لئے

کام آجاتی ہے سرکارؐ کی نسبت کی سپر
ورنہ طوفان تو آتے نہیں ٹلنے کے لئے

نسبتِ صاحبِ معراج ملی ہے خالدؔ
اپنے اقبال کا سورج نہیں ڈھلنے کے لئے

Marfat.com

عشق ہے فسقِ چشمِ نم کے بغیر
دل ہے ویران تیرے غم کے بغیر

طے نہ ہو گی یہ منزلِ عرفاں
دو قدم بھی ترے قدم کے بغیر

مغفرت کی سند نہیں ملتی
احترامِ شہِ اممؐ کے بغیر

کوششیں رائیگاں حیات فضول
کچھ نہ ہو گا ترے کرم کے بغیر

صرف اک سنگ و خشت کا انبار
یہ حرم صاحبِ حرم کے بغیر

ان کا دامن جو تیرے ہاتھ میں ہو
راستہ طے ہو پیچ و خم کے بغیر

جینے دیتی نہ کم سوادِ خوشی
مر گئے ہوتے تیرے غم کے بغیر

میرا دارین میں بھرم رکھنا
معتبر کون ہے کرم کے بغیر

میرا ایمان ہے یہی خالدؔ
بات بنتی نہیں کرم کے بغیر

Marfat.com

جوان کے نقشِ قدم پر ہیں سر جھکائے ہوئے
وہی تو منزلِ مقصود کو ہیں پائے ہوئے

درِ نبیؐ پہ جلاتے ہیں آرزو کے چراغ
بساطِ زیست پہ دنیا سے مات کھائے ہوئے

ہے ذرے ذرے میں اب تک حضورؐ کا جلوہ
حقیقتیں ہیں ابھی تک نقاب اٹھائے ہوئے

پڑھو درود پڑھو ذوق و شوق کہتا ہے
کہ آج بزم میں سرکارؐ بھی ہیں آئے ہوئے

سنا کے مژدہ عطاؤں کا سرخرو کر دو
گناہ گار ہوں بیٹھا ہوں منہ چھپائے ہوئے

وہ خوش نصیب غمِ دو جہاں سے فارغ ہیں
جو ان کے لطف و کرم سے ہیں لَو لگائے ہوئے

متاعِ دردِ محمدؐ ہی مانگ لو رب سے
نظر اٹھاؤ ہیں بادل کرم کے چھائے ہوئے

ہمارے پاس کوئی اور چیز بھی تو نہیں
ہم اپنے اشک ہی پلکوں پہ ہیں سجائے ہوئے

ہے ان کی یاد سے آباد میرا دل خالدؔ
ہیں میرے دیدہ و دل دونوں جگمگائے ہوئے

Marfat.com

دل مدینے میں رہے جان مدینے میں رہے
میرا سارا سر و سامان مدینے میں رہے

بس وہی جانتا ہے شانِ کرم کا مفہوم
بن کے جو آپ کا مہمان مدینے میں رہے

میں اسے کعبۂ مقصود نہ سمجھوں کیونکر
میرا ایمان جب ایمان مدینے میں رہے

آپکی یاد میں جو وقت گزارا ہم نے
یوں لگا جیسے کہ ہر آن مدینے میں رہے

شوقِ دیدار سوا ہو گیا دیدار کے بعد
دل کو اب بھی ہے یہ ارمان مدینے میں رہے

میرے آقا کی کریمی کا اثر تو دیکھو
بن کے نادار بھی سلطان مدینے میں رہے

انکے جلووں سے نگاہوں کا ہے وہ ربطِ دوام
واقعی ہم بہر عنوان مدینے میں رہے

کعبہ کعبہ ہے وہاں قیمت سجدہ ہے بہت
عشق کہتا ہے مگر دھیان مدینے میں رہے

یہی غربت ہے کہ مہجور رہے دور رہے
یہی دولت ہے کہ انسان مدینے میں رہے

Marfat.com

رنج دوری کا بھی سہہ سکتے ہیں لیکن آقا
حاضری کا بھی اک امکان مدینے میں رہے
صبح پُر کیف حسیں شام منوّر راتیں
مرحلے زیست کے آسان مدینے میں رہے
میرا ایمان مری جان یہ سامانِ حیات
رات دن ہونے کو قربان مدینے میں رہے
حاضری بھی بڑا انعام ہے خالدؔ کیلئے
اس پہ ہو جائے یہ احسان مدینے میں رہے

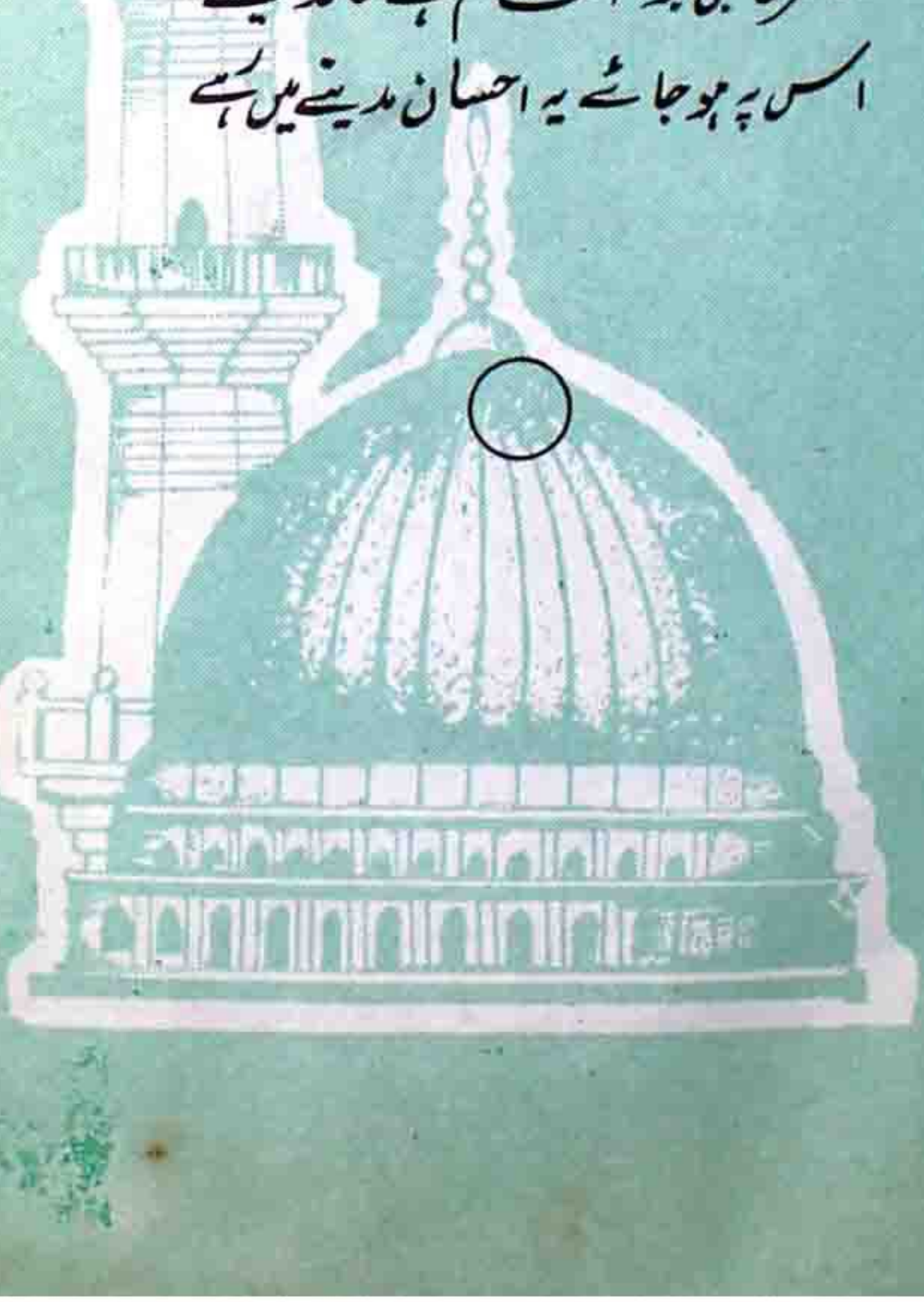

Marfat.com

بزمِ ازل میں حُسنِ بہارِ چمن میں ہے
جلوہ گری حضورؐ کی ہر انجمن میں ہے

کرتا رہوں طواف مدینے کا رات دن
جب تک یہ جانِ زار مقید بدن میں ہے

سیرت ہے وہ رسول علیہ السلامؐ کی
اب تک سدا بہار جو اپنی پھبن میں ہے

مہکائے جا رہی ہے گلستانِ دہر کو
کیا رنگ نکہتوں کا ترے پیرہن میں ہے

عشقِ رسولِ پاک کا اعجاز دیکھنا
اشکوں میں انبساط ہے ٹھنڈک جلن میں ہے

دشمن کو اعتراف ہے خُلقِ عظیم کا
کتنی مٹھاس آپکے شیریں دہن میں ہے

دل ہے کہ ان کی یاد میں کھویا ہے اس طرح
محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے چمن میں ہے

فیضان ہے یہ عشقِ رسولِ کریمؐ کا
یہ سوز یہ گداز جو میرے سخن میں ہے

خالدؔ اس ہجر میں بھی ہے اک لذتِ وصال
میں ہوں کہیں بھی دل تو نبیؐ کے وطن میں ہے

Marfat.com

اللہ اللہ یہ گنہ گار پہ شفقت تیری
بخشوانے کو ہے بے چین شفاعت تیری

ٹوٹ جاتا ہے جہاں سارے سہاروں کا غرور
رنگ لاتی ہے وہاں صرف عنایت تیری

اپنی خوش بختی پہ ہے ناز کا ہم کو بھی جواز
ہر قدم پر ہمیں حاصل ہے حمایت تیری

تیری یادوں سے مہکتا ہے خزاں دیدہ چمن
میرا سرمایۂ ہستی ہوئی نکہت تیری

کتنا آمادۂ رحمت ہے کرم صلِّ علیٰ
لب ہلانے نہیں دیتی ہے سخاوت تیری

حُسنِ ہستی ہے تجلیِ خدا بھی تو ہے
فی الحقیقت تو زیارت ہے زیارت تیری

کم نظر ہی ہمیں محتاج سمجھ سکتے ہیں
ہم فقیروں کا اثاثہ ہے محبت تیری

بس یہی دیدۂ بے خواب دعا کرتا ہے
نظر آئے کسی صورت سے بھی صورت تیری

تیری رحمت نے ہی خالدؔ کو یہ بخشا اعزاز
فکر و آواز کا سرمایہ ہے مدحت تیری

Marfat.com

بہارِ ذکرِ احمد سے جو بیگانہ نہیں ہوتا،
وہ دل فردوس بن جاتا ہے ویرانہ نہیں ہوتا
یہی ایمان ہے ایمانِ کامل کی ضمانت بھی
محمدؐ کا جو دیوانہ ہے دیوانہ نہیں ہوتا
مری بے مائگی پہ ہنسنے والو یہ بھی سوچا ہے
وہ خود ان کے ہیں جنکے پاس نذرانہ نہیں ہوتا
نبیؐ کے میکدے میں اور ہیں آدابِ مے نوشی
یہاں آنکھوں سے پی جاتی ہے پیمانہ نہیں ہوتا
نظر ویراں سکوں برباد دل ناشاد ہی رہتا
اگر میں سرورِ عالمؐ کا دیوانہ نہیں ہوتا
شہادت گاہ تک تو عشق کو جانا ہی پڑتا ہے
نہ ہو جو شمع پر قربان پروانہ نہیں ہوتا
لئے پھرتا ہے میخانے کا میخانہ نگاہوں میں
جوان کا مست ہے مرہونِ میخانہ نہیں ہوتا
تمہارا نام ہی خاکدؔ کے افسانے کا عنواں ہے
حقیقت آشنا ورنہ یہ افسانہ نہیں ہوتا

Marfat.com

بے نیازِ دو جہاں ہوں آپؐ کا ہونے کے بعد
ٹھوکروں میں آ گئی شاہی گدا ہونے کے بعد
اس کا شاہد آج بھی دنیا میں ہے اوجِ بلالؓ
بن گیا آقا غلامِ مصطفیٰؐ ہونے کے بعد
شکریہ اے عشق یہ بھی راز افشا کر دیا
زندگی ملتی ہے بس ان پر فدا ہونے کے بعد
میں سراپا آرزو تھا میں سراپا ہوں نظر
آشنا ہونے سے پہلے آشنا ہونے کے بعد
پوچھئے حضرت علیؓ سے اختیارِ مصطفیٰؐ
کیسے ہوتا ہے ادا سجدہ قضا ہونے کے بعد
واقعی ہے روضۂ محبوبِؐ حق دار السلام
جو بھی آیا ہے وہاں سے بے خطا ہونے کے بعد
رحمۃ للعلمینؐ کے آنسوؤں سے پوچھئے
زائروں پر کیا گزرتی ہے جدا ہونے کے بعد
رُخ مدینے کی طرف ہے دل مدینے کی طرف
زندگی کا لطف آیا آسرا ہونے کے بعد
پہلے اے خالدؔ مدینے جاؤں گا بہرِ طواف
اپنے زندانِ جسد سے میں رہا ہونے کے بعد

Marfat.com

دل جھوم اٹھا اور چلنے لگی رحمت کی ہوا سبحانَ اللہ
مائل بہ کرم وہ آ ہی گئے جب یاد کیا سبحانَ اللہ

نادار کی بخشش کا ساماں ہر غم کی دوا دُکھ کا درماں
اس چشمِ کرم کی اک جنبش اے صلی علیٰ سبحان اللہ

اپنوں کے لئے بھی رحمتِ کُل غیروں کیلئے ہادیٔ سُبل
ہے نورِ مجسم کی پیاری ہر ایک ادا سبحان اللہ

جب کثرتِ غم سے گھبرا کر ہم سوئے مدینہ تکتے ہیں
فریاد سے پہلے سنتے ہیں سرکارؐ صدا سبحان اللہ

ہم ایسے نکموں پر انکی ہے کتنی عنایت روز افزوں
ہر حال میں ہیں ہم محوِ خطا وہ محوِ عطا سبحانَ اللہ

یہ اوج و شرف افلاک ہدف حیران ہیں سب اسلاف و خلف
قوسین کا وہ قربِ کامل یہ اوجِ دنیٰ سبحانَ اللہ

سرکارؐ کے در پر اے خالدؔ تکرارِ دعا کا ذکر ہی کیا
اللہ غنی اس در پہ دعا ہے قصدِ دُعا سبحانَ اللہ

Marfat.com

جبینِ شوق ان کے آستانے پر جھکی ہوگی
وہ دن آئے گا تکمیلِ مذاقِ بندگی ہوگی

سدا حدِ نظر میں ہی رہے یہ گنبدِ خضریٰ
مرے آقا مرے سرکارؐ بندہ پروری ہوگی

اجل اگر سنائے آپ کے دیدار کا مژدہ
خوشی سے جان دیں گے سامنے جب زندگی ہوگی

میں سمجھوں گا مری فریاد بھی سرکارؐ تک پہنچی
مری سرکارؐ کے روضے پہ جس دن حاضری ہوگی

دلوں کو نورِ عشقِ مصطفٰےؐ سے جگمگا لیجئے
یہ کام آئے گا مرقد میں اسی سے روشنی ہوگی

سکونِ دل میسّر ہو نہیں سکتا زمانے کو
نہ جب تک دامنِ سرکارؐ سے وابستگی ہوگی

ہماری بے سر و سامانیوں کی لاج رکھ لینا
کہیں رسوا نہ ہو جائیں بڑی شرمندگی ہوگی

تمہیں محسوس ہوگی لذتِ سجدہ دمِ سجدہ
جو عشقِ ساقیٔ کوثرؐ کی دل میں چاشنی ہوگی

یہ ان کے در پہ سر رکھ کر کہوں گا ایک دن خالدؔ
یہ ہے آدابِ حسنِ بندگی یوں بندگی ہوگی

Marfat.com

یہ آرزو نہیں کہ مجھے سیم و زر ملے
سب کچھ ہی وار دوں جو ترا سنگِ در ملے

مانگو دعا کہ قربِ شہِ بحر و برؐ ملے
نعمت یہی ہے صاحبِ نعمت اگر ملے

آساں نہیں ہے جلوۂ سرکارؐ دیکھنا
اس کیلئے ہے شرط کہ تابِ نظر ملے

ہم کو بھی درِ عشقِ محمدؐ کی بھیک دے
یارب ہمیں بھی صدقۂ خیر البشرؐ ملے

شامل کرو دعا میں وسیلہ درود کا
گر چاہتے ہو تم کہ دعا کو ثمر ملے

جس انجمن میں ان کا سگِ بے ہنر گیا
اٹھ کر بڑے تپاک سے اہلِ ہنر ملے

یہ میری آرزو ہے رہے آرزو کی لاج
سوز و گدازِ عشق ملے چشمِ تر ملے

جو غسلِ شبِ فراق سے خالد ہوئے طلوع
ان کے جلو میں ہم کو تو شمس و قمر ملے

Marfat.com

ہر تڑپ دل کی وجہِ سکوں ہے ہر خلش زندگی کا سہارا
تم نے دیکھی نہیں ہے تو دیکھو آنسوؤں سے خوشی آشکارا
کس قرینے سے دیوار و در کو جلوۂ مصطفیٰؐ نے سنوارا
قریۂ جان و دل بھی نہیں ہے واقعی اب مدینے سے پیارا
جو کرم بھی کرے اور دعا دے بھیک دے اور طلب سے سوا دے
جز محمدؐ کوئی بھی نہیں ہے بے سہاروں کا ایسا سہارا
فخرِ ہستی انہیں کا گدا ہے ان کے قرباں اتنا دیا ہے،
کر دیا بے نیازِ دو عالم جس بھکاری نے دامن پسارا
آپ ہی میری جھولی بھریں گے آپ ہی دستگیری کریں گے
آپ کے در سے منسوب ہو کر کیسے پھرتا رہوں مارا مارا
کون سی شے نہیں اب میسر تیری رحمت سے ساقیِ کوثرؐ
آج ہو جائے اتمامِ رحمت حاضری کا اگر ہو اشارا
مجھ کو خالدؔ اماں مل گئی ہے سایۂ دامنِ مصطفیٰؐ میں
موج خود بن گئی ہے سفینہ دور مجھ سے نہیں اب کنارا

Marfat.com

ملا ہے عشق محمدؐ سے یہ وقار مجھے
کہ اب گدا نظر آتے ہیں شہریار مجھے

یہاں خیال ہے میرا نہ دل نہ دل کا قرار
بلا ہی لیجئے آقائے نامدار مجھے

جہاں کہیں مری گرداب میں گھری کشتی
حضورؐ ہی کے کرم نے کیا ہے پار مجھے

شعار جس کا کریمی ہے دونوں عالم میں
خوشا نصیب ملا ایسا غمگسار مجھے

گماں گزرتا ہے جیسے ہوں خود مدینے میں
جو یاد آتا ہے سرکارؐ کا دیار مجھے

میں اک نظر پہ تصدق کروں دو عالم کو
قسم خدا کی خدا دے جو اختیار مجھے

چھپا لیا تری رحمت نے اپنے دامن میں
جو دیکھا اپنی خطاؤں پہ شرمسار مجھے

جہاں پناہ جہاں ہے پناہ خالقؐ کو
دکھائی دیتا ہے بس آپؐ کا دیار مجھے

Marfat.com

ہر غم سے رہائی پاتے ہیں آغوشِ کرم میں پلتے ہیں
اے رہبرِ کامل صلِ علیٰ جو تیرے سہارے چلتے ہیں

طیبہ ہے دلیلِ راہِ یقیں طیبہ ہے شعورِ دیں کا امیں
عرفانِ خدا ملتا ہے یہیں سب رستے یہیں سے نکلتے ہیں

دل گریہ کناں فریاد و لب جب یاد کیا کرتا ہے انہیں
رحمت کے دریچے کھلتے ہیں سب یاس کے سائے ڈھلتے ہیں

کیا دیکھ رہا ہے زادِ سفر اٹھ باندھ کمر رکھ ان پہ نظر
محرومِ تمناؤں کے دیئے طیبہ ہی پہنچ کر جلتے ہیں

جب یادِ نبیؐ آجاتی ہے خوشبو کی طرح مہکاتی ہے
ورنہ تو غموں کے اندھیارے جب آتے ہیں کب ٹلتے ہیں

کھلتی ہیں انہیں خوش بختوں پر ایمان کی منزل کی راہیں
سرکارِ مدینہؐ کے در سے جو آنکھیں اپنی ملتے ہیں

ملتے ہیں وہیں اترائے ہوئے ہر چوکھٹ کے ٹھکرائے ہوئے
جو لوگ کسی مصرف کے نہیں سرکارؐ کے در پر پلتے ہیں

ہر غم کی سپر ہے نامِ نبیؐ ایمان بھی خالدؔ کا ہے یہی
آجائے جو لب پہ نام اُن کا گرنے سے پہلے سنبھلتے ہیں

Marfat.com

جس طرف ان کی نظر ہو جائے گی
رحمتِ حق بھی ادھر ہو جائے گی
جب کرم سرکارؐ کا ہو جائے گا
عشق کی منزل بھی سہل ہو جائے گی

بس انہیں ہر دم پکارے جائیے
ایک دن ان کی نظر ہو جائے گی
چھیڑ کر ذکرِ مدینہ دیکھئے
بیکلی خود چارہ گر ہو جائے گی
راستہ روکیں نہ میرا مشکلیں
میرے آقا کو خبر ہو جائے گی

واسطہ ان کا دعا میں شرط ہے
کارگر اور با اثر ہو جائے گی
سبز گنبد کا تصور کیجئے
شامِ غم رشکِ سحر ہو جائے گی
سر جھکے گا تو نہ اٹھے گا کبھی
ناتوانی خاکِ در ہو جائے گی

رحمتِ عالم کی رحمت دیکھنا
ہر جگہ سینہ سپر ہو جائے گی

Marfat.com

بھیجئے سرکارؐ پر دائم درود
ہر عبادت معتبر ہو جائے گی
انکی چاہت میں کمی آئی اگر
بندگی نامعتبر ہو جائے گی
بن کے دیکھ ان کا گدا یہ کائنات
پھر ترے زیرِ اثر ہو جائے گی
لب اگر سل جائیں گے خالدؔ مرے
ترجماں یہ چشمِ تر ہو جائے گی

قطعہ

اتنے اوصاف ہیں محمدؐ کے
کر نہ پائیں اگر شمار کریں
ان کی توصیف غیر ممکن ہے
بس یہی کہہ کے اختصار کریں

Marfat.com

دیکھ لی رب کے یار کی صورت
نکل آئی قرار کی صورت
ناامیدی کا منہ نہیں تکتی
ان کے امیدوار کی صورت
قابلِ دید اس کی صورت ہے
جس نے دیکھی ہے یار کی صورت
پڑ گئی جان غم کے ماروں میں
دیکھ کر غمگسار کی صورت
تھام لو دامنِ محمدؐ کو
بس یہی ہے قرار کی صورت
آئینے کو بنا گئی گلزار
اس سراپا بہار کی صورت
جب تک آئے نہ تھے رسولِ کریمؐ
غیب تھی آشکار کی صورت
سرخرو کر گیا غمِ محبوب
ڈھل گئی اشکبار کی صورت
دمِ آخر ہو روبرو خالدؔ
مدنی تاجدار کی صورت

Marfat.com

ہر ایک جلوہ ہے پنہاں ہمارے سینے میں
مدینہ دل میں ہے سرکارؐ ہیں مدینے میں

ہیں اس سفینے سے خائف بھنور بھی طوفاں بھی
تمہیں پکارنے والے ہیں جس سفینے میں

یہ دل ہے عرش الٰہی ہے انکی منزل ہے
ہے کائنات کا حاصل اسی نگینے میں

نثار عشق محمدؐ جراحتوں کے چمن
کھلا ہے گلشن جنت ہمارے سینے میں

ترے فقیر کی جھولی رہے گی کیوں خالی
ہے دو جہاں کا خزانہ ترے خزینے میں

کمال حسن تصور بھی ہے کرم ان کا
کہ دور رہ کے بھی رہتے ہیں ہم مدینے میں

مری حیات کے بکھرے ہوئے ہیں سب اجزا
حضورؐ آئیں تو آجائیں گے قرینے میں

بہار ساز ہیں خوشبو نواز گل پرور
وہ نکہتیں جو ہیں سرکارؐ کے پسینے میں

کرم ہو ان کا تو جائیں مدینے ہم خالدؔ
بہار لوٹیں کرم کی سدا مدینے میں

Marfat.com

اب میری نگاہوں میں نہ جچتا نہیں کوئی
جیسے مرے سرکارؐ ہیں ایسا نہیں کوئی

تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شانِ لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی

اے طرفِ نظر دیکھ مگر دیکھ ادب سے
سرکارؐ کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی

یہ تجربہ ایمان ہے اے رحمتِ عالم
فریاد تمہارے سوا سُنتا نہیں کوئی

یہ طُور سے کہتی ہے ابھی تک شبِ معراج
دیدار کی طاقت ہو تو پردا نہیں کوئی

وہ آنکھ جو روتی ہے غمِ عشقِ نبی میں
اس آنکھ سے روپوش تو جلوہ نہیں کوئی

سوچو تو کبھی نسبتِ رحمت کے نتائج
تسلیم کہ ہم لوگوں میں اچھا نہیں کوئی

شمشیر وسیلہ ہے سپر رحمتِ حق ہے
سرکارؐ کی امت میں نہتا نہیں کوئی

بیکار ہے ہر وار ترا گردشِ دوراں
وہ ہمدم و غمخوار ہیں تنہا نہیں کوئی

Marfat.com

اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
افلاک پہ تو گنبدِ خضریٰ نہیں کوئی
ہوتا ہے جہاں ذکرِ محمدؐ کے کرم کا
اس بزم میں محرومِ تمنا نہیں کوئی
درمانِ غم و دردِ شفائے دلِ بیمار
جز آپ کے اے جانِ مسیحا نہیں کوئی
سرکارؐ کی رحمت نے مگر خوب نوازا
یہ سچ ہے کہ خالدؔ سا نکما نہیں کوئی

قطعہ

وہ ہیں ممدوحِ خدا نام ہے جن کا محمود
جن پہ اللہ تعالیٰ کا مسلسل درود
دل کی آنکھوں سے حجابات اُٹھاؤ تو سہی
پھر جہاں دیکھو گے پاؤ گے تم انکو موجود

Marfat.com

ترا جلوہ پیشِ نظر رہے تجھے دیکھ کر میں جیا کروں
جہاں کوئی تیرے سوا نہ ہو میں اسی فضا میں رہا کروں
رُخِ مصطفٰےؐ وہ کتاب ہے جو محبتوں کا نصاب ہے
وہی میرے پیشِ نظر رہے یہی رات دن میں پڑھا کروں
مری جس قدر ہیں ضرورتیں کہیں اس سے بڑھ کے نوازشیں
مجھے دے رہے ہیں وہ بے طلب میں دعا کروں بھی تو کیا کروں
تری یاد میری بہار ہے تیری یاد غم کا حصار ہے
ترا شکر رحمتِ دو جہاں میں کروں تو کیسے ادا کروں
جو کبھی نصیب ہو حاضری تو ملے نصیب کو یاوری
ترے سنگِ در پہ جھکا کے سر میں نمازِ عشق ادا کروں
مجھے اپنا جلوہ دکھائے جا میرے دل میں آ کے سمائے جا
میں شرابِ معرفتِ خدا ترا نام لے کے پیا کروں.
مجھے اپنی راہ چلائے جا میرے حوصلوں کو بڑھائے جا
تری جستجو مری عید ہو تری جستجو میں رہا کروں
تری یاد ہی مرا تاج ہے تیری یاد غم کا علاج ہے
میرے دل میں تیرا ہی راج ہے تجھے یاد صبح و مسا کروں
مری خُلد خالدؔ بیٹوا یہی مدعا یہی التجا
میں نبیؐ کی نعت لکھا کروں میں نبیؐ کی نعت پڑھا کروں

Marfat.com

خاک سورج سے اندھیروں کا ازالہ ہوگا
آپؐ آئیں تو مرے گھر میں اجالا ہوگا
حشر میں ان کا ہر اک چاہنے والا ہوگا
میرے سرکارؐ کا عالم ہی نرالا ہوگا
حشر میں ہوگا وہ سرکارؐ کے جھنڈے کے تلے
میرے سرکارؐ کا جو چاہنے والا ہوگا
عشقِ سرکارؐ کی اک شمع جلا لو دل میں
بعد مرنے کے لحد میں بھی اجالا ہوگا
آنہیں سکتا نظر جلوۂ سرکارؐ کبھی
بے یقینی کا اگر آنکھ میں جالا ہوگا
کل وہ سرکارؐ کے دامن میں نظر آئے گا
جس کے عیبوں کو زمانے نے اُچھالا ہوگا
جب بھی مانگو تو وسیلے سے انہیں کے مانگو
اس وسیلے سے کرم اور دوبالا ہوگا
سر جھکائے گا وہ سرکارؐ کے قدموں میں ضرور
جس کا مقصود بھی اللہ تعالےٰ ہوگا
حشر میں اسکو بھی سینے سے لگائیں گے حضورؐ
جس گنہگار کو ہر ایک نے ٹالا ہوگا

Marfat.com

ہوگا سیراب سدِ کوثر و تسنیم وہی
جس کے ہاتھوں میں مدینے کا پیالا ہوگا
ہر ضرورت پہ کفالت کی نظر ہے تیری
اور تجھ سا نہ کوئی پالنے والا ہوگا
ماہِ طیبہ کی تجلی بھی نرالی ہوگی
آپ کے گرد بھی اصحاب کا ہالا ہوگا
صلۂ نعتِ نبیؐ پائے گا جس دن حالد
وہ کرم دیکھنا تم دیکھنے والا ہوگا

قطعہ

خدائے پاک بھی خود جن پہ بھیجتا ہے درود
وہ ایک ذات ہے سب کی نجات کی ضامن
گنہگار و سند ہے یہی رہائی کی۔
یقین کے ساتھ محمدؐ کا تھام لو دامن

Marfat.com

خود ہی تمہید بنے عشق کے افسانے کی
آبرو دیکھئے سرکارؐ کے دیوانے کی

اٹھ گئے اس کی نگاہوں سے حجابات سبھی
جس نے اک بوند بھی پی لی ترے پیمانے کی

آپکیؐ یاد سے روشن ہیں تمنا کے چراغ
آپؐ کے دم سے ہے رونق مرے ویرانے کی

آپکیؐ نعت سے مربوط ہے اب میرا وجود
کچھ نہ تھی ورنہ حقیقت مرے افسانے کی

ہے مرے کیف سے اب کیف کا چشمہ جاری
خیر ہو ساقیٔ کوثرؐ ترے مے خانے کی

کوئی دشمن بھی جو آجائے تو دیتے ہیں اماں
میرے سرکارؐ کو عادت نہیں ٹھکرانے کی

جب ترے نام سے آغازِ سخن کرتا ہے
ہر ادا دل میں اتر جاتی ہے مستانے کی

ہم تو بس نسبتِ سرکارؐ پہ اتراتے ہیں
بات ورنہ تو نہ تھی کوئی بھی اترانے کی

عشقِ صدیقؓ سے یہ درس ملا ہے خالدؔ
زیست ہے، شمع کی آغوش میں پروانے کی

Marfat.com

جو غمگسارِ غریباں وہ چشمِ ناز نہ ہو
ہمارے عجز کی تلخی بہار ساز نہ ہو
ہر ایک اوج عبارت ہے تیری نسبت سے
وہ کچھ نہیں تری نسبت پہ جس کو ناز نہ ہو
یہ فیصلہ ہے کرم کا ہر اک کرم کی اساس
تری نگاہ سے پوشیدہ کوئی راز نہ ہو
نوازشیں تو مرے حال پر بہت ہیں مگر
مزا تو جب ہے کہ دستِ طلب دراز نہ ہو
تمہاری یاد بھی محرومِ کیف رہتی ہے
جو آنکھ تر نہ ہو دل میں اگر گداز نہ ہو
رہے نہ میرے تصور میں گنبدِ خضریٰ
خدا کرے مری ایسی کوئی نماز نہ ہو
اگر دعا میں نہ ہو واسطہ محمدؐ کا
قبولیت کیلئے کوئی بھی جواز نہ ہو
مرا شعور مرے حق میں زہر بن جائے
مری طرف جو اگر چشمِ نیم باز نہ ہو
اگر وضو نہ میسر ہو مجھ کو اشکوں سے
خدا گواہ کہ خالدؔ مری نماز نہ ہو

Marfat.com

قافلہ جب کوئی طیبہ کو رواں ہوتا ہے
عشقِ نادار مرا محوِ فغاں ہوتا ہے
نورِ سرکارؐ کا مخدود کہاں ہوتا ہے
سارے عالم پہ مدینے کا گماں ہوتا ہے
نامِ سرکارؐ کا جب وردِ زباں ہوتا ہے
جہاں سرکارؐ ہیں یہ دل بھی وہاں ہوتا ہے
آپ کا درد بھی کیا درد ہے اللہ غنی
حد سے بڑھ جائے اگر راحتِ جاں ہوتا ہے
یہ کریمی ہے کہ سرکار سمجھ لیتے ہیں
اپنا احوال بھلا کس سے بیاں ہوتا ہے
رحمتیں ہوتی ہیں لاریب اسی محفل پر
ذکرِ سرکارِ دو عالمؐ کا جہاں ہوتا ہے
انکی دہلیز پہ سجدے جو گزارے جائیں
کعبۂ شوق انہیں سجدوں کا نشاں ہوتا ہے
سامنے ہوتا ہے قرآنِ مجسم کا جمال
جب بھی سرکارؐ کی سیرت کا بیاں ہوتا ہے
ایسے اندازِ تکلم تصدق دل و جاں
جس کا ہر لفظ محبت کی اذاں ہوتا ہے

Marfat.com

ہو کے رہتی ہے وہی بات جو کہہ دیتا ہے
ہر غلامِ شہِ دیںؐ سیف زباں ہوتا ہے
آپ کا نامؐ بھی کیا نام ہے اے صلِّ علیٰ
بے امانوں کے لئے وجہِ اماں ہوتا ہے
بند آنکھیں ہیں تصور ہے انہیں کا لیکن
دیکھنے والوں کو کچھ اور گماں ہوتا ہے
ہے کرم جس پہ غمِ عشقِ نبیؐ کا خالدؔ
اس پہ ہستی کا ہر اک راز عیاں ہوتا ہے

قطعہ

کسی طرح سے جو ہوتی نہیں ہے نامقبول
ہر اعتبار سے بخشش کی اک ضمانت ہے
پڑھو درود یہ ایمان کا تقاضا ہے
پسند ہے جو خدا کو یہ وہ عبادت ہے

Marfat.com

بنیؐ کی نسبت سے ہو رہی ہے ہر ایک شانِ خدا نمایاں
سبھی نے مجھکو گلے لگایا کرم جب ان کا ہوا نمایاں
انہیں سے ہر ابتدا ہوئی ہے انہیں پہ ہر انتہا بھی ہو گی
وہی ہیں وجہِ وجودِ ہستی ازل سے ہیں مصطفٰے نمایاں
وَمَا رَمَیتَ بھی اک کنایہ ہے وَحیٌ یُوحٰی بھی اک اشارا
قسم خدا کی کلامِ حق سے ہے آپ کی ہر ادا نمایاں
جہاں میں جتنے رسول آئے تمہارے جلوے ہی ساتھ لائے
تمام تر واسطوں میں آقا ہے آپؐ کا واسطہ نمایاں
تمھی سے ہے رنگِ کیف و مستی تمہیں سے ہستی ہے میری ہستی
نہیں مرا کوئی وصف ذاتی کرم ہے سب آپؐ کا نمایاں
جو ان کے در پہ میں آگیا ہے وہ ساری دنیا پہ چھا گیا ہے
ہمیں ہر اک منزلِ شرف میں وہی ملا بر ملا نمایاں
انہیں کو چاہو انہیں سے مانگو انہیں سے دن رات لو لگاؤ
درود ان پر سلام ان پر وہی تو ہیں جا بجا نمایاں
فضائے عرشِ بریں سے پوچھو جلالِ حشر آفریں سے پوچھو
ہیں جیسے میرے نبیؐ نمایاں نہیں کوئی دوسرا نمایاں
وجود جن کا وجودِ ہستی نمود جن کی نمودِ ہستی
انہی کی مدحت نے مجھکو خالدؔ بزمِ مدحت کیا نمایاں

Marfat.com

میرے ہر کیف کا سامان رسولِ عربیؐ
میرے ہر درد کا درمان رسولِ عربیؐ

بے نیاز دو جہاں بحرِ سخا دل کے غنی
ہیں گدا آپؐ کے سلطان رسولِ عربیؐ

آنکھ بخشی ہے تو جلووں سے سرافراز کرو
اور ہو جائے یہ احسان رسولِ عربیؐ

تم کو ہی دیکھ کے اَن دیکھے خدا کو مانا
تم ہو اللہ کی پہچان رسولِ عربیؐ

بندگی آپؐ کے عشاق کی ہے آپکی یاد
آپؐ کا عشق ہے ایمان رسولِ عربیؐ

زندگی آپؐ کے جلووں نے عطا کی ورنہ
حُسن کونین تھا بے جان رسولِ عربیؐ

آپؐ کے ذکر سے بہتر کوئی شے اور نہیں
آپؐ ہی ہیں مرا ارمان رسولِ عربیؐ

تا ابد یورشِ طوفاں سے رہے گا محفوظ
آپؐ ہیں جس کے نگہبان رسولِ عربیؐ

زمزمہ نعت کا گونجا جو لبِ خالد پر
سرخرو ہو گیا ایمان رسولِ عربیؐ

Marfat.com

ملا جس کی نسبتوں سے یہ عروجِ آگہی کو
اُسی در کی اُرزو ہے مرے ذوقِ بندگی کو

مرا دین اور دنیا نو الگ الگ نہیں ہیں
میں سمجھ رہا ہوں سب کچھ ترے در کی حاضری کو

مرے آنسوؤں کی قیمت نہ سمجھ سکے گی دنیا
مجھے کیا دیا ہے تو نے یہ بتاؤں کیوں کسی کو

وہ کریم جس کا دامن ہے عدو پہ بھی کشادہ
میں خراب ہوں تو کیا ہے مری لاج ہے اُسی کو

ترا غم مسرتوں کا ہے ابد قرار ضامن
شب و روز مل رہا ہے نیا حسن زندگی کو

کوئی نامراد ہو کر ترے آستاں سے جائے
نہ ہوا کبھی گوارا تری بندہ پروری کو

اے ازل ابد کے ساقی ابھی کچھ کمی ہے باقی
وہ نظر اٹھا جو بھر دے مرے زخمِ تشنگی کو

وہ شعور چاہتا ہوں وہ نگاہ چاہتا ہوں
تری روشنی سمجھ لے جو ہر ایک روشنی کو

وہ خدا جو نعتِ سرورؐ سے بہت ہی خوش ہے خالد
وہ نکھار تار ہے گا مرے حسنِ شاعری کو

Marfat.com

ہے زیست کی بہار دیارِ رسولؐ میں
ملتا ہے ہر قرار دیارِ رسولؐ میں

خلدِ بریں ہے عرشِ معلیٰ ہے طور ہے
جلوے ہیں بے شمار دیارِ رسولؐ میں

ان کے کرم نے بات بنائی تو بن گئی
پہنچے سوالِ کار دیارِ رسولؐ میں

ہوتی ہیں صاف کیسے دلوں کی کثافتیں
سب کچھ ہے آشکار دیارِ رسولؐ میں

جی بھر کے پی رہے ہیں مئے سلسبیلِ عشق
پھر بھی ہیں ہوشیار دیارِ رسولؐ میں

ان کے لئے کشادہ ہے آغوشِ ہر کرم
جتنے ہیں شرمسار دیارِ رسولؐ میں

آئے تو اشکبار تھیں آنکھیں فراق میں
پہنچے بھی اشکبار دیارِ رسولؐ میں

پڑھ کر نمازِ عشق سرِ آستانِ قدس
خالدؔ حبیبِ سنوار دیارِ رسولؐ میں

Marfat.com

باخبر سرِ حقیقت سے وہ مستانے ہیں
جن کی قسمت میں ترے عشق کے پیمانے ہیں

اب تو بے خواب نگاہوں کو دکھا دو جلوہ
کب سے محرومِ بہاروں سے یہ ویرانے ہیں

لاج رکھنا مرے سرکارؐ کریمی ہو گی،
بس مرے پاس تو نعتوں کے یہ نذرانے ہیں

لوحِ محفوظ پہ رہتی ہیں نگاہیں انکی
میرے آقا مرے مولا کے جو دیوانے ہیں

اپنی رحمت سے انہیں رنگِ حقیقت دے دو
مری ہستی کے جو بکھرے ہوئے افسانے ہیں

عشقِ سرکارِ مدینہ کی جو پیتے ہیں شراب
ان کی آنکھیں نہیں توحید کے میخانے ہیں

چشمِ عالم میں ضیا بن کے رہا کرتے ہیں
واقعی شمعِ رسالتؐ کے جو پروانے ہیں

اُن کو بس اُنکو سمجھتا ہوں میں اپنا خالدؔ
یادِ سرورؐ میں جو کونین سے بیگانے ہیں

Marfat.com

زخم بھر جائیں گے سب چاک گریبانوں کے
سوئے طیبہ تو چلیں قافلے ارمانوں کے

جن کو سرکارؐ پلاتے ہیں نظر سے اپنی
وہ تو محتاج نہیں دہر میں پیمانوں کے

روضۂ پاک کے پُرکیف نظاروں کی قسم
رنگ پھیکے ہوئے فردوس کے ایوانوں کے

دینے والے ہیں اگر آپ تو کس بات کا غم
حوصلے بڑھتے رہیں گے مرے ارمانوں کے

سوزِ الفت غمِ سرکارؐ متاعِ نسبت
سروساماں ہیں یہی بے سروسامانوں کے

اس طرح آپ کے قدموں نے ضیا بار کیا
ذرّے فردوسِ نظر بن گئے ویرانوں کے

ایک میں کیا مری جھولی میں ہے وسعت کتنی
تم نے دامن بھرے پھولوں سے بیابانوں کے

وہ تو وہ ان کے غلاموں کا ہے یہ حال کہ اب
رُخ بدل دیتے ہیں اک آن میں طوفانوں کے

آپ کی یاد کو اللہ سلامت رکھے
کام بگڑے ہوئے بن جاتے ہیں انسانوں کے

Marfat.com

ہو گئی قلب کی تطہیر ملا کیف و سرور
دور جس وقت چلے نعت کے پیمانوں کے
غیر کا در کبھی دیکھا نہ کبھی دیکھیں گے
آپ جو پالنے والے ہوئے دیوانوں کے
چل پڑے شمعِ نبوت پہ فدا ہونے کو
حوصلے دیکھنا خالدؔ ذرا پروانوں کے

○

قطعہ

ذکرِ خیر البشر کو عام کریں
روحِ غمگیں کو شاد کام کریں
نام ان کا سجا کے ہونٹوں پر
روشن اپنا جہاں میں نام کریں

Marfat.com

سیرتِ پاک تفسیرِ قرآں ہے میرے پیارے محمدؐ کی کیا شان ہے
ان کی پہچان اللہ کی پہچان ہے میرے پیارے محمدؐ کی کیا شان ہے
اولیاء اصفیا انکے پالے ہوئے چاند تارے انہیں کے اجالے ہوئے
ہر تجلی پہ ان کا ہی احسان ہے میرے پیارے محمدؐ کی کیا شان ہے
ہر کرم ہر عطا کا وہ معیار ہے ہر خزانے کا لاریب مختار ہے
بندہ پرور دو عالم کا سلطان ہے میرے پیارے محمدؐ کی کیا شان ہے
سورۂ نور اُن کا رُخِ پُر ضیا زلف واللیل ہے آنکھ بحرِ عطا
حسنِ کونین قدموں پہ قربان ہے میرے پیارے محمدؐ کی کیا شان ہے
پیار انکا ہے سرمایۂ دو جہاں انکا غم بندگی درد آرامِ جاں
میکدہ روح کا انکا ارمان ہے میرے پیارے محمدؐ کی کیا شان ہے
حرفِ آغازِ قرآں سے والناس تک منظرِ حسن سے حسنِ احساس تک
خالقِ حسن انکا ثنا خوان ہے میرے پیارے محمدؐ کی کیا شان ہے
دین ہے ان کے جینے کی پیاری ادا یاد انکی ہے معراجِ یادِ خدا
ان کی نسبت سے ایمان ایمان ہے میرے پیارے محمدؐ کی کیا شان ہے
آپکو جاننا حق کو پہچاننا آپکو اپنا حاجت روا ماننا
اور کس چیز کا نام عرفان ہے میرے پیارے محمدؐ کی کیا شان ہے
سوزِ عشقِ نبیؐ حاصلِ بندگی اور خالدؔ کا ایمان بھی ہے یہی
عظمتیں دیکھ کر عقل حیران ہے میرے پیارے محمدؐ کی کیا شان ہے

Marfat.com

جس نے نبیؐ کے عشق کو ایماں بنا لیا
ایمان کی ہر ایک حقیقت کو پا لیا

جس نے درِ حضورؐ پہ سر کو جھکا لیا
دونوں جہاں میں اس نے مقدر بنا لیا

میں تو دیارِ پاک کے قابل نہ تھا مگر
قربان جاؤں پھر بھی مدینے بلا لیا

ٹھکرا دیا گیا تھا جسے کائنات میں
سرکارؐ نے اسے بھی گلے سے لگا لیا

کیا پوچھتے ہو شانِ کریمی حضورؐ کی
منگتوں نے بڑھ کے اپنی طلب سے سوا لیا

بچ کر ہی اسکی راہ سے گزری ہیں مشکلیں
نامِ نبیؐ کو جس نے وظیفہ بنا لیا

ہر سانس حادثات کی یورش رہی مگر
بندہ نوازیوں نے تمہاری بچا لیا

اب اس نشاں سے ہوگا کوئی مہر بھی طلوع
اُس آستاں سے ہم نے جبیں کو سجا لیا

خاکدؔ اسی کی جھولی ہے معمورۂ مراد
جس بے نوا نے صدقۂ خیر الوریٰؐ لیا

Marfat.com

ذرّے ذرّے کی آغوش میں نور ہے یہ مگر آشکارا مدینے میں ہے
سارا عالم تجلی بداماں سہی لیکن اک عالم آرا مدینے میں ہے
سرخوشی چاہیئے تو مدینے چلو زندگی چاہیئے تو مدینے چلو
زندگی کی بہاریں مدینے میں ہیں کیف سارے کا سارا مدینے میں ہے
کیف و مستی میں ڈوبی ہوئی رات ہے گوشے گوشے میں رحمت کی برسات ہے
مصطفےٰؐ کے مدینے کی کیا بات ہے حاصلِ ہر نظارا مدینے میں ہے
درد جس کی توجہ کا محتاج ہے جسکی چوکھٹ پہ جھکنا تو معراج ہے
غمزدوں بیکسوں کی جسے لاج ہے ہاں وہ آقا دل آرا مدینے میں ہے
دل بھی صدقے کیا ندرکی جان بھی روح تسکین پائے تو پائے کہاں
دور رہ کر جئیں کس طرح ہم یہاں جب کہ سب کچھ ہمارا مدینے میں ہے
مرکزِ اہلِ ایماں نہ کیوں کر رہے ہر بلندی یہاں کیوں نہ سجدے کرے
کعبہ اس بات کا خود بھی ہے معترف کعبے والے کا پیارا مدینے میں ہے
نا امیدی سے تیرا نہیں واسطہ تو تو ہے قائلِ رحمتِ کبریا
خالدِ بینوا باندھ رختِ سفر بیکسوں کا سہارا مدینے میں ہے

Marfat.com

نظر میں جلوہ ہو آٹھوں پہر مدینے کا
طواف کرتا رہوں عمر بھر مدینے کا
جبیں کے ساتھ جہاں دل بھی جا کے جھکتا ہے
نصیب کاش ہو وہ سنگِ در مدینے کا
ہر اک خیال سے ہو جائے میرا دل خالی،
بس اک خیال رہے ہمسفر مدینے کا
یہ فاصلے تو نظر کا فریب ہیں ورنہ
جدھر بھی دیکھو ہے جلوہ ادھر مدینے کا
مریضِ ہجر اسی آرزو میں جیتا ہے
سنائے مژدہ کوئی آن کر مدینے کا
خدا کرے یہی جلوے مرا نصیب رہیں
ادھر ہو کعبے کا جلوہ اُدھر مدینے کا
کرم کی بھیک سے مجھکو نواز دے یارب
سمجھ کے ایک سگِ بے ہنر مدینے کا
ہر ایک رنگ جہاں کا فنا بداماں ہے
ہر ایک رنگ امر ہے مگر مدینے کا
مہ و نجوم کے چہرے کا رنگ اڑ جائے
اگر ہو مہرِ مبیں جلوہ گر مدینے کا

Marfat.com

سکونِ سایۂ دیوارِ مصطفیٰؐ کی قسم
ہے ذرہ ذرہ بہشتِ نظر مدینے کا

وہ ایک سجدہ ہے بھاری ہزار سجدوں پر
جسے قبول کرے سنگِ در مدینے کا

ہر ایک چیز کے مالک ہیں صاحبِ لولاکؐ
لکھا ہے نام ہر اک چیز پر مدینے کا

اسی ہوا سے کھلے گی ہمارے دل کی کلی
ہو جس ہوا کی نمی میں اثر مدینے کا

خدا کا کتنا بڑا مجھ پہ ہے کرم خالدؔ
لبوں پہ ذکر ہے شام و سحر مدینے کا

Marfat.com

جو نسبتِ شہِ کون و مکاںؐ پہ ہیں نازاں
وہ جانتے ہی نہیں کیا ہے گردشِ دوراں
نبیؐ کے عشق نے چھوڑا نہ بے سر و ساماں
بڑا کرم ہے کہ خالی نہیں مرا داماں
وہ آنکھ محرمِ حق ہے جو آپ کو دیکھے
وہ دل ہے عرش کہ جس دل میں آپؐ ہیں مہماں
جس آستاں سے خدا تک رسائی ہوتی ہے
اس آستانے کی نسبت کا نام ہے ایماں
شمار کر نہیں سکتے اگر شمار کریں
قدم قدم پہ ہیں اتنے حضورؐ کے احساں
کلامِ پاک ہے آئینۂ جمالِ نبیؐ
مرے حضورؐ کی سیرت ہے سر بسر قرآں
کچھ اور چاند ستاروں کو روشنی مل جائے
جو بے نقاب مدینے کا ہو مہِ تاباں
بیادِ رحمتِ کونینؐ میں سلامت ہوں
وگرنہ گھیرے ہوئے ہیں ہزار ہا طوفاں
دُرود ان پہ سلام ان پہ رات دن خالدؔ
کہ جن کے نام سے زندہ ہے عظمتِ انساں

Marfat.com

مراد مل گئی کوئی صدا لگا نہ سکے
درِ کرم سے کبھی خالی ہاتھ آ نہ سکے
وہاں بھی انکی عقیدت ہی رنگ لاتی ہے
کہ جس مقام پہ کوئی ہمیں بچا نہ سکے
نقوش چھوڑ گئے ہیں جو ان کے دیوانے
زمانے والے انہیں آج تک مٹا نہ سکے
درِ رسولؐ پہ جا کر میں یوں پلٹ جاؤں
اگر اٹھائے وہاں سے کوئی اٹھا نہ سکے
تمہاری یاد میں کھو جائیں اس طرح آقاؐ
کوئی جہاں میں ہمارا سراغ پا نہ سکے
نظر فروز ہے جن کا نقابِ رعنائی
نقاب اٹھائیں تو کوئی بھی تاب لا نہ سکے
گدا نواز گدا کو نواز دے اتنا
کسی کے سامنے دستِ طلب بڑھا نہ سکے
ہمارے دل میں سمایا ہوا ہے وہ جلوہ
جو کائنات کی وسعت میں بھی سما نہ سکے
حضورؐ آپ کے نقشِ قدم وہاں بھی ہیں
جہاں خیال و تصور کسی کا جا نہ سکے

Marfat.com

انہیں خبیر و علیم و بصیر مانتے ہیں
ہم ان کو حال بھی اپنا کبھی سنا نہ سکے
وہ شمعِ عشقِ محمدؐ جلاؤ اے خالدؔ
جسے ہوائے مخالف کبھی بجھا نہ سکے

○

قطعہ

نور افشاں ہے مرا دیدۂ تر تو دیکھو
ظلمتوں میں بھی نمایاں ہے سحر تو دیکھو
ان کی الفت ہے تو سب کچھ ہے مرے دامن میں
کتنا پیارا ہے مرا زادِ سفر تو دیکھو

Hafiz Mahshar

Marfat.com

غمِ دنیا سے فارغ زندگی محسوس ہوتی ہے
محمدؐ کی یہ بندہ پروری محسوس ہوتی ہے

مرے سرکارؐ کی نسبت کا یہ فیضان تو دیکھو
مری مستی مجھے اب سرمدی محسوس ہوتی ہے

غمِ عشقِ نبیؐ کی ان بہاروں کو خدا رکھے
مجھے جنت بداماں زندگی محسوس ہوتی ہے

جمالِ گنبدِ خضریٰ سے جب بھی لَو لگاتا ہوں
مجھے تاریکیوں میں روشنی محسوس ہوتی ہے

محبت میں اگر ہو پختگی ایمان کامل ہو
تو پھر سرکارؐ سے وابستگی محسوس ہوتی ہے

درود ان پر سلام ان پر وہ جب بھی یاد آتے ہیں
یہ ہستی کیف میں ڈوبی ہوئی محسوس ہوتی ہے

چھپا لیتے ہیں سرکارِ مدینہ اپنے دامن میں
خطاؤں پر اگر شرمندگی محسوس ہوتی ہے

جو موجِ زندگی منسوب ہے سرکارؐ کے در سے
مجھے تو بندگی ہی بندگی محسوس ہوتی ہے

بھلا کیا کم ہے یہ اکرام یادِ سرورِ دیں کا
مدینے میں مسلسل حاضری محسوس ہوتی ہے

Marfat.com

جنہیں دنیا نے ٹھکرایا وہ پلتے ہیں مدینے میں
یہ ایسی بات ہے جو واقعی محسوس ہوتی ہے
کہاں تاخیر ہوتی ہے کرم میں انکی جانب سے
مرے سوزِ محبت میں کمی محسوس ہوتی ہے
نبیؐ کا نام بھی کیا نام ہے صلِ علیٰ خالدؔ
دو عالم میں اسی کی روشنی محسوس ہوتی ہے

قطعہ

کتنی محبوب، خدا نے تجھے صورت بخشی
جو ہے قرآن ہی قرآن وہ سیرت بخشی
انبیاء حشر میں ڈھونڈیں گے سہارا تیرا
میرے آقا تجھے اللہ نے وہ عزت بخشی

Marfat.com

اگر حُبِ نبیؐ کے جام چھلکائے نہیں جاتے
تو یہ آثارِ رحمت کے کہیں پائے نہیں جاتے

کرم کے ساتھ ہی یہ شیوۂ لطف و کرم دیکھو
کرم کے بعد بھی احسان جتلائے نہیں جاتے

اندھیری قبر میں چمکیں گے داغ انکی محبت کے
کوئی عالم بھی ہو یہ چاند گہنائے نہیں جاتے

نہ ہو عشقِ نبیؐ تو کیف سے خالی ہیں سب سجدے
یہ کچھ ایسے حقائق ہیں کہ جھٹلائے نہیں جاتے

خوشا قسمت مجھے دیوانگی اس در پہ لے آئی
جہاں سے بےنوا محروم لوٹائے نہیں جاتے

انہیں کا خیر مقدم میکدے کرتے ہیں خود آ کر
محمدؐ کے جو مستانے ہیں ترسائے نہیں جاتے

تمہارا ہوں تمہیں سے بھیک مانگوں گا تمہیں دو گے
کسی کے سامنے بھی ہاتھ پھیلائے نہیں جاتے

یہ در اللہ اکبر در ہے سلطانِ مدینہ کا
نہیں کے تو یہاں امکان ہی پائے نہیں جاتے

وہ دل جس میں نبیؐ کی یاد سے خالدؔ چراغاں ہے
شبِ دیجور کے اس تک کبھی سائے نہیں جاتے

Marfat.com

عشقِ نبیؐ میں آہ یہ مجبور ہو گیا
تیرا علاج اے دلِ رنجور ہو گیا

ظاہر کچھ اس ادا سے ترا نور ہو گیا
دیدار جس نے کر لیا منصور ہو گیا

پایا جو ملتفت کرمِ بے پناہ کو
مجھ سا گناہ گار بھی مسرور ہو گیا

اخلاص بندگی کا شعور آشنا ہوا
عشقِ رسولؐ دین کا دستور ہو گیا

مر کر نہ مر سکا جسے قربت ہوئی نصیب
وہ زندہ مردہ آپؐ سے جو دور ہو گیا

صلِّ علیٰ یہ فیض انہیں کا تو فیض ہے
ہر گوشۂ دل کا نور سے معمور ہو گیا

اُس سجدۂ نیاز سے قسمت چمک اٹھی
جو ان کی بارگاہ میں منظور ہو گیا

میخانۂ رسولؐ سے پیتے ہی ایک جام
سرمدؒ کوئی ہوا کوئی منصورؒ ہو گیا

خالدؔ ترے خلوص نے پائی ہے خوب داد
ہر شعر تیری نعت کا مشہور ہو گیا

Marfat.com

کوئی مقام نہیں ہے درِ نبیؐ کی طرح
جو حاضری کی سعادت ہو حاضری کی طرح

یہ اور بات کہ ہم ان کو دیکھ ہی نہ سکیں
وہ ساتھ ساتھ ہیں آنکھوں کے نور ہی کی طرح

مسیح بن کے ہر اک غم شبِ فراق آیا
تمہاری یاد بھی آئی تو زندگی کی طرح

جو ان کے ہیں انہیں منزل تلاش کرتی ہے
نہیں جو ان کے ہیں آوارہ اجنبی کی طرح

نہ دیکھا چشمِ فلک نے کوئی کریم ایسا
جو مہرباں ہو عدو پر مرے نبیؐ کی طرح

کسی مقام سے دیکھو کسی طرح دیکھو
وہ ہر جگہ سے ہیں نزدیک روشنی کی طرح

انہیں کے لطف و کرم نے ہمیں سنبھال لیا
اگر گرے بھی سرِ راہ بے بسی کی طرح

غرورِ زہد و عبادت کو یہ نہیں معلوم
کوئی عمل نہیں مقبول عاجزی کی طرح

نقاب اٹھاؤ دکھا دو تجلیاں اپنی
یہ رات ہجر کی چھٹ جائے تیرگی کی طرح

Marfat.com

شرابِ عشق سے بڑھتی ہے تشنگی میری
نہیں ہے سیر کوئی میری تشنگی کی طرح
مقامِ سدرۂ عالمؐ خدا کو ہے معلوم
کھڑے ہیں سدرہ پہ جبریل حیرتی کی طرح
نہ تھا نہ ہے نہ کبھی ہوگا کوئی ایسا کریم
سنبھال لے جو تری بندہ پروری کی طرح
وہ نام ہی تو بہارِ جہاں کا ضامن ہے
جو نام ہوتا ہے محسوس تازگی کی طرح
خدا کا ذکر بھی ذکرِ رسولؐ ہے خالدؔ
شعارِ نعت ہمارا ہے بندگی کی طرح

قطعہ

تیرے کرم کے احاطے میں دونوں عالم ہیں
کوئی کہیں بھی ہو بیشک تری نگاہ میں ہے
تیری پناہ کا جس بے نوا پہ ہے سایہ
وہ دو جہان میں سب سے بڑی پناہ میں ہے

Marfat.com

عشقِ رسولؐ پاک میں آنکھ جو اشکبار ہے
وجہِ سکوں ہیں دھڑکنیں دل کو بڑا قرار ہے

شکرِ خدا کہ ہم نہیں دورِ خزاں سے آشنا
داغ نبیؐ کے عشق کا کتنا سدا بہار ہے

دل ہے وہ دل جسے ملے دولتِ عشقِ مصطفےٰؐ
ورنہ یہ دل تو دل نہیں اجڑا ہوا دیار ہے

جتنا جسے عطا کریں جیسے جسے نواز دیں
ان کی خوشی کی بات ہے انکو سب اختیار ہے

وجہِ قرار بن گیا یادِ حبیبؐ کا سرور
دل کے نصیب جاگ اٹھے کیف سے ہمکنار ہے

انکے درِ سخا سے ہے ربط مرا ہے نصیب
شیوہ ہے جنکا درگزر جنکا کرم شعار ہے

غیب سے آشنا ہو تم غیب کے رازداں ہو تم
تم سے تو کچھ نہاں نہیں تم پہ سب آشکار ہے

سنگِ درِ رسولؐ سے جس کو ملیں بصیرتیں
اسکے تصرفات میں دہر کا کاروبار ہے

اپنے نصیب پر مجھے ناز ہے خالدِ حزیں
جو ہے حبیبِ کبریا میرا وہ غمگسار ہے

Marfat.com

غمگین کبھی ہو گا نہ رنجور ملے گا
جو ان کا بھکاری ہے وہ مسرور ملے گا

میخانۂ سرکارؐ کے میخواروں میں اب بھی
سرمد کوئی شبلیؒ کوئی منصورؒ ملے گا

جس دل میں محمدؐ کی محبت کا کرم ہے
توحید کی مستی سے وہ مخمور ملے گا

پلتا ہے جو سرکارؐ کی آغوشِ کرم میں
حالات سے کس طرح وہ رنجور ملے گا

جس وقت پکارو گے کہیں انکے کرم کو
سرکار کا فیضان بدستور ملے گا

ذکرِ شہِ ابرارؐ کو ایمان بنا لو
دامانِ طلب فیض سے معمور ملے گا

پلکوں پہ سجاؤ تو سہی اشکِ ندامت
دل بھی تمہیں انوار سے معمور ملے گا

ہو سکتا ہے مشکل میں کوئی کام نہ آئے
فیضِ سخی سرکار بدستور ملے گا

پڑھتا ہے درود آج جو سرکار پہ خالدؔ
کل دامنِ سرکارؐ میں مسرور ملے گا

Marfat.com

دل تڑپنے لگا اشک بہنے لگے لب پہ نام ان کا بے اختیار آگیا
ہجر کی ظلمتیں جگمگانے لگیں سامنے مصطفےٰ کا دیار آگیا

ان کے در سے جبیں آشنا ہوگئی عمر بھر کی قضا سب ادا ہوگئی
وہ قرارِ دل و جاں مہرِ حال ہیں بیقراری کو بھی اعتبار آگیا

جس پہ انکا کرم ان کا احسان ہے وہ گدا دین و دنیا کا سلطان ہے
اس کے قدموں پہ کونین قربان ہے انکے منگتوں میں جسکا شمار آگیا

کیف ساماں ہوئیں دل کی بیتابیاں ہر تڑپ بن گئی دل کی آرام جاں
پڑ گئی جس پریشاں پہ ان کی نظر اس کے اجڑے چمن میں نکھار آگیا

جتنے طوفاں اٹھے سب کنارا بنے اشک پلکوں پہ آکر ستارا بنے
بے سہاروں نے جب بھی پکارا انہیں رحمتِ ربِّ اکبر کو پیارا آگیا

اشک دامن میں اپنے چھپائے ہوئے سر جھکائے ہوئے اور لجائے ہوئے
لاج رکھ لیجئے شافعِ عاصیاں بارِ عصیاں لئے شرمسار آگیا

سربلندی ملی سرفرازی ملی فکرِ عقبیٰ سے بھی بے نیازی ملی
آپؐ کے در پہ آئے تو شاہِ اممؐ ہاتھ کونین کا ہر وقار آگیا

وہ تصور میں آکر سمانے لگے میرا سویا مقدر جگانے لگے
عشق ہی عشق کا خود صلہ بن گیا بیقراری بڑھی تو قرار آگیا

سر پہ دامانِ لطف و کرم تن گیا کام خالدؔ کا بگڑا ہوا بن گیا
اک توجہ بھی جس کی ہے مشکل کشا وہ مدد کو مری بار بار آگیا

Marfat.com

جس بھکاری کو کیا آپؐ کی رحمت نے نہال
بخدا اس کے قدم چومتا ہے اوجِ کمال
اس توجّہ کے تصدّق ہے اُنہیں کتنا خیال
سینکڑوں غم ہیں مگر پھر بھی نہیں کوئی ملال
سوچتا رہتا ہوں ہر وقت وہ کیسے ہوں گے
ڈوبنے دیتا نہیں جن کا مصیبت میں خیال
ایسا آئینہ ہے حُسنِ رُخِ محبوبِ خدا
جس کے جوہر میں ہے موجود مصوّر کا جمال
حوصلے اُن کے کرم نے ہی دیئے ہیں ورنہ
ان کی تعریف کروں یہ تو نہیں میری مجال
وہ تو مائل بہ کرم ہیں یہ گوارا ہی نہیں
اُن کے دربار میں پھیلائے کوئی دستِ سوال
اے خدا تجھ کو تری بندہ نوازی کی قسم
دلِ بے تاب کو دے عشقِ عمرؓ سوزِ بلالؓ
حسن و خوبی میں وہ یکتا ہیں کرم میں یکتا
اُن سا بے مثل ہے کوئی نہ کوئی اُن کی مثال
عشقِ سرکارِ مدینہ کے تصدّق دل و جاں
یہ عروج ایسا ہے ممکن نہیں جس کو زوال

Marfat.com

جب کبھی زینتِ لب نعت کے اشعار بنے
اُن کے جلوے نظر آئے سرِ محرابِ خیال
ان کے دیدار سے محروم نہیں رہ سکتا
آنکھیں اشکوں سے کرے پاک جو مشتاقِ جمال
دیکھ سرکارؐ نے کیا کیا نہیں بخشا خالدؔ
ایک ہی بار تو پھیلا تھا ترا دستِ سوال

وطعہ

کچھ اور میری تمنّا نہیں سوائے کرم
کرم کی بھیک دو مجھکو میں ہوں گدائے کرم
تمہاری ذات ہے سرچشمۂ کرم آقا
خدا نے خلق کیا ہے تمہیں برائے کرم

Marfat.com

جن کا شیوہ ہے بندہ نوازی ہے سخی جن کا سارا گھرانہ
آ رہے ہیں وہ دیکھو محمدؐ بانٹنے رحمتوں کا خزانہ

ربط ہے جس کو عشقِ نبیؐ سے رشکِ جنّت ہے وہ بیقراری
ہر تڑپ اک پیامِ سکوں ہے زندگی بن گئی ہے ترانہ

اشک بہتے ہیں ہجرِ نبیؐ میں لطف کچھ بھی نہیں زندگی میں
مسکرائیں گے جس روز ہوگا قافلہ سوئے طیبہ روانہ

اک نگاہِ کرم یا محمدؐ بے سہارا ہیں ہم یا محمدؐ
آپؐ ہی سب کے فریادرس ہیں آپؐ سنتے ہیں غم کا فسانہ

بے بسی نے جہاں بھی گرایا آپؐ کے سرکارؐ نے خود اٹھایا
ان کو جلوہ دکھانا تھا اپنا بے بسی بن گئی اک بہانہ

اتنا کامل ہو ذوقِ محبت اتنا پختہ ہو رنگِ عقیدت
سر جھکائیں جہاں بھی ادب سے رو برو ہو وہی آستانہ

وہ عطا پر عطا کر رہے ہیں رات دن جھولیاں بھر رہے ہیں
ان کے ٹکڑوں پہ سب پل رہے ہیں انکا محتاج ہے سب زمانہ

آفتابِ قیامت کی گرمی ہم پہ خالدؔ اثر کیا کرے گی
ہم ہیں انکے سہارے سروں پہ ان کی رحمت کا ہے شامیانہ

Marfat.com

ہُوک اٹھتی ہے جب بھی سینے سے
ربط بڑھتا ہے کچھ مدینے سے
صرف عشقِ نبیؐ ہے ایسی شراب
ہوش بڑھتا ہے جس کے پینے سے
بے نیازی اسی کا حصّہ ہے
بھیک جس کو ملے مدینے سے
عرش پر ہے دماغ پھولوں کا
پا کے خوشبو ترے پسینے سے
ان کی رحمت ہے پاسباں جس کی
کون ٹکرائے اس سفینے سے
ردِ عائیں نہیں ہوا کرتیں،
ہاں مگر مانگیے قرینے سے
میں خدائے کریم تک پہنچا
نسبتِ مصطفیٰؐ کے زینے سے
دل غنی ہے تمہاری الفت سے
مطمئن ہوں میں اس خزینے سے
ہو نہ عشقِ نبیؐ اگر خالدؔ،
آب چھن جائے آبگینے سے

Marfat.com

یہ کرم یہ بندہ نوازیاں کہ سدا عطا پہ عطا ہوئی
جو ملا طلب سے سوا ملا کبھی رد نہ عرضِ گدا ہوئی

جو گدازِ عشقِ رسولؐ ہے مرے باغِ جاں کا وہ پھول ہے
وہ نماز جس میں مہک نہیں وہ ادا ہوئی بھی تو کیا ہوئی

وہ جہاں کہیں بھی ٹھہر گئے وہ جہاں جہاں سے گزر گئے
وہیں سج گئی کوئی انجمن انہیں راستوں میں ضیا ہوئی

مرے حال میں مرے قال میں مرے دل میں بزمِ خیال میں
ہیں انہیں کی ساری تجلیاں یہ وہی ہیں جن سے ضیا ہوئی

مری دھڑکنوں میں سما گئے جو لگی تھی آگ بجھا گئے
مری روح ان پہ فدا ہوئی تو ہر ایک غم سے رہا ہوئی

مری دستگیر ہے ہر قدم مری زندگانی کا ہے بھرم
تری یاد ایسی رفیق ہے جو کبھی نہ مجھ سے جدا ہوئی

وہ ضیائے نورِ قدیم ہیں وہ دلیلِ ربِ کریم ہیں
وہ جہاں بھی جلوہ نما ہوئے تو نمایاں شانِ خدا ہوئی

اسے ابتدائے کرم کہوں کہ میں فیضِ لطفِ اتم کہوں
وہاں تم نے آ کے بچا لیا جہاں مجرموں کو سزا ہوئی

کہوں کیا میں خالدِ بینوا کہ درِ حضورؐ سے کیا ملا
جو بیاں کروں تو نہ کر سکوں مرے حال پر وہ عطا ہوئی

کرم کی نظر تا جدارِ مدینہؐ کرم چاہتے ہیں کرم کے بھکاری
سلامت رہے آپکا آستانہ رہے آپکا فیض جاری و ساری
ہے ربطِ دوامی جسے تیرے غم سے ہے وہ آشنا منتہائے کرم سے
وہ سینے میں رکھتا ہے جلوے حرم کے ترے عشق نے جسکی حالت سنواری
نظر مجھکو بخشی تو ذوقِ نظر دو زیارت سے اپنی سرافراز کر دو
مرے دل کی جھولی کو جلووں سے بھر دو کبھی تو ادھر سے بھی گزرے سواری
جہاں ساتھ دیتا نہیں اپنا سایہ وہاں بیقرارِ کرم ان کو پایا،
لیا بڑھکے آغوش میں رحمتوں نے بڑے ننگ پر ہے مری شرمساری
یہ طوفان ہم کو ڈرائیں گے کیسے بھنور جال اپنا بچھائیں گے کیسے
چلے ہیں ہم ان کے کرم کے سہارے نہیں ڈوب سکتی یہ کشتی ہماری
وہ سجدے اساسِ عمل مانتا ہوں وہ ساعت متاعِ عمل جانتا ہوں
مرے واسطے حاصلِ زندگی ہے درِ مصطفےٰؐ پر جو ساعت گزاری
کسی نے بھی سمجھا نہیں غیر ہم کو جہاں بھی گئے سب نے آنکھیں بچھائیں
محبت کا سرچشمہ جاوداں ہے خدا کی قسم صرف نسبت تمہاری
عجب پیاس بخشی ہے سیراب کر کے سکوں دے دیا مجھکو بے خواب کر کے
تمہاری محبت میں جب آنکھ برسی دلوں کی ہوئی خوب ہی آبیاری
تمہیں ہو تمہیں تاجدارِ دو عالم ہو تم صاحبِ اقتدارِ دو عالم
دو عالم میں ہم سرخرو ہی رہیں گے بجے گی دو عالم میں نوبت تمہاری

Marfat.com

مرے تجربے کا ہے ایمان اس پر حقیقت میں شاہد ہے قرآن اس پہ
تمہیں جب کبھی میں نے دل سے پکارا قریب آ گیا اور بھی فضلِ باری
خبر لے کبھی رہبرِ راہ ہستی ہے وجہِ کشش آج پستی ہی پستی،
تضادات نے مار رکھا ہے ہم کو محبت کے دعوے عمل سے ہیں عاری
تمہارا سہارا ملا مشکلوں میں تمہارا ہی دامن ملا عاصیوں کو،
خطا کر رہے ہیں عطا ہو رہی ہے نمایاں ہے شانِ کریمی تمہاری
ہیں خالد کی جھولی میں صدقے تمہارے بڑے ٹھاٹھ سے ہو رہے ہیں گزارے
دو عالم میں بس اسکے ہیں وارے نیارے جو ہے آپکے آستاں کا بھکاری

قطعہ

تمہارا نام لبوں پر ہے دل کو راحت ہے
اسی کے صدقے مری زندگی سلامت ہے
اگر یہ نام ضمانت بنے نہ رحمت کی
تو سانس لینا بھی میرے لیے قیامت ہے

Marfat.com

شوقِ طیبہ ہے تو پھر گھر سے نکل کر دیکھو
کام بگڑے ہوئے بن جائیں گے چل کر دیکھو
ہفت کشور کے سلاطین سلامی دیں گے
سایۂ دامنِ سرکارؐ میں پل کر دیکھو
تم سے بھی پیار کرے گا یہ زمانہ سارا
ان کے پیمانۂ اخلاص میں ڈھل کر دیکھو
ابھی اچھا ہو وہ آزار نہ ہو جس کا علاج
خاکِ طیبہ تنِ بیمار پہ مل کر دیکھو
ہو نہ جائے کہیں برباد کمائی ساری
راہِ طیبہ میں قدم رکھنا سنبھل کر دیکھو
اب کے بھی طیبہ میں حالات نے جانے نہ دیا
رہ گئے دل میں ہی ارمان مچل کر دیکھو
خلد کیا ہے یہ سمجھ جاؤ گے تم بھی خالدؔ
آتشِ الفتِ سرکارؐ میں جل کر دیکھو

Marfat.com

غمِ عشقِ نبیؐ میں کیف افزا چشمِ پُرنم ہے
نمایاں آنسوؤں سے ہے خوشی کتنا حسین غم ہے

یہی عرفان ہے اپنا یہی ایمان رکھتے ہیں
کہ جس کا خُلق ہے قرآں وہ قرآنِ مجسّم ہے

ہزار آلودۂ عصیاں سہی دامن مرا لیکن
شفیع المذنبیں ہیں رحمتِ عالمؐ تو کیا غم ہے

خدا کو دیکھتے ہیں ان کا چہرہ دیکھنے والے
جمالِ مصطفےٰؐ تنویرِ خلّاقِ دو عالم ہے

عروج انکا علو ان کا خدا جانے کہاں تک ہے
کہ جن کے آستانے پر جبینِ ہر شرف خم ہے

نہیں دیکھیں گے مُنہ ہم نامرادی کا ہم اُنکے ہیں
انہیں پر ناز کرتے ہیں یہی نسبت مکرم ہے

بقدرِ ظرف بھر دیتے ہیں جھولی ہر بھکاری کی،
نگاہِ رحمۃٌ للعالمیں بخشش کی محرم ہے

یہ اندازِ مسیحائی یہ فیضانِ نظر دیکھو
مرے آقا کے بیماروں میں شامل ابنِ مریمؑ ہے

ہیں جتنے انبیاءؑ خالدؔ سبھی ارفع ہیں اعلیٰ ہیں
مرا آقاؐ مرا مولا مگر سب سے مکرم ہے

Marfat.com

وہ دن قریب ہے کہ مدینے کو جاؤں گا،
آنکھوں کو اپنی طورِ تجلّی بناؤں گا
جب ان کے آستانۂ اقدس پہ جاؤں گا
سیمائے سجدہ سے میں جبیں کو سجاؤں گا
فریادرس وہی ہیں وہی دستگیر ہیں
میں داستانِ درد انہیں کو سناؤں گا
پاسِ ادب سے لب نہ اگر کھل سکے مرے
احوال آنسوؤں کی زبانی سناؤں گا
مجرم ہوں روسیاہ و خطاکار ہوں مگر
سرکارؐ بخشوائیں تو بخشا ہی جاؤں گا
جتنے بگاڑ ہیں وہ یہیں تک ہیں اور بس
آقاؐ سنوار دیں گے سنور کر ہی آؤں گا
سرکارؐ باخبر ہیں یہ ایمان ہے مگر
کہتا ہے اضطراب غمِ دل سناؤں گا
سرکارؐ آپ کے کرمِ بے سبب کی خیر
میں بھی سند حضورؐ سے بخشش کی پاؤں گا
سرکارؐ جب مدینے میں خالدؔ بلائیں گے
میں دل کے سارے داغ انہیں کو دکھاؤں گا

Marfat.com

رات دن اُن کے کرم کے گیت ہم گاتے رہے
بے طلب بخشش ہوئی ہم بے سبب پاتے رہے
اپنی بداعمالیوں پر ہم تو شرماتے رہے
اور کرم پر ہی کرم سرکارؐ فرماتے رہے
یہ کرم بھی بارہا سرکارؐ فرماتے رہے
نعت میں لکھتا رہا سرکارؐ لکھواتے رہے
صاحبِ معراجؐ کی نسبت مدینہ بن گئی،
ہم تصور میں وہاں آتے رہے جاتے رہے
جب سے آغوشِ کرم میں لے لیا سرکارؐ نے
جس قدر طوفان اُٹھے مجھکو راس آتے رہے
رات بھر جشنِ چراغاں ہی رہا اشکوں کی خیر
آپکی یادوں میں ڈھل کر نور برساتے رہے
وہ مری فریاد سے پہلے مدد کو آ گئے
اور ہونگے وہ جنہیں حالات تڑپاتے رہے
ان پہ اتراؤ کنارے سے لگائیں گے وہی
ڈوب جاؤ گے اگر غیروں پہ اتراتے رہے
کچھ نہ تھا مقصود دیدارِ محمدؐ کے سوا
ان کے دیوانے ہر اک منصب کو ٹھکراتے رہے

Marfat.com

ان کی نسبت نے سرِ ساحل مجھے پہنچا دیا
گو کئی طوفاں مری کشتی سے ٹکراتے رہے
رحمۃ للعالمیں کی شانِ رحمت کے نثار
دشمنوں پر بھی کرم سرکارؐ فرماتے رہے
ذکرِ محبوبؐ خدا کا فیض ہے خالدؔ کہ ہم
نعت سے عشاق کی محفل کو مہکاتے رہے

قطعہ

کسی طرح کبھی غمگین وہ نہیں ہوتے
سرورِ کیف کے پیہم وہ جام پیتے ہیں؛
تمہاری یاد نے بخشی ہے روشنی جنکو
وہ خوش نصیب تو بس ظلمتوں سے جیتے ہیں

Marfat.com

جز اشک نہیں کچھ بھی اب قابلِ نذرانہ
سرکارؐ بھرم رکھنا رسوا نہ ہو دیوانہ

دل سے غمِ ہستی کا ہر نقش مٹا ڈالا
آباد خدا رکھے تجھ کو غمِ جاناں نہ

جس دل میں مدینے کے ارمان مچلتے ہیں
سو بار خزاں آئے بنتا نہیں ویرانہ

چھوٹا ہوا ترکش سے ہر تیر پلٹ آئے
یہ بات اگر چاہے سرکارؐ کا مستانہ

خود جن کو پلاتے ہیں سرکارؐ توجہ سے
کرتا ہے طواف انکا خود آن کے میخانہ

جلوت میں بدل جائے میری شبِ تنہائی
تم چاہو تو بن جائے جنت مرا ویرانہ

سرکارؐ کی نسبت کا یہ خاص کرم دیکھو
کہتی ہے مجھے دنیا سرکار کا دیوانہ

آجاؤ کہ مستی کی تکمیل یہیں ہوگی
ملتا ہے مدینے میں پیمانے پہ پیمانہ

جب سر کو جھکاؤں میں طیبہ ہی مقابل ہو
بس اتنا کرم کر دے اے چشمِ کریمانہ

Marfat.com

سرکارؐ کے قدموں نے کیے کو شرف بخشا
وہ آئے نہ تھے جب تک کعبہ تھا صنم خانہ
جس شمعِ حقیقت کا اک نام محمدؐ ہے
اس شمعِ حقیقت کا خالدؔ بھی ہے پروانہ

قطعہ

نبیؐ کے نام پہ سو جاں سے جو قربان ہوتے ہیں
خدا شاہد وہی تو صاحبِ ایمان ہوتے ہیں
جو ان کے ذِکر کی محفل سجاتے ہیں محبت سے
رسولؐ اللہ ان کے گھر میں خود مہمان ہوتے ہیں

Marfat.com

جذبۂ عشقِ سرکارؐ کام آگیا ان کا احسان ہے حاضری ہوگئی
بے طلب دامنِ آرزو بھر گیا پوری ہر ایک اپنی خوشی ہوگئی
ہجر کی ظلمتوں میں سحر ہوگئی دور آفاق سے تیرگی ہوگئی
سبز گنبد پہ قرباں نظر جب ہوئی ہر حجاب اٹھ گیا روشنی ہوگئی
کیا بتاؤں میں آقاؐ کے لطف و کرم کیا بیاں ہو کرم کا خدا کی قسم
انکی رحمت نے اتنا نوازا مجھے ہر طلب سے طبیعت غنی ہوگئی
انکے در سے شفاعت کی پائی سند میری ہستی کا حاصل ہیں وہ ساعتیں
سایۂ دامنِ مصطفےٰؐ مل گیا پاک ہر عیب سے زندگی ہوگئی
بندگی آشنا بندگی سے نہ تھی نسبتِ خاص کچھ روشنی سے نہ تھی
انکے قدموں میں جب میں نے سر رکھ دیا میری ہستی کی معراج بھی ہوگئی
شرمِ عصیاں لئے انکے در پہ گئے زخم جتنے تھے دل کے وہ سب بھر گئے
جھوم کر ابرِ رحمت برسنے لگا دور سب روح کی تشنگی ہوگئی
مل گئی مل گئی دل کو تابندگی سرمدی کیف میں کھو گئی زندگی
انکے در سے نظر جب سے ہٹتی نہیں بندگی بھی مری بندگی ہوگئی
جانِ شانِ کریمی پہ قربان ہے ہم فقیروں کا خالدؔ یہ ایمان ہے
بے نیازِ دو عالم اسے کر دیا جسکی جانب نظر آپکی ہوگئی

Marfat.com

شرمِ عصیاں سے اٹھتی نہیں ہے جبیں اپنے دامن میں مجھکو چھپا لیجئے
ہنس رہا ہے زمانہ مرے حال پہ آج مجھکو گلے سے لگا لیجئے
پاشکستہ ہوں منزل مری دور ہے کیا کوئی اور بھی مجھ سا مجبور ہے
گر پڑا ہوں سرِ راہ لینا خبر آسرا دیکے مجھکو اٹھا لیجئے
ایسا حسنِ تصور مجھے بخش دو سامنے بس تمہاری ہی تصویر ہو
جو مجھے دیکھ لے وہ درود یں پڑھے مجھکو سرکارؐ ایسا بنا لیجئے
میں کہاں اور کہاں وہ دیارِ کرم بادشاہِ عجم تاجدارِ حرم
میں یہ سمجھوں گا سب کچھ مجھے مل گیا خاک ہوں میں زمیں سے اٹھا لیجئے
غمِ ہستی مجھے ڈھونڈتا ہی رہے اور میں دیکھ کر مسکراتا رہوں
تاجدارِ مدینہ کرم کیجئے مجھکو کچھ اس طرح سے چھپا لیجئے
دردِ الفت سدا رنگ لاتا رہے سوز بڑھتا رہے کیف آتا رہے
زندگانی کی معراج ہو جائے گی آستانے پہ اپنے بلا لیجئے
یہ تو مانا کہ خالدؔ برا ہے مگر آپ کا ہے خدارا کرم کی نظر
واسطہ اپنی زلفِ خطا پوش کا مجھکو رسوائیوں سے بچا لیجئے

Marfat.com

میں میلی تن میلا میرا کرپا کرو سرکار
پاپ کی گٹھڑی سر پہ اٹھائے آئی تمرے دوار

در در جانا دھر دھر رونا یہ بھی ہے اپمان
جگ داتا کی آس ہے پگلے سب کی پالنہار

میرے کھوٹ بیچ بھنور میں کشتی ڈوبی جائے
تیرا ہوں تو میری خبر لے کون لگائے پار

مجھ منگتے کی بات ہی کیا ہے وہ ہیں بڑے دیال
ان کی کرپا اور دیا سے پلتا ہے سنسار

ان کی عطا کے سب گن گاؤ انسے ہی فریاد کرو
سب سے بڑی حامی ہے ہماری سب سے بڑی سرکار

ان کی یاد ایمان بنالو خود کو ہی قرآن بنالو
انکی یاد سے مٹ جاتے ہیں سارے ہی آزار

ان کے کرم کی آس ہے مجھکو میں تو نہیں مایوس
خود ہی دوا بھی مجھکو دیں گے جن کا ہوں بیمار

کچھ تو میری آس بندھا دو تن من ہے بے چین
روتے روتے رتیاں بیتیں کب ہوگا دیدار

اس کے لئے تو سرمایہ ہے پیار مدینے والے کا
سوچیں سمجھیں کہنے والے خالد کو نادار

Marfat.com

میں ہوں ان کے در کا منگتا اُنکے کرم سے آس لگی ہے
جیسے نبا ہیں ان کی مرضی جیسے نوازیں انکی خوشی ہے
دل میں سوزِ عشقِ نبیؐ ہے آنکھ میں آنسو لب پہ ہنسی ہے
تن من واروں بل بل جاؤں کتنی حسیں سوغات ملی ہے
جگ داتا تو سب کا آقا میرا ملجا میرا ماویٰ
ہے ٹکڑوں پہ تیرے گزارا منگتے کی اوقات یہی ہے
رنگِ دُنیا دیکھ چکا ہوں انکی طرف اب میں بھی چلا ہوں
جن کے کرم کا بول ہے بالا جگ میں جن کی دھوم مچی ہے
من کی بپتا کون سنے گا جھولی میری کون بھرے گا
جاؤں کہاں اس در سے اٹھ کر آخر تم سا کون سخی ہے
مجھکو نہیں پروائے زمانہ میری قسمت جاگ اٹھی ہے
نبیوں کا جو صدر نشیں ہے میرا بھی لجپال وہی ہے
ان کی یاد میں جو بہتے ہیں وہ آنسو ہیں میری دولت
بخشش کا سرمایہ بھی ہیں ان اشکوں میں جنت بھی ہے
بحرِ الم ہے دور کنارا ناؤ شکستہ تیز ہے دھارا
خالدؔ کو سرکارؐ سنبھالو ناؤ بھنور میں آن پھنسی ہے

Marfat.com

فاصلے جتنے ہیں سرکار مٹائیں گے ضرور
ہم مدینے میں مچلتے ہوئے جائیں گے ضرور

دل دھڑکتا ہے تو محسوس یہی ہوتا ہے
میرے سرکارؐ مری بگڑی بنائیں گے ضرور

اس یقیں پر ہی مرے دل نے پکارا ہے انہیں
لاج والے ہیں وہ امداد کو آئیں گے ضرور

لاکھ بدکار و خطاکار و سزاوار سہی
دیکھنا پھر بھی وہ دامن میں چھپائیں گے ضرور

دور جو ان کو سمجھتے ہیں رہیں گے محروم
ہم تو سرکارؐ سے جو مانگیں گے پائیں گے ضرور

چھوڑ دو انکے سہارے پہ سفینہ اپنا
بڑے لجپال ہیں وہ پار لگائیں گے ضرور

رحمتیں جن کی بھرم رکھتی ہیں کمزوروں کا
ٹھوکریں کھا کے گریں گے تو اٹھائیں گے ضرور

جی رہے ہیں اسی امید کرم پہ خالد
آپ آئیں گے ہمیں جلوہ دکھائیں گے ضرور

Marfat.com

ان پہ سب کچھ نثار کرتے ہیں
ہم بڑا کاروبار کرتے ہیں

عاصیوں پر بڑے کریم ہیں وہ
رحمتیں بے شمار کرتے ہیں

سب ہیں اچھوں کے چاہنے والے
وہ تو ہم سے بھی پیار کرتے ہیں

ذکر کرتے ہیں جو محمدؐ کا
ذکر پروردگار کرتے ہیں

ایک بار ان کا نام لے کوئی
وہ کرم بار بار کرتے ہیں

صاحبِ تاجِ در کے منگتے کو
شاہِ والا تبارؐ کرتے ہیں

سب سہارے فریب ہیں خالدؔ
وہی کشتی کو پار کرتے ہیں

Marfat.com

دل و نظر میں بہار آئی سکوں میں ڈھل کر ملال آیا
پروئے تارِ نظر میں انجم جہاں تمہارا خیال آیا
نوازشِ بے سبب نے انکی طلب سے پہلے ہی جھولی بھر دی
نہ ہاتھ اٹھے دعا کی خاطر نہ لب پہ کوئی سوال آیا،
جو عقلِ انساں سے ماوریٰ تھا عیاں تھا لیکن چھپا ہوا تھا
کمالِ حسنِ محمدی میں نظر اسی کا جمال آیا
رؤف بن کر رحیم بن کر قسیم بن کر کریم بن کر
جہاں میں دُرِّ یتیم بن کر وہ رحمتِ ذوالجلال آیا
ہزاروں گلشن مہک اٹھے ہیں وہاں کے ذرے چمک اٹھے ہیں
وہ راستے سب دمک اٹھے ہیں جہاں وہ صاحب جمال آیا
ہے فخرِ شاہانِ ہفت کشور وہ بے نوا ہے بڑا تونگر
تمہارے باب کرم سے لے کر جو دولتِ لازوال آیا
نہ دیکھا ایسا کوئی سوالی کہ جس کی جھولی ملی ہو خالی
نبیِ رحمتؐ کے آستاں سے جو آیا وہ مالا مال آیا
نزولِ رحمت قدم قدم ہے تمہاری نسبت کا یہ کرم ہے
نہ اشک بہکے نہ آہ نکلی نہ دل میں کوئی ملال آیا
تڑپ فراقِ نبیؐ میں خالدؔ یہی تڑپ بندگی ہے خالدؔ
زہے مقدر کہ تیرے حصے میں رنگِ عشقِ بلالؓ آیا

Marfat.com

نبیؐ کی یاد ہے سرمایہ غم کے ماروں کا
یہی تو ایک سہارا ہے بے سہاروں کا

تمہارے غم کا سہارا نہ ہو تو مر جائیں
تمہارا درد ہی درماں ہے دل فگاروں کا

بروں کو اپنا کہا رحمتِ دو عالم نے
بڑا حسیں ہے مقدّر گناہ گاروں کا

ازل ابد کے رفیق اور لحد کے ساتھی بھی
نصیب دیکھو رسولِؐ خدا کے یاروں کا

نبیؐ کی یاد میں ہر اشک نور افشاں ہے
لٹا رہا ہوں نیا اک جہاں ستاروں کا

جسے پناہ ملی دامنِ محمدؐ میں!
قسم خدا کی سہارا ہے بے سہاروں کا

حضورؐ چشمِ عنایت! حضورؐ چشمِ کرم
یہی وظیفہ ہے دن رات بیقراروں کا

حضورؐ ہم سے بنے تو کس شمار میں ہیں
تمہارے در سے گزارا ہے تاجداروں کا

اُس آستاں سے محبت کسے نہیں خالدؔ
وہ آخری ہے ٹھکانہ گناہ گاروں کا

Marfat.com

اَب کہاں حشر میں اندیشۂ رُسوائی ہے
آنکھ اللہ کے محبُوب کی بھر آئی ہے

یا محمدؐ وہ تری شانِ دِل آرائی ہے
جس کا شَیدا ہے خدا خلق تمنّائی ہے

عِشق کی اَور کہاں ایسی پذیرائی ہے
آ اِدھر آ یہ مدینے سے صدا آئی ہے

ہر خوشی ایک ہی نقطے پہ سِمٹ آئی ہے
جب توجّہ مِرے سرکارؐ نے فرمائی ہے

معتوں کو تری رحمت نے دِیا ہے مفہوم
قربِ قوسَین ترے اَوج کی انگڑائی ہے

عرش بھی اس کے لیے فرش ہوا جاتا ہے
جس نے سرکارؐ کے قدموں میں جگہ پائی ہے

زندگی مُردہ ضمیروں کو عطا فرمادی
کتنی اعلیٰ مرے آقا کی مسیحائی ہے

سر جُھکایا تو مدینہ ہی مقابل پایا
کتنی مقبول محبت کی جبیں سائی ہے

وعدۂ بخششِ اُمّت بھی تھا کافی، لیکن
اے خدا تو نے محمدؐ کی قسم کھائی ہے

Marfat.com

اپنے دامن میں چھپا لیں گے شفیعِ محشر
کب غلاموں کی گوارا انہیں رسوائی ہے
آپ کو دیکھ کے دیکھا ہے خدا کو سب نے
آپ کی ذات ہی آئینۂ یکتائی ہے
یہ درِ رحمتِ عالم ہے یہاں پر خالدؔ
قبلِ فریاد ہی فریاد کی شنوائی ہے

قطعہ

مدینے تک نہیں محدود رحمتیں ان کی
کرم یہاں بھی ہیں ان کے کرم وہاں بھی ہیں
جہاں پہ دوسرا نقشِ قدم نہیں کوئی
میرے حضورؐ کے نقشِ قدم وہاں بھی ہیں

Marfat.com

کہاں جھکی ہے جبینِ نیاز کیا کہنا
رہا نہ کوئی بھی اب رازِ راز کیا کہنا

ہے مجھ پہ بھی نگہہ بخت ساز کیا کہنا
عطائے خواجۂ عالم نواز کیا کہنا

درِ رسول کی نسبت ہی سرفرازی ہے
نیازمند کو حاصل ہے ناز کیا کہنا

نصیب امتِ عصیاں زدہ سنوار گئی
حضور کی نگہہ نیم باز کیا کہنا

جھکے جو سرورِ عالم کے آستانے پہ
ہوئے جہاں میں وہی سرفراز کیا کہنا

نبی کی یاد ہے اور عشق ہے امام اپنا
نصیب ہے ہمیں ایسی نماز کیا کہنا

تمہارے دامنِ رحمت کی ٹھنڈی چھاؤں میں
ہر ایک غم سے ہیں ہم بے نیاز کیا کہنا

رخِ رسول حقیقت میں ہے وہ آئینہ
جس آئینے میں ہے آئینہ ساز کیا کہنا

یہ میرے دردِ محبت کا مجھ پہ احسان ہے
مرا نبی ہے مرا چارہ ساز کیا کہنا

Marfat.com

مری طلب سے سوا مجھکو بخشدیں گے حضورؐ
عیاں ہے اُن پہ مرے دل کا راز کیا کہنا
خطا کے بعد ندامت قبول کی تو نے
مرے کریم مرے کارساز کیا کہنا
نہ لب ہلے نہ بڑھے ہاتھ بھر گئی جھولی
عطائے درگہہ بندہ نواز کیا کہنا
سیاہ کملی کے ہر تار سے مرے آقا
عیاں ہے بخشش اُمت کا راز کیا کہنا
کس آستاں پہ جھکی ہے مری جبیں خالدؔ
ہے بندگی کو بھی سجدوں پہ ناز کیا کہنا

Marfat.com

کرِ اہتمام بھی ایماں کی روشنی کے لیے
دُرود شرط ہے ذِکرِ محمدی کے لیے

تلا ہوا ہے کرم بندہ پروری کے لیے
کُشادہ دامنِ رحمت ہے ہر کسی کے لیے

نہیں ہے حُسنِ عمل پاس آنسوؤں کے سِوا
چلا ہوں لیکے یہ موتی درِ نبیؐ کے لیے

مِرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لیے

تمہارے مہرِ کرم کے ظہور سے پہلے
ترس رہی تھی بھری بزم روشنی کے لیے

تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں
یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لیے

لگی ہیں روضۂ پُرنور پر مری آنکھیں
یہ اہتمام ضروری ہے میکشی کے لیے

تمہارے ذِکر کی مستی ہے بندگی سے قریب
سُجود کی نہیں کچھ قید بندگی کے لیے

تمہاری نعت سُنائے، سُنے، پڑھے، لکھے
بڑا شرف ہے یہ خالدؔ کی زندگی کے لیے

○

Marfat.com

معمورِ تجلّی ہے مرے دِل کا نگینہ
اللہ بنائے تو یہ بن جائے مدینہ

اس میں نہ عداوت ہے نہ ظلمت ہے نہ کینہ
روشن ہے غمِ عشقِ محمدؐ سے جو سینہ

پینے کا مزا جب ہے کہ ہو ایسا قرینہ
بغداد کا ساغر ہو تو اجمیر کی مینا

ہو جاتی ہے طے منزلِ عرفانِ خدا بھی
مِل جائے اگر اُلفتِ سرکارِ مدینہ

ہو پیشِ نظر گنبدِ خضرا کا نظارا
اللہ دِکھائے ہمیں وہ دِن وہ مہینہ

کونین کی دَولت بھی نہیں جس کے برابر
عِشقِ شہِ کونین ہے ایسا ہی خزینہ

پھر دیکھے کوئی سَرورِ عالم کی عطائیں
آجائے اگر اُن کی گدائی کا قرینہ

سرکار اِسے دامنِ رحمت میں چھپا لو
جائے تو کہاں جائے گنہگار کمینہ

کام آتا ہے سرکارِ دو عالم کا سہارا
جب گردشِ حالات میں گھرتا ہے سفینہ

○

Marfat.com

طیبہ کی تجلّی سے ہیں معمور دو عالم
سرکارِ دو عالم ہیں جہاں بھی ہے مدینہ
مٹتے ہی نہیں سرورِ عالم کے فدائی
ہو عشق تو مٹنا ہی حقیقت میں ہے جینا
اُٹھ جائے نقاب رُخِ پُر نور جو خالدؔ
ہر حسنِ خود آگاہ کو آجائے پسینہ

قطعہ

پیکرِ نور کی تنویر کے صدقے جاؤں
اپنے خوابوں کی میں تعبیر کے صدقے جاؤں
آشکارا ہے تیرے حسن سے حق کی صورت
میرے آقا تیری تصویر کے صدقے جاؤں

Marfat.com

نوازے گئے ہم کچھ ایسی ادا سے
غنی بنکے اُٹھے درِ مُصطفٰے سے

طلب سے سوا بھیک دیتے ہیں آقا
بہت پیار ہے اُن کو ہر بے نوا سے

غمِ مصطفٰے حاصلِ زندگی ہے
مری زندگی ہے غمِ مصطفٰے سے

تمہارے کرم پر ہیں جن کی نگاہیں
ہیں واقف کرم کی ہر اک انتہا سے

اُسے کیا ستائے گا خورشیدِ محشر
ہے نسبت جسے دامنِ مُصطفٰے سے

خدا تو نہیں ہیں یہ ہم مانتے ہیں
جُدا بھی نہیں مانتے ہیں خدا سے

بشیرؐ و نذیرؐ و سراجؐ منیرؐا
منوّر ہے ہر شے انہیں کی ضیا سے

بھریں گے شہِ انبیاء میری جھولی
کرم سے سخا سے نگاہِ عطا سے

ہو لبریز دادِ دو عالم یہ حسّانؔ
تمہارے کرم سے تمہاری عطا سے

○

Marfat.com

نبیؐ کا ذکرِ مدینے کی بات ہوتی ہے
سحر بدوش محبت کی رات ہوتی ہے

سہارا وہ بھی تو ہوتا ہے بے سہاروں کا
سہارا جس کا محمدؐ کی ذات ہوتی ہے

مہیب حشر کا منظر سہی نہ گھبراؤ
ابھی وہ آتے ہیں اپنی نجات ہوتی ہے

اسی زبان کو ملتی ہے جادو داں تاثیر
درود پڑھ کے جو محوِ صفات ہوتی ہے

زباں خموش، نظر وقفِ سجدہ، دل بیتاب
وہ سامنے ہوں تو پھر کس سے بات ہوتی ہے

نثار گنبدِ خضرا ترے تصوّر کے
ہر ایک رات مری چاند رات ہوتی ہے

نگاہیں اٹھتی ہیں سب کی حضورؐ کی جانب
تباہ شوکتِ لات و منات ہوتی ہے

حبیبِ حق کی محبت بھی جس کو مل نہ سکی
وہ زندگی تو بہت دا ہیات ہوتی ہے

اِن آنسوؤں کا تحفظ بھی فرض ہے خالدؔ
کہ عاشقوں کی یہی کائنات ہوتی ہے

○

Marfat.com

منگتے خالی ہاتھ نہ لَوٹے کتنی ملی خیرات نہ پوچھو

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

کُنتُ کنزاً رازِ مشیّت جلوۂ اسریٰ نورِ ہدایت

جگمگ جگمگ دونوں عالم کیسی ہے وہ ذات نہ پوچھو

حُبِ عشقِ نبی کونین کی دولت عشقِ نبی بخشش کی ضمانت

اس سے بڑھ کر دستِ طلب میں ہے بھی کوئی سوغات نہ پوچھو

رشکِ جناں طیبہ کی گلیاں ہر ذرّہ فردوس بداماں

چاروں طرف انوار کا عالم رحمت کی برسات نہ پوچھو

ظاہر میں تسکینِ دل و جاں باطن میں معراجِ دل و جاں

نامِ نبی پھر نامِ نبی ہے نامِ نبی کی بات نہ پوچھو

حال اگر کچھ اپنا سنایا اُن کے کرم کا شکوہ ہوگا

میں اپنے حالات میں خوش ہوں مجھ سے مرے حالات نہ پوچھو

تاجِ شفاعت سر پہ سجے حشر کا دولہا آپ بنے گا

آنکھیں کھولو غور سے دیکھو کس کی ہے بارات نہ پوچھو

میں کیا اور کیا میری حقیقت سب کچھ ہے سرکار کی نسبت

میں تو بُرا ہوں لیکن میری لاج ہے کس کے ہات نہ پوچھو

خالدؔ میں صرف اتنا کہوں گا جاگ اُٹھا اشکوں کا مقدر

یادِ نبی میں روتے روتے کیسے کٹی ہے رات نہ پوچھو

○

Marfat.com

رحمت مآب جانِ کرم پیکرِ صفات
اِک ذات میں ہیں جمع ہزاروں تجلّیات

آزارِ عشق میں ہے نہاں لطفِ زندگی
ربطِ غمِ حلیب ہے سرمایۂ حیات

ایماں اگر تمہاری محبّت کا نام ہے
قرآن پاک سے ہے عبارت تمہاری ذات

تیری زباں خدا کی زباں ہے خدا گواہ
عینِ کلامِ حق ہے تری ایک ایک بات

کوئی بتائے اب مرے دامن میں کیا نہیں
عشقِ نبیؐ ملا تو ملی ساری کائنات

بیٹھے ہوئے ہیں دل میں مدینہ لیے ہوئے
جلووں سے ہمکنار ہے بزمِ تصوّرات

حاجت روائے خلق کی رحمت ہے دستگیر
رکھیں نہ اب قدم مری راہوں میں مشکلات

اَب تو یہ جلوہ گاہِ رسولؐ کریم ہے
اِتنا حسین کبھی نہ رہا عرصۂ حیات

بیٹھے ہیں اور دیدہ و دل فرشِ راہ ہیں
اے کاش ہو اِدھر بھی تری چشمِ التفات

○

Marfat.com

زاہد یہ راز تیری سمجھ میں نہ آئے گا
تو ہم سے پوچھ اُن کے عطاؤ کرم کی بات

دیدارِ کبریا کی ضمانت ہے جن کی دید
آئینہ جمالِ الٰہی ہے اُن کی ذات

ذرّوں کو آفتاب کا ہمسر بنا دیا
جس سمت بڑھ گیا ہے تمہارے کرم کا ہاتھ

مر جائیں گے سکون سے بس اس اُمید پر
دیکھیں گے ہم لحد میں تمہاری تجلّیات

پتھر بھی ہمکلام شجر بھی ہیں ہمکلام
اللہ رے ان کے حسنِ تکلم کے معجزات

اِک نسبتِ حضور ہے سب کچھ مرے لیے
کافی ہے یہ سہارا ہی خالد پسِ نجات

Marfat.com

دونوں عالم میں محمدؐ کا سہارا مانگو
مانگو اللہ سے اللہ کا پیارا مانگو

اُن کی نسبت ہے سلامت تو سلامت ہم بھی
اُن کی نسبت کے سوا کچھ نہ خدارا مانگو

اِس سے بڑھ کر کوئی دارین میں نعمت ہی نہیں
اُن کے صدقے سے رکھو کام اُتارا مانگو

جس کو سب تاجِ نبوّت کا نگیں کہتے ہیں
عرشِ عزّت کا وہ تابندہ ستارا مانگو

اُن کی یاد اُن کا سہارا ہے کنارا اپنا
ٹھوکروں سے نہ طوفان سے کنارا مانگو

مثلِ خورشید و قمر خود بھی منوّر ہو جاؤ
بحرِ انوار سے انوار کا دھارا مانگو

رقص کرتی ہوئی یہ روح مدینے جائے
موت سے جاں کے عوض ان کا نظارا مانگو

اِضطراب اور سوا ہو گیا دیدار کے بعد
باریابی کے لیے اِذن دوبارا مانگو

اُن کے در پر بڑا اعزاز ہے منگتا ہونا
مانگنا کام تمہارا ہے تمہارا مانگو

○

Marfat.com

کون ہے اُن سا سخی اَور کہاں جاؤ گے
نام لیوا ہو اُنہیں کے تو گزارا مانگو
بے وسیلہ تو نہیں ہو کہ پریشاں ہو جاؤ
ہو جو رحمت میں تو رحمت کا اشارا مانگو
مانگ لی مل بھی گئی اُن کی محبّت غالبؔ
اَب خُدا سے بھی نہ کچھ اَور خُدارا مانگو

قطعہ

غمِ فراقِ نبی میں جو اشک بہتے ہیں
ان آنسوؤں کو متاعِ حیات کہتے ہیں
نہ پوچھ ٹوٹے ہوئے دل کی آبرو کیا ہے
سُنا یہ ہے کہ وہ ٹوٹے دلوں میں رہتے ہیں

Marfat.com

دِل میں نبیؐ کی یاد بسی ہے زہے نصیب
دنیائے عِشق جھوم رہی ہے زہے نصیب
ہم مست آج کے نہیں مستِ اَلست ہیں
مَے عِشقِ مُصطفٰے کی ملی ہے زہے نصیب
محشر میں بات خوب بنی ہے زہے نصیب
سَر پہ رِدائے لطفِ نبیؐ ہے زہے نصیب
ہر شے میں دیکھتے ہیں تجلی حضورؐ کی
شائستگی نظر کو ملی ہے زہے نصیب
جِس در پہ سر جھکانا ہے مقصودِ زندگی
میری جبینِ شوق جھکی ہے زہے نصیب
اغیار کے کرم سے نہیں ہوں میں شرمسار
جھولی مِری تمہیں نے بھری ہے زہے نصیب
محبوب کی رضا ہے رضائے خدائے حشر
میزان اک طرف کو دھری ہے زہے نصیب
خالدؔ ہے نازِ نسبت سرکارؐ پر مجھے
نعمت بھی بہترین یہی ہے زہے نصیب

Marfat.com

عِشق خیر الاَنام رکھتے ہیں
ایک کیفِ دوام رکھتے ہیں
وِردِ لب اُن کا نام رکھتے ہیں
خود پہ دوزخ حرام رکھتے ہیں
کِتنا محفوظ ہے سکوں اس کا
وہ جسے شاد کام رکھتے ہیں
اُن کے مستوں کا کیف کیا کہنا
میکدہ ساز جام رکھتے ہیں
بادشاہوں کو جو نصیب نہیں
ہم نبیؐ کے غُلام رکھتے ہیں
اسی گلی کے گدائے خاک نشیں
اِک نمایاں مقام رکھتے ہیں
ذِکرِ سَرور کے فیض سے باقی
ہم بھی عالم میں نام رکھتے ہیں
جگمگاتے ہیں عاشقانِ رسولؐ
دِل میں ماہِ تمام رکھتے ہیں
جو نبیؐ کے غُلام ہیں خالد
سارا عالم غُلام رکھتے ہیں

○

Marfat.com

آجاؤ رحمتوں کے خزینے کے سامنے
پھیلے ہیں سب کے ہاتھ مدینے کے سامنے

اللہ رے یہ شانِ دیارِ حبیبؐ کی
کعبہ جھکا ہوا ہے مدینے کے سامنے

دُنیا میں نکہتوں پہ جنہیں بھی غرور ہے
سارے خجل ہیں اُن کے پسینے کے سامنے

سرکش بنے مجسمۂ عجز و انکسار
اَخلاقِ مصطفیٰ کے قرینے کے سامنے

جب کہہ لیا خلوص سے یا مصطفیٰ مدد
ساحل خود آگیا ہے سفینے کے سامنے

یہ افتخار اور کسی کو نہیں نصیب
ہر سر جھکا ہوا ہے مدینے کے سامنے

خالدؔ بلائیں مجھ کو جو آقائے نامدار
دیکھوں میں رقصِ روح مدینے کے سامنے

Marfat.com

ہوں بے قرار بہت عرضِ مُدّعا کے لیے
حُضُورِ چشمِ کرم کیجیے خدا کے لیے

دُعا میں، میں نے وسیلہ جو اُن کو ٹھہرایا
اَثر نے دَوڑ کے بوسے مری دُعا کے لیے

تمہارے دَر کی گدائی نے یہ شرف بخشا
کہ بادشاہوں نے بڑھ کر قدم گدا کے لیے

گناہ گاروں کا محشر میں رہ گیا پردہ
کُشادہ دامنِ رحمت ہوا عطا کے لیے

دَرِ حُضُور کسی بے نوا پہ بند نہیں
کُھلا ہی رہتا ہے بابِ عطا سخا کے لیے

مدینے چل کے ادا ہو گا عشق کا سجدہ
مچل رہی ہے جبیں اُن کے نقشِ پا کے لیے

سُکون پایا دلِ مُضطرب نے کعبہ میں
مَزے بہشت کے ہم نے مدینے جا کے لیے

یہ میری جھولی مرادوں سے بھر گئی خالدؔ
کھلے نہ تھے ابھی لب عرضِ مُدّعا کے لیے

Marfat.com

ہر حال میں انہیں کو پکارا جگہ جگہ
دیتے رہے وہ مجھ کو سہارا جگہ جگہ

بحرِ خطا میں غرق میں ہوتا تو کس طرح
رحمت نے مجھکو آ کے ابھارا جگہ جگہ

دنیا ہو یا لحد ہو کہ وہ پل صراط ہو
کافی ہے مجھ کو تیرا سہارا جگہ جگہ

آسان میری مشکلیں ہوتی چلی گئیں !
پایا ترے کرم کا اشارا جگہ جگہ

از فرش تا بہ عرشِ جہان خیال میں
پایا ہے ہم نے جلوہ تمہارا جگہ جگہ

ہر دینے والا ہاتھ انہیں کا تو ہاتھ ہے
منگتوں کا ہو رہا ہے گزارا جگہ جگہ

ہے نسبت رسولؐ سے طوفان سازگار
کرتی ہے پیش موج کنارا جگہ جگہ

خالدؔ یہی تو مرشدِ کامل کا فیض ہے
آیا نظر وہ حسنِ دلآرا جگہ جگہ

Marfat.com

بلندیوں پہ ہمارا نصیب آپہنچا
زہے نصیب مدینہ قریب آپہنچا
نظر میں کعبے کا کعبہ لبوں پہ صلِّ علیٰ
مرا کہاں سے کہاں تک نصیب آپہنچا
سرِ نیاز جھکا و ادب سے دیوانو
وہ دیکھو گنبدِ خضرا قریب آپہنچا
قریب تھا کہ سفینہ بھنور میں آجاتا
مری مدد کو خدا کا حبیبؐ آپہنچا
کھڑی تھی موت سرہانے نئی حیات ملی
خدا کا شکر کہ میرا طبیب آپہنچا
میں اپنے شوق کے قرباں تری عطا کے نثار
شکستہ پا ترے در کے قریب آپہنچا
نثار میں کرمِ بے حساب کے خالدؔ
دیارِ طیبہ میں مجھ سا غریب آپہنچا

Marfat.com

کوئی بھی ہم کو نہ دے سکے گا جو خاص نعمت حضورؐ دینگے
دکھائیں گے وہ جمال اپنا تو دیکھنے کا شعور دینگے
میں جب بھی جو چیز مانگ لوں گا مجھے یقین ہے، حضور دینگے
وہ اپنے لطف و کرم کا صدقہ ضرور دینگے ضرور دینگے
درِ نبیؐ کا میں ہوں بھکاری رہے گی جھولی نہ میری خالی
کہیں بھی ان کو پکار لوں گا وہ بھیک نزدیک و دور دینگے
ہر اک پکارے گا نفسی نفسی نہ ہو گا کوئی کسی کا حامی
وہ اپنے دامن میں عاصیوں کو پناہ یومِ نشور دینگے
مٹاؤ عشقِ نبی میں ہستی قسم خدا کی بقا ملے گی!
ممات نا آشنا کریں گے حیات پھر بھی عبور دیں گے
کریم سے فاصلہ کرم کا کبھی بھی ثابت نہ ہو سکے گا
وہ دیدہ و دل کا نور ہیں خود وہ دیدہ و دل کو نور دینگے
مجھے ہے قسمت پہ ناز خالدؔ فقیر کوئے حبیب ہوں میں
نہ جانے کیا کیا ملا ہے اب تک نہ جانے کیا کیا حضور دینگے

Marfat.com

رَب کے فیضِ اُتم کی بات کرو
تاجدارِ حرم کی بات کرو

جن کا حُسنِ کرم ہے وجہِ حیات
اُن کے حُسنِ کرم کی بات کرو

تم گدا ہو دَرِ محمدؐ کے
اپنے جاہ و حشم کی بات کرو

ابرِ رحمت سے جس کا رشتہ ہے
بس اسی چشمِ نم کی بات کرو

کون ان کی عطا سے ہے محروم
مُعطیٔ محترم کی بات کرو

جو کرم ہے کریم مُطلق کا
اُس سراپا کرم کی بات کرو

راستے خود ہی جگمگائیں گے
اُن کے نقشِ قدم کی بات کرو

غمِ دنیا کا ہے عِلاج یہی
عشقِ شاہِ اُمم کی بات کرو

وجہِ تسکین ہے ان کا غم خالدؔ
آہ کی چشمِ نم کی بات کرو

Marfat.com

ہے بے قرار دعا، جیسے مُدّعا کے بغیر
رہا گیا نہ خدا سے بھی دلربا کے بغیر
صراطِ حق کا تعیّن نہ کر سکی دنیا
محمدِ عربی تیرے نقشِ پا کے بغیر
بڑھا کے دستِ طلب مانگنا ہے بے ادبی
درِ کریم سے مِلتا ہے التجا کے بغیر
کِسی کی بات بنی ہے نہ بن سکے گی کبھی
جہاں میں واسطہ فیضِ مصطفےٰ کے بغیر
انہیں کی صِرف دو ہائی، دو ڈوبنے والو
نہ پار ہو گا سفینہ یہ نا خدا کے بغیر
تِری رضا کو نہ کیوں عینِ بندگی مانیں
خدا بھی ہو گا نہ راضی تِری رضا کے بغیر
تِرے حبیبؐ کا ادنیٰ غلام ہے خالدؔ
مِرے کریم اسے بخش دے سزا کے بغیر

Marfat.com

شہِ کونین آئے دو جہاں کا مُدّعا بن کر
دوا بن کر، شفا بن کر، کرم کی اِنتہا بن کر
کِسی صورت نہ ہوتیں مشکلیں آسان دنیا کی
نہ آتے سرورِ عالم اگر مشکل کشا بن کر
متاعِ دو جہاں سے دامنِ امید بھر جائے
کوئی دیکھے مِرے سرکار کے در کا گدا بن کر
تھے جتنے انبیاء بھیجے گئے وہ معجزے دیکر
امام الانبیاء آئے سراپا مُعجزہ بن کر
گنہگاران اُمت کا نہ جانے حشر کیا ہوتا
نہ بخشاتے اگر تم شافعِ روزِ جزا بن کر
منوّر کر رہے ہیں صبح و شامِ زندگانی کو
کبھی شمس الضحیٰ بن کر کبھی بدر الدُّجیٰ بن کر
مدینے میں طلب سے بھی سوا مِلتا ہے منگتوں کو
برستی ہیں خدا کی رحمتیں اَبرِ سخا بن کر
صدائے مَن رَآنی سے کھلا یہ راز بندوں پر
محمد مصطفےٰ آئے خدا کا آئینہ بن کر
مدینے جب بلائیں گے مرے سرکار اے خالدؔ
مجھے لے جائے گا شوقِ زیارت رہنما بن کر

Marfat.com

وہ جہاں ہیں مری نسبت ہے وہاں سے پہلے
حسرتِ خلدِ مدینہ ہے جناں سے پہلے

ہم گنہگاروں کی سرکارِ دو عالم کے طفیل
ہو گی بخشش بھی تو بخشش کے گماں سے پہلے

دلِ بے تاب تڑپ کر تو انہیں یاد تو کر
وہ تو امداد کو آتے ہیں فغاں سے پہلے

جان کی جان نکل جائے قیامت ہو جائے
دل اگر ان پہ فدا ہو مری جاں سے پہلے

یہ ہے کعبہ، یہ مدینہ، یہ ترا نقشِ قدم
ابتدا ہو مرے سجدوں کی کہاں سے پہلے

دل نے پائی ہی نہ تھی لذتِ عشقِ احمدؐ
اے بلالِ حبشیؓ تیری اذاں سے پہلے

آپ تھے آپ فقط صورتِ انوارِ خدا
اور کوئی بھی نہ تھا کون و مکاں سے پہلے

نعت کہتا ہوں میں سرکار پہ پڑھ پڑھ کے درود
چوم لیتا ہوں قلم اپنا بیاں سے پہلے

دیکھ لوں کاش میں وہ روئے منوّر خالدؔ
باغِ ہستی میں بہار آئے خزاں سے پہلے

Marfat.com

آئی بہارِ زیست مقدر سنبھل گئے
سرکار کے قدم مری قسمت بدل گئے

آیا نظر جو گنبدِ خضرا خدا گواہ
جذبات میرے نور کے سانچے میں ڈھل گئے

یہ جان کر وہ بارگہِ کارساز ہے
طیبہ کی سمت اہلِ نظر سر کے بل گئے

فیضانِ مصطفیٰ تھا کہ ہم راہِ عشق میں
سو بار لڑکھڑائے مگر پھر سنبھل گئے

صلِّ علیٰ یہ نامِ محمدؐ کی برکتیں
طوفان آفتوں کے مرے سر سے ٹل گئے

ہر منصبِ وقار نے بڑھ کر قدم لیے
سرکار کے غلام جدھر سے نکل گئے

خالدؔ جو اُن کا نام لیا ظلمتیں چھٹیں!
لاکھوں چراغ خود مری راہوں میں جل گئے

Marfat.com

مُقدّر آج کتنے اَوج پر ہے
جبیں میری نبیؐ کا سنگِ در ہے
نظر جلووں میں ڈوبی جا رہی ہے
مدینہ رات دِن پیشِ نظر ہے
دیّارِ مصطفےٰ منزل ہے اپنی
خیالِ مصطفےٰ زادِ سفر ہے
تری جانب تو دنیا جھک رہی ہے
بتا کعبہ ترا قبلہ کِدھر ہے
ہمیں مَوجِ حوادث کیا ڈبوئے
ہمارا ناخدا خیرُ البشر ہے
زباں پر لاؤں کیا حرفِ تمنّا
شہِ کونین کو جب خود خبر ہے
نبیؐ کے روئے انور کی بدولت
ہماری رات بھی رشکِ قمر ہے
طلب سے بھی سوا پاتے ہیں منگتے
مدینہ رحمتِ باری کا گھر ہے
خلوصِ دِل بڑی دولت ہے خالدؔ
محبت میں یہی بس معتبر ہے

Marfat.com

جب کبھی جانبِ سرکارِ مدینہ دیکھا
مَیں نے دیدارِ خدا کا بھی قرینہ دیکھا

دِلِ بینا ہو تو سرکار کا دَر دُور نہیں
آنکھ والوں نے جہاں چاہا مدینہ دیکھا

لاج رکھ لی تری رحمت نے گنہگاروں کی
شرمِ عصیاں کا جو ماتھے پہ پسینہ دیکھا

عشقِ سرکار میں مَر مَر کے جیے جاتے ہیں
اُن کے عُشاق کے جینے کا قرینہ دیکھا

مِل گیا جس کو مدینے کی گدائی کا شرف
اُس کی جھولی میں دُو عالم کا خزینہ دیکھا

یہ بھی ہے مُعجزۂ عشقِ رسُولِ اکرم
دُور رہ کر بھی مرے دِل نے مدینہ دیکھا

مجھ سے کہتی ہے مری حسرتِ دیدارِ طلب
تو نے کیا دیکھا جو خالدؔ نہ مدینہ دیکھا

Marfat.com

رسائی ہے مری اس آستاں تک
جہاں خم ہے جبینِ آسماں تک
زمین و آسمان و لامکاں تک
وہی آئے نظر دیکھا جہاں تک
کوئی حد ہی نہیں ان کے کرم کی
کہوں کیا ان کی رحمت ہے کہاں تک
تعالی اللہ نسبت مصطفیٰ کی
میں پہنچا خالق کون و مکاں تک
نوازا اس قدر ان کے کرم نے
نہ ملنے دی کبھی میری زباں تک
حرم میں بھی نظر آیا مدینہ
کہاں کی بات جا پہنچی کہاں تک
فرشتو! یہ مری فہرستِ عصیاں
نہ پہنچاؤ شفیعِ عاصیاں تک
میں اس منزل سے بھی گزرا ہوں خالد
ملک ہمت نہیں کرتے جہاں تک

Marfat.com

حبیبِ حق پہ دِل وجاں سے جو نثار ہوئے
اِنہیں پہ رازِ حقیقت کے آشکار ہوئے
اُٹھا دُرود کا اِک غلغلہ دُو عالم میں
بُراقِ برق پہ سرکار جب سوار ہوئے
قرارِ زیست فِدا اُن کی بے قراری پر
جو عشقِ سرورِ عالم میں بے قرار ہوئے
مِرے لبوں پہ محمدؐ کا نام جب آیا
تمام بگڑے ہوئے کام اُستوار ہوئے
ہر ایک چشمِ بصیرت میں ہے ضیا اُن سے
زہے نصیب جو خاکِ دیارِ یار ہوئے
کِسی کو اَور یہ شانِ عطا نصیب کہاں
گدا نواز کے منگتے بھی تاجدار ہوئے
جو اشک ہجرِ نبیؐ میں بہائے تھے خالدؔ
ہمارے واسطے سرمایۂ بہار ہوئے

Marfat.com

دربارِ نبیؐ میں جھکتے ہی تابندہ جبیں ہو جاتی ہے
جب اُن کا کرم ہو جاتا ہے تقدیر حسیں ہو جاتی ہے

اس میں نہ عداوت ملتی ہے ظلمت ہے نہ کینہ کیا کہنا
سرکارِ مدینہؐ کی اُلفت جس دِل میں مکیں ہو جاتی ہے

مختارِ دو عالم کے در کی جس کو بھی گدائی مِل جائے
اُس دَر کی قسم کونین اُس کے پھر زیرِ نگیں ہو جاتی ہے

وہ کیف مجھے مِلتا ہے جہاں میں نامِ محمدؐ لیتا ہوں
خود دَرد دَوا بن جاتا ہے تسکین وہیں ہو جاتی ہے

جس وقت تصور میں میرے وہ گنبدِ خضرا ہوتا ہے
جلوؤں کی نوازش سے روشن دنیائے یقیں ہو جاتی ہے

یہ عرش کی عزت سے پوچھو افلاک کی رفعت سے پوچھو
رکھتے ہیں قدم سرکار جہاں کیا شے وہ زمیں ہو جاتی ہے

دیدارِ خدا کا حاصل ہے دیدارِ محمدؐ اے خالدؔ
جب سامنے وہ آجاتے ہیں معراجِ مُبیں ہو جاتی ہے

Marfat.com

اُٹھی نظر تو روئے نبیؐ پر ٹھہر گئی
دِل کیا سنور گیا مری قسمت سنور گئی

ہجرِ نبیؐ میں آہ کہاں بے اثر گئی
تڑپے جو ہم یہاں تو مدینے خبر گئی

اِس حُسنِ التفات کے قربان جائیے
قسمت مری بگڑنے سے پہلے سنور گئی

دامانِ مصطفےٰ کا سہارا ہوا نصیب
یہ بے کسی ہمارا بڑا کام کر گئی

میں مُسکرا دیا دیکھ کے خورشیدِ حشر کو
میری نظر جو دامنِ سرکار پر گئی

میرے لبوں پہ نامِ نبیؐ جب بھی آگیا
دامن بچا کے موجِ حوادث گزر گئی

خالدؔ توقعاتِ طلب سے کہیں سوا
رحمت نبیؐ کی دامنِ محتاج بھر گئی

Marfat.com

ہر کلی دِل کی مُسکرائی ہے
جب مدینے کی یاد آئی ہے
ہے رُخِ مُصطفٰے وہ آئینہ
جِس میں خالِق کی رونمائی ہے
شافعِ عاصیاں محمدؐ ہیں
بات اپنی بنی بنائی ہے
غم کا مارا ہوں بے سہارا ہوں
لاج والے تری دُھائی ہے
دَردِ عِشقِ نبی خدا رکھے!
بے کسوں کی یہی کمائی ہے
بزمِ کونین! یا رسول اللہؐ
تیرے جلووں سے جگمگائی ہے
کیوں نہ مشکل کشا کہوں تم کو
تم نے بگڑی مری بنائی ہے
ہے تصوّر میں گنبدِ خضرا
بس یہی میری پارسائی ہے
اس کی کشتی کو خوف کیا جس نے
کملی والے سے لَو لگائی ہے

Marfat.com

جس کے ہاتھوں میں ان کا دامن ہے
اس کے قبضے میں سب خدائی ہے
ہیں شہنشاہ تیرے در کے گدا
بادشاہی تری گدائی ہے
ایسے مستوں کا کیف کیا کہنا
جن کو سرکارؐ نے پلائی ہے
نزع میں، قبر میں، سرِ محشر
آپؐ کی یاد کام آئی ہے
رحمتِ دو جہاں ترے صدقے
سب نے منہ مانگی بھیک پائی ہے
اُن پہ ہر دم دُرود پڑھ خالدؔ
کہ یہی شغلِ کبریائی ہے

Marfat.com

اعمال کے دامن میں اپنے تقدیس کی دولت لاتے ہیں
جو شرمِ گناہوں کی لیکر سرکار کے در پر جاتے ہیں

مقبول جنہیں وہ فرمالیں اللہ غنی ان کی عظمت
مطلوبِ دو عالم ہوتے ہیں محبوبِ خدا کہلاتے ہیں

یہ بات بغیر عشقِ نبیؐ مشکل سے سمجھ میں آئے گی
ایمان پہ مرنے والوں کو احرام میں کیوں کفناتے ہیں

منہ مانگی مرادیں ملتی ہیں سرکارِ دو عالم کے در سے
محتاج و غنی سلطان و گدا سب ان کا دیا ہی کھاتے ہیں

عاصی ہیں تو کیا خاطی ہیں تو کیا حامی ہے ہمارا بھی کوئی
زاہد کو عبادت پر غرّہ ہم نسبت پر اِترا تے ہیں

دِل ان کی شفاعت پر قرباں جاں ان کی عطاؤں کے صدقے
ہم ہیں کہ خطائیں کرتے ہیں وہ ہیں کہ کرم فرماتے ہیں

کب دیکھئے پوری ہوتی ہے طیبہ کی زیارت کی حسرت
جاتے ہیں مدینے جب زائر دل تھام کے ہم رہ جاتے ہیں

اس در کے گدا اے صلِ علیٰ قسمت کے سکندر ہیں خالدؔ
دِن رات گداؤں پر اپنے وہ ابرِ کرم برسا تے ہیں

Marfat.com

محمدؐ مصطفےٰ اسمِ گرامی
شرف ہے جاوداں عظمت دوامی
مسیحائے زمانہ رشکِ عیسیٰ
مؤدّب یوسفِ کنعاں سلامی
محبت زا یہ اندازِ تخاطب
فقم قم یا حبیبیؐ کم تنامی
بہاریں زلفِ مشکیں کا اتارا
لبِ نازک محبت کے پیامی
خدائی شانِ محبوبی کے قرباں
تو چہرے پر فدا ماہِ تمامی
نگاہوں میں جہانِ کیف و مستی
تکلّم پر فدا شیریں کلامی
رُخِ انور سے جلوے بھیک مانگیں
ہے روشن کس قدر ذاتِ گرامی
عُروج اور اس قدر اللہ اکبر
گدائے درد ریں گردوں مقامی
توجہ ساقیِ کوثر اِدھر بھی
بڑھی جاتی ہے میری تشنہ کامی

Marfat.com

وقارِ مصطفائی کوئی دیکھے
مسلّم عظمتیں بھی ہیں سلامی
وہ خود کیا ہیں تصوّر بھی ہے حیراں
قرارِ جاں ہے جن کا نامِ نامی
بہت بہتر ہے تاجِ خسروی سے
شہِ لولاک کے در کی غلامی
بہ فیضِ نعتِ سرکارِ دو عالم
میں ہوں ہم مسلکِ رومی و جامی
مدینے میں رہوں اِحناؔ رہوں میں
کہیں اہلِ مدینہ بھی مقامی
زہے قسمت اسے اپنا بنایا
وگرنہ کون تھا خالدؔ کا حامی

Marfat.com

قرینے میں ہر اک نظام آگیا ہے
وہ آئے تو گردش میں جام آگیا ہے
مرا غمکدہ رشکِ جنت بنا ہے
تصوّر میں بابُ السّلام آگیا ہے
مرے پاس کچھ بھی نہ تھا روزِ محشر
نبیؐ کا وسیلہ ہی کام آگیا ہے
مجھے مل گئی ہے دو عالم کی شاہی
مرا اُن کے منگتو میں نام آگیا ہے
مزاجب ہے سرکار محشر میں کہدیں
وہ دیکھو ہمارا غلام آگیا ہے
مدینے کی جانب قدم اٹھ رہے ہیں
حضوری کا مجھ کو پیام آگیا ہے
جہاں چھڑ گیا ذکرِ شاہِ مدینہ
لبوں پر دُرود و سلام آگیا ہے
چراغاں ہوا بزمِ ہستی میں خالدؔ
نگاہوں میں حسنِ تمام آگیا ہے

Marfat.com

تو نوازے اگر اے ذوقِ نظارا مجھ کو
میں جدھر جاؤں نظر آئے مدینہ مجھ کو

میری آنکھوں میں سمٹ آتا ہے اللہ کا جمال
جب بھی آتا ہے خیال شہ بطحا مجھ کو

بھر گئی دولتِ کونین سے میری جھولی
جب شہنشاہِ مدینہ نے نوازا مجھ کو

رہ گیا میری خطاؤں کا سرِ حشر بھرم
مل گیا آپؐ کے دامن کا سہارا مجھ کو

آ گئے میری مسیحائی کو رشکِ عیسیٰ
دیکھتی رہ گئی حیرت سے یہ دنیا مجھ کو

رو کشِ خلد ہے سرکارؐ کے روضے کی ہوا
خلد زاہد کو مبارک ہو، مدینہ مجھ کو

اپنی قسمت پہ مجھے ناز نہ کیوں ہو خالدؔ
لوگ کہتے ہیں غلامِ شہ بطحا مجھ کو

Marfat.com

آغوشِ تصوّر میں مدینے کی زمیں ہے
فردوس نظر میں ہے تو دِل عرش بریں ہے

دِل جلوۂ محبوبِ خدا سے ہے منوّر
اُس حُسنِ عطا سے مری جھولی بھی حسیں ہے

ہے پیشِ نظر روضۂ سرکارِ دو عالم
آقا ہیں جہاں میرا تصوّر بھی وہیں ہے

کہتی ہے مدینے کی فِضا ذَوقِ نظر سے
کعبہ ہے یہیں، عرش یہیں، طور یہیں ہے

ہے ان کے تصدّق سے بھرم دونوں جہاں کا
سرکار کا ممنونِ کرم کون نہیں ہے

واعظ یہی سجدہ ہے مری زیست کا حاصل
سنگِ دَرِ محبوب پہ خم میری جبیں ہے

قیدِ غمِ کونین سے آزاد ہوں خالد
غمخوار مرا گنبدِ خضرا کا مکیں ہے

Marfat.com

مری ہستی کی زینت آپؐ کا غم ہو تو کیا کہنا
یہی مرہم مرے زخموں کا مرہم ہو تو کیا کہنا
جہانِ رنگ و بو کے ہیں نظارے کیف زا لیکن
نظر میں حسنِ سرکارِ دو عالم ہو تو کیا کہنا
نگاہیں گنبدِ خضرا پہ ہوں اور دم نکل جائے
دمِ آخر اگر میرا یہ عالم ہو تو کیا کہنا
فقیرے نوا ہیں ہم کرم کی بھیک مانگیں گے
درِ محبوبِ حق سے ربط محکم ہو تو کیا کہنا
مرا ذوقِ پرستش تشنگی محسوس کرتا ہے
درِ سرکار پر میری جبیں خم ہو تو کیا کہنا
سہارا بن کے خود موجیں مجھے پہنچائیں ساحل تک
اگر نامِ نبی کا وِرد پیہم ہو تو کیا کہنا
یہی ہے دولتِ کونین بخشش کی ضمانت بھی
غمِ عشقِ نبیؐ میں آنکھ پرنم ہو تو کیا کہنا
نبیؐ کا آستاں ہو اور جبیں شوق ہو خالدؔ
ہر اک سجدے میں اک معراج پیہم ہو تو کیا کہنا

Marfat.com

آیا لبوں پہ ذکر جو خیر الانام کا
غوغا ہوا بلند دُرود و سلام کا

مجھ پر نثار ہونے لگیں مستیاں تمام
میں کر رہا تھا وِرد محمدؐ کے نام کا

جلووں کی بھیک دے مجھے اے جانِ مدعا
شہرہ ہے دو جہاں میں ترے فیضِ عام کا

سب لیکے آ رہے ہیں مُرادیں، میں اپنا دِل
کر لیجئے قبول یہ تحفہ غُلام کا

اسریٰ کی شب اُڑا جو غبارِ رہِ حضورؐ
غازہ بنا فلک پہ وہ ماہِ تمام کا

کشتی ہماری بحرِ حوادث میں جب پھنسی
دیکھا کمال ہم نے محمدؐ کے نام کا

شاہوں کی جس کے سامنے پھیلی ہیں جھولیاں
میں ہوں فقیر اس شہِ عالی مقام کا

رشکِ ارم ہے دِل غمِ عشقِ حبیبؐ سے
خالد ہے جب سے وِرد محمدؐ کے نام کا

Marfat.com

مُنہ فق ہے جس کے سامنے ماہِ تمام کا
چہرہ ہے وہ رسولؐ علیہ السّلام کا
اِک چھینٹا بھی جو اُچھلا تو مستی میں ڈھل گیا
میخانۂ اَلست کے لبریز جَام کا
روح الامیں ہیں ششدر و حیراں عروج پر
اللہ رے عُروج یہ عالی مقام کا
صَلِّ علیٰ یہ فیضِ مساواتِ مصطفےٰ
جو مرتبہ ہے شاہ کا اَدنیٰ غلام کا
معیارِ حق اسی کی زبان لا کلام ہے
جو مصدرِ مبیں ہے خدا کے کلام کا
مٹتا ہی زِندگی ہے محبت کی راہ میں
آجائے کام میں تو یہ دِل بھی ہے کام کا
ہم کس شمار میں ہیں اویسؓ و بلالؓ بھی
حق کر سکے ادا نہ ترے اِحترام کا
خالِد ہے میرا دین غلامی رسولؐ کی
قائل نہیں ہوں اور کسی بھی نِظام کا

Marfat.com

سراپا عکسِ حق روئے مبیں ہے
ترا ثانی تو کیا سایہ نہیں ہے
ترے نقشِ کفِ پا کی بدولت
درخشاں چاند تاروں کی جبیں ہے

بجا پُر حَول ہے محشر کا منظر
وہ حامی ہیں تو پھر کچھ غم نہیں ہے
مرے دِل میں ہیں جلوے لامکاں کے
مکینِ لامکاں دِل میں مکیں ہے

مجھے سمجھے نہ دنیا بے سہارا
مرا آقا شفیعُ المذنبینؐ ہے
جمالِ مُصطفیٰ اللہ اکبر
سراپا شرحِ قرآنِ مبیں ہے

خبر دیتی ہے یہ معراج کی شب
فلک بھی آپ کے زیرِ نگیں ہے
محبت سرورِ کون و مکاںؐ سے
یقیں، عین الیقیں حق الیقیں ہے

یہی معراج ہے سجدوں کی خالدؔ
نبیؐ کے آستانے پر جبیں ہے

Marfat.com

وہ شانِ پاکیؑ کے نبیوں میں انتخاب ہوئے
وہ حُسن پایا کہ اپنا ہی خود جواب ہوئے

پڑی ہے جن پہ نگاہِ کرم شعار تری
وہ ذرّے طور ہوئے رشکِ آفتاب ہوئے

تمہارا نام مصیبت میں سب کے کام آیا
خطا معاف ہوئی دُور سب کے عذاب ہوئے

ہے واسطہ کرم بے حساب سے پھر بھی
یہ مانا جرُم تو عاصی سے بے حِساب ہوئے

راہِ نجات ملی ہے نہ زندگی کا سکوں
جو اُن کے دَر سے پھرے دَر بدر خراب ہوئے

کوئی نظیر نہ کوئی مِثال ملتی ہے
غُلام آپؐ کے سارے ہی لاجواب ہوئے

وہ تاج بخشِ زمانہ ہوئے خدا کی قسم
درِ رسُولؐ سے جو لوگ فیضیاب ہوئے

جنھیں پناہ ملی دامنِ محمدؐ میں
وہ خوش نصیب دو عالم میں کامیاب ہوئے

شمار میں نہیں آئیں گی نیکیاں خالدؔ
مِرے گناہ اگر داخلِ ثواب ہوئے

○

Marfat.com

یہ عشقِ نبیؐ اللہ و غنی جب زیست کا عنواں ہوتا ہے
آنکھوں میں بہاریں رہتی ہیں دل خلد بداماں ہوتا ہے

اِک فخر ہے اَوجِ قسمت پر نازاں ہیں تمہاری نسبت پر
اَب آپ کا دامن تھام لیا اَب کون پریشاں ہوتا ہے

وہ قلب تو عرشِ اعظم ہے اس قلب کی عظمت کیا کہنا
جس قلب کے ہر اک گوشے میں سرکار کا ارماں ہوتا ہے

غمخوارِ اُمم سے اُمت کی دیکھی نہیں جاتی رُسوائی
امداد کو آہی جاتے ہیں جب کوئی پریشاں ہوتا ہے

بگڑی ہوئی قسمت بنتی ہے منہ مانگی مرادیں ملتی ہیں
سرکارِ مدینہ کے در پر ہر دَرد کا درماں ہوتا ہے

کونین کی ہر شے ہے اس کی ہر شے پہ تصرّف ہے اس کا
داتا ترے دَر کا منگتا بھی تقدیر کا سلطاں ہوتا ہے

رَحمت کی گھٹا چھا جاتی ہے ہو جاتی ہے جلووں کی بارش
جب ذِکر تمہارا صلِّ علیٰ اے خسروِ خوباں ہوتا ہے

مونس ہیں وہی مجبوروں کے ہمدم ہیں وہی معذوروں کے
سب کچھ ہیں محمدؐ ہی اس کے جو بے سر و ساماں ہوتا ہے

طوفانِ بلا ہیں اے خالدؔ کیا خوف انہیں غرقابی کا
صدقے ہیں محمدؐ کے جن کا اللہ نگہباں ہوتا ہے

○

Marfat.com

عطا کرتی ہے شانِ ماورائی یا رسول اللہ
تمہارے آستانے کی گدائی یا رسول اللہ

ہمارے آنسوؤں کو جذب کر لو اپنے دامن میں
یہی ٹوٹے دلوں کی ہے کمائی یا رسول اللہ

درِ اقدس پہ رکھ کر مٹا لوں ہر غمِ ہستی!
اگر قسمت سے ہو جائے رسائی یا رسول اللہ

ترے در کے فقیروں کا دو عالم پر تصرّف ہے
بنا دیتی ہے کیا تیری گدائی یا رسول اللہ

سرِ محشر ہر اک لب پر یہ نعرہ ہو تو کیا غم ہے
دُہائی ہے دُہائی ہے دُہائی یا رسول اللہ

جو ہاتھ آئے تیری خاکِ کفِ پا بھی تو میں سمجھوں
کہ میں نے دولتِ کونین پائی یا رسول اللہ

برسنے لگ گیا ابرِ کرم حرماں نصیبوں پر
تمہاری یاد رحمت بن کے چھائی یا رسول اللہ

جسے جو چاہو دے دو، جس قدر چاہو عطا کر دو
تمہاری ملک ہے ساری خدائی یا رسول اللہ

گرفتارِ غم و آلام ہے مدت سے یہ خالد
دُہائی یا رسول اللہ دُہائی یا رسول اللہ

○

Marfat.com

ہر عیاں میں ہیں نہاں سیّدِ مکی مدنی
ہر نہاں سے ہیں عیاں سیّدِ مکی مدنی

رونقِ کون و مکاں سیّدِ مکی مدنی
بے نشاں کا ہیں نشاں سیّدِ مکی مدنی

مہر و ماہ بن کے چمکتے ہیں فلک پر اب تک
پائے اقدس کے نشاں سیّدِ مکی مدنی

تیرا دربار سلامت تو سلامت ہم بھی
ہے یہی جائے اماں سیّدِ مکی مدنی

آپ ہوتے نہ سہارا جو گنہگاروں کا
پھر ٹھکانہ تھا کہاں سیّدِ مکی مدنی

نورِ جاں نام ہے تیرا، تو ترا ذکرِ جمیل
وجہِ تسکینِ جہاں سیّدِ مکی مدنی

گھیر رکھا ہے مجھے ہجر کی تاریکی نے
اِک جھلک نورِ فشاں سیّدِ مکی مدنی

دیکھنے والوں نے دیکھا ہے تری صورت میں
جلوۂ ذاتِ عیاں سیّدِ مکی مدنی

روزِ محشر کا نہ کر خوف ذرا بھی خالد
ہیں نگہبان وہاں سیّدِ مکی مدنی

○

Marfat.com

دِل میرا یہ کہتا ہے محبوبِ خدا کہیئے
ایماں کا تقاضا ہے کچھ اس سے سِوا کہیئے

محبوبُ محبُ کہیئے یا سرِ خدا کہیئے
الفاظ نہیں ملتے کہیئے بھی تو کیا کہیئے

نعلینِ محمدؐ کا ہر ذرہ ستارا ہے
خورشیدِ منوّر کو نقشِ کفِ پا کہیئے

دیدارِ محمدؐ ہی حاصِل ہے عبادت کا
بے دید ادا ہو تو سجدے کو قضا کہیئے

ہر ذرّہ مدینے کا صد طور بداماں ہے
جنت کی بہاروں کو طیبہ کی فضا کہیئے

جو غایتِ آدم ہے جو باعثِ عالم ہے
اس نورِ مجسّم کی تعریف میں کیا کہیئے

منگتا ہے مگر کس کا؟ نسبت تو ذرا دیکھو
سرکارؐ کے در کا ہی خالِد کو گدا کہیئے

Marfat.com

آزردہ آبِ دیدہ ہوں میں اُن کی چاہ میں
اِک رنگِ حُسن ہے مرے حالِ تباہ میں

آتے ہیں سر جھکائے ہوئے بارگاہ میں
لے لو ندامتوں کو اَب اپنی پناہ میں

ایسے درِ قبول سے نسبت ہوئی نصیب
تاثیر دیکھتا ہوں دعاؤں میں آہ میں

اَے عالمِ حضوریِ سرکارؐ زندہ باد
تیرے سوا کوئی نہ جچے گا نگاہ میں

تیری عطائے خاص مرے کام آگئی
گنجائشِ نجات نہیں تھی گناہ میں

حیراں کھڑا ہوں کیسے مدینے کو جاؤں میں
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر اک سمت راہ میں

خالدؔ کی آرزو ہے کہ ہنگامِ موت بھی
جلوے بسے ہوئے ہوں تمہارے نگاہ میں

Marfat.com

جو خوش نصیب مدینے بلائے جاتے ہیں
نجات کے انہیں مژدے سنائے جاتے ہیں
میں ایسے در کا گدا ہوں مجھے کمی کیا ہے
جہاں فقیر بھی سلطاں بنائے جاتے ہیں
نبی کے نور کا صدقہ ہے جاری و ساری
کہ اب بھی دونوں جہاں جگمگائے جاتے ہیں
کسی کی یاد کا ایسا صلہ نہیں ملتا
وہ میرے دل کو مدینہ بنائے جاتے ہیں
دیا ہے یہ بھی قرینہ تری محبت نے
ہر ایک غم کو ترا غم بنائے جاتے ہیں
عجیب ڈھنگ ہے محشر میں پردہ پوشی کا
کہ بے حساب ہمیں بخشوائے جاتے ہیں
وہ سن رہے ہیں یقیناً اسی توقع پر!
فسانۂ غمِ ہستی سنائے جاتے ہیں
نہیں ہے اور کوئی چیز بھی کہ نذر کریں
ہمارے پاس ہیں آنسو بہائے جاتے ہیں
ضرور پہنچیں گے خالدؔ ہم اپنی منزل تک
سرا ن کے نقشِ قدم پر جھکائے جاتے ہیں

Marfat.com

مقصودِ زندگی ہے اِطاعت رسُوؐل کی
معراجِ بندگی ہے محبت رسُوؐل کی

کوتاہیِ عمل کا مجھے خاص غم نہیں
کافی ہے میرے واسطے نسبت رسُوؐل کی

اُن کے کرم کی شان کسی میں کہیں نہیں
مجرُم کو ڈھونڈتی ہے شفاعت رسُوؐل کی

ہر آڑے وقت رحمتِ عالم کو یاد کر
تجھ سے بہت قریب ہے رحمت رسُوؐل کی

ایمان و آگہی جسے کہتا ہے یہ جہاں
اُلفت رسول کی ہے وہ اُلفت رسُوؐل کی

ارشادِ مَنْ رَاٰنِی سے ثابت ہوا یہ راز
دیدار ہے خدا کا زیارت رسُوؐل کی

مُختارِ کائنات کوئی اَور تو نہیں
دُنیا رسول کی ہے تو جنت رسُوؐل کی

سر پر رکھے وہ تاجِ شفاعت جب آئیں گے
دیکھیں گے شان روزِ قیامت رسُوؐل کی

غالِبؔ جو مَوت آئے تو آئے کچھ اس طرح
پیشِ نظر رہے مرے صورت رسُوؐل کی

○

Marfat.com

خود خدا کا پیار ہم کو مِل گیا
سیّدِ ابرار ہم کو مِل گیا

دربدر کی ٹھوکروں سے بچ گئے
آپؐ کا دربار ہم کو مِل گیا

حشر میں بیٹھے ہیں ٹھنڈی چھاؤں میں
دامنِ سرکار ہم کو مِل گیا

ہم سے مجبوروں کی قسمت دیکھئے
اَحمدِ مُختار ہم کو مِل گیا

ناز بھی اَب فرض ہے تقدیر پر
آپؐ سا غمخوار ہم کو مِل گیا

ہر طرف ہیں آپ کے جلوے حضور
دیدۂ بیدار ہم کو مِل گیا

اَب بھٹکنے کا کوئی اِمکاں نہیں
قافلہ سالار ہم کو مِل گیا

سہل ہے اب سہل ہے عرفانِ حق
محرمِ اَسرار ہم کو مِل گیا

خالدِ اس شرعِ محمدؐ کے نثار
راستہ ہموار ہم کو مِل گیا

Marfat.com

حُسنِ رسولِ پاک کی تنویر دیکھئے
اللہ کے جمال کی تصویر دیکھئے

ان کی عطا سے مہرِ جہاں تاب ہو گیا
سرکار کے غلام کی تقدیر دیکھئے

مختارِ کُل کیا ہے خدا نے حبیب کو
دونوں جہاں ہیں آپ کی جاگیر دیکھئے

وَالشَّمسِ وَالضُّحیٰ سے عبارت ہے اور کیا
رُخسارِ مصطفیٰ کی ہیں تفسیر دیکھئے

ان کے سوا ہیں اور سبھی شے سے بے نیاز
ہاں دیکھئے گداؤں کی توقیر دیکھئے

کچھ رخصتِ سفر بھی عطا کیجئے حضور
حالات کی بھی پاؤں میں زنجیر دیکھئے

خالدؔ نہ درمیاں ہو اگر ان کا واسطہ!
ملتی نہیں دعاؤں کو تاثیر دیکھئے

Marfat.com

اوّلیں آخریں ترے صدقے
خاتم المرسلیں ترے صدقے

حُسنِ یوسف تجھے سلام کرے
کل جہاں کے حسیں ترے صدقے

رُخِ زیبا ہے مصحفِ ایماں
اے مرے مہ جبیں ترے صدقے

تجھ پہ شیدا ہے خود خدا لے جمال
اے حسیں نازنیں ترے صدقے

ناز بردارِ امتِ عاصی
میرے دنیا و دیں ترے صدقے

بن گئی بات سب مساروں کی
شافعِ مذنبیں ترے صدقے

[illegible] عرش کی رونق
[illegible] کے مکیں ترے صدقے

جانِ خالد قرارِ جانِ جہاں
آفتابِ یقیں ترے صدقے

Marfat.com

جوش میں آگئی رحمتِ کبریا ہم غریبوں کے حاجت روا آگئے
غم کے ماروں کے غم دور ہونے لگے شور اُٹھا کہ مشکل کشا آگئے

حُسن پر جن کے نازاں ہے شانِ خدا جنکے نقشِ قدم پر دو عالم فدا
ہیں جو مقصودِ خلق اور مطلوبِ حق مرحبا وہ حبیبِ خدا آگئے

ابرِ رحمت مسلسل برسنے لگا دِل کے پژمُردہ غنچے مہکنے لگے
مونسِ بیکساں ہادیٔ گمرہاں کشتیٔ نوح کے ناخدا آگئے

بے نشانوں کو اپنے نشاں مل گئے نامرادوں کو دونوں جہاں مل گئے
کُنتُ کنزاً کا خلوت کدہ چھوڑ کر بزمِ ہستی میں خیر الورا آگئے

آفتابِ رسالت درخشاں ہوا دُور دنیا سے سارا اندھیرا ہوا
ذِکر سے ان کے دل جگمگانے لگا لیکے انوار نورُ الہُدیٰ آگئے

ہم گنہگار جاتے نہ جانے کہاں مل گئی اے خوشا انکے در پر اماں
فیض و بخشش کے در کھل گئے ہر طرف ہو مبارک شفیع الورٰی آگئے

کون ہے اس قدر محترم دیکھئے اللہ اللہ یہ حُسنِ کرم دیکھئے
شرم سے بادشاہوں کی گردن جھکی سامنے جب بھی انکے گدا آگئے

میری مشکل میں مشکلکشائی ہوئی میری رنج و محن سے رہائی ہوئی
عالمِ یاس میں جب پکارا انہیں میری اِمداد کو مصطفےٰ آگئے

میں سراپا خطا وہ سراپا عطا میں گنہگار ہوں وہ شفیع الورٰی
خالدِ بے نوا بخت یاور ہوا بخشوانے شہِ دوسرا آگئے

Marfat.com

دِل ہے ذِکرِ حضورؐ کے صَدقے
آنکھ بھی ان کے نور کے صدقے

رِفعتِ عرش بھی ہے زیرِ قدم
خاکِ پائے حضورؐ کے صدقے

مِل رہی ہے دُرود سے مَستی
اس شرابِ طہور کے صَدقے

ناز کرتا ہے صرف جو تم پر
اس گدائے غیور کے صدقے

ماہ و خورشید نے ضیاء پائی
جب سے ان کے نور کے صدقے

جو مدینہ بنا دے انساں کو
ایسے کیف و سرور کے صدقے

بہرِ تسکیں وہ آ گئے خالدؔ
میں دلِ ناصبور کے صدقے

Marfat.com

نقشہ تری گلی کا ہماری نظر میں ہے
اِک کیف اِک سرُور سا قلبِ جگر میں ہے

کیوں کر جبیں جھکے نہ دو عالم کی اس جگہ
تکمیل رفعتوں کی ترے سنگِ در میں ہے

آسُودہ ہو گیا ہے مرا اضطرابِ دید
کیا دِلکشی مدینے کے دیوار و دَر میں ہے

نقشِ قدم سے تیرے منوّر ہیں دو جہاں
ہر ذرّہ آفتاب تری رہگذر میں ہے

منزل بقدرِ شوق ہے مجھ سے بہت قریب
راہِ دیارِ قدس مری چشمِ تر میں ہے

اپنے ہی جیسا کیسے انہیں مان لیجئے!
جو وصف ہے بشر میں وہ کب بشر میں ہے

خالدؔ ہیں راہِ شوق کے آداب مختلف
بیٹھا ہوا ہوں اور مرا دل سفر میں ہے

Marfat.com

مریضِ ہجر کا مشکل ہے جینا یا رسول اللہ
دکھا دیجئے دکھا دیجئے مدینہ یا رسول اللہ

غریقِ بحرِ عصیاں ہیں گرفتارِ مصیبت ہیں
کنارے سے لگا دیجئے سفینہ یا رسول اللہ

نچھاور گنبدِ خضرا پہ جا کر جان و دل کر دوں
کوئی ایسا بھی آجائے مہینہ یا رسول اللہ

چھپا لو اب چھپا لو اپنے دامانِ شفاعت میں
خطاؤں پر ہے نادم یہ کمینہ یا رسول اللہ

کشادہ ہو گئی آغوش رحمت اے زہے قسمت
جو آیا شرمِ عصیاں سے پسینہ یا رسول اللہ

غمِ دنیا کی ظلمت مجھ سے کترا کر گزر جائے
منوّر اس قدر ہو جائے سینہ یا رسول اللہ

خزانہ رحمتوں کا رات دن لٹتا ہے منگتوں میں
تمہارا در ہے رحمت کا خزینہ یا رسول اللہ

حضورؐ اپنے کرم اپنی عطاؤں پر نظر کیجئے
دعا کا بھی نہیں مجھ کو قرینہ یا رسول اللہ

عطا کر دو وہ معراجِ تصوّر اپنے خالدؔ کو
جدھر دیکھے نظر آئے مدینہ یا رسول اللہ

Marfat.com

مُصطفٰے مُجتبٰے محمدؐ ہیں
شانِ ربُ العُلٰی محمدؐ ہیں
دردِ دل کی دَوا محمدؐ ہیں
ہر مرض کی شفا محمدؐ ہیں
رحمتِ دو جہاں نویدِ کرم
بحرِ جود و سخا محمدؐ ہیں
آدمؑ و نوحؑ سے کوئی پوچھے
کیسے حاجت روا محمدؐ ہیں
چشمِ بینا سے دیکھ اے زاہد
ہر طرف جا بجا محمدؐ ہیں
ان سے کونین میں اجالا ہے
نورِ حق کی ضیاء محمدؐ ہیں
یہ ملائک بھی راز پا نہ سکے
کون بتلائے کیا محمدؐ ہیں
میرا ایمان ہے یہی خالدؔ
میرے مشکلکشا محمدؐ ہیں

Marfat.com

مرحبا صَلِّ علیٰ شافعِ عصیاں آئے
چارہ ساز آئے مرے درد کا درماں آئے

ذرّے ذرے کی زباں پر ہے انہیں کی توصیف
بزمِ کونین میں کونین کے سلطاں آئے

مِل گیا ہے مجھے دامانِ نبی کا سایہ
اَب مرے پاس ذرا گردشِ دَوراں ہے

ٹوٹی زنجیرِ غلامی کی کھلا بابِ کرم
آپ جب کرتے ہوئے مشکلیں آساں آئے

ہم نے لُٹ کر رہِ طیبہ میں یہ منظر دیکھا
پیشوائی کو ہماری سروساماں آئے

اللہ اللہ یہ غلامانِ محمدؐ کا مقام
در پہ ارماں گدائی لیے سلطاں آئے

رفعتِ عرش نے بھی فرشِ زمیں کو چوما
خالدِ اس شان سے وہ خسروِ خوباں آئے

Marfat.com

ہیں اہلِ محبت نغمہ سرا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر سمت ہے شورِ صلِ علیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ
ضَو بار ہوئے محبوبِ خدا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہیں نور سے جگمگ ارض و سما سبحان اللہ سبحان اللہ

یکتائے جہاں ہیں جو بخدا ثانی ہی نہیں کوئی جن کا
وہ آج ہوئے عالم آرا سبحان اللہ سبحان اللہ
اے ختمِ رسل اے سرورِ کل اے غایتِ کل ہادیٔ سبل
ہے کعبۂ جاں دربار ترا سبحان اللہ سبحان اللہ

جو رحمت ہے سرتا بقدم ہیں جس کے سب ممنونِ کرم
وہ ابرِ کرم ہر سو برسا سبحان اللہ سبحان اللہ
اے نازشِ آدم جانِ کرم اے مظہرِ حق سے نورِ اتم
ہے دید تیری دیدارِ خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر مشکل میں کام آتے ہیں ہر بگڑی بات بناتے ہیں
کونین کے ہیں وہ عقدہ کشا سبحان اللہ سبحان اللہ
خالدؔ یہ وظیفہ ہے میرا ضائع تو نہیں کوئی لمحہ
یا سیّدنا یا ملجا نا سبحان اللہ سبحان اللہ

Marfat.com

ترے کرم کا خدائے مجیب کیا کہنا
عطا کیا مجھے عشقِ حبیبؐ کیا کہنا

مریضِ غم ہیں بڑے خوش نصیب کیا کہنا
کہ ہے حبیبِ دو عالم طبیب کیا کہنا

خدا گواہ کہ آسودۂ حیات ہیں ہم
غمِ حبیبؐ ہے ہم کو نصیب کیا کہنا

جدھر بھی جاتا ہوں پاتا ہوں سامنے انکو
نظر نوازیٔ حسنِ حبیب کیا کہنا

مریضِ ہجر سے کہتی ہے دل کی ہر دھڑکن
سکوں نواز ہے ذکرِ حبیب کیا کہنا

قسم خدا کی شہنشاہِ ہفت کشور ہے
گدائے درگہِ کوئے حبیبؐ کیا کہنا

خدا کی مانگنے والوں کو بخشدیتے ہیں
عطا نرالی ہے، بخشش عجیب کیا کہنا

نظر میں سرورِ عالم کا آستانہ ہے
میں دور رہ کے ہوں اتنا قریب کیا کہنا

اس آستانۂ اقدس کی خیر ہو خالدؔ
جہاں پہ پلتے ہیں مجھ سے غریب کیا کہنا

Marfat.com

اہلِ جہاں کو درد کا چارا نہیں نصیب
جب تک تری نظر کا اِشارا نہیں نصیب

اس کی جگہ ہے دامنِ رحمت پناہ میں
جس بے نوا کو کوئی سہارا نہیں نصیب

ایمان و آگہی ہیں وہی، زندگی وہی
ان کی عطا نہ ہو تو گزارا نہیں نصیب

وہ عرصۂ حیات تو بدتر ہے موت سے
جس لمحہ ہم کو ان کا نظارا نہیں نصیب

کس پر کرم نہیں شہِ بے کس نواز کا
ہے کون جس کو ان کا اتارا نہیں نصیب

محروم ہے وہ رحمتِ پروردگار سے
جس انجمن کو ذکر تمہارا نہیں نصیب

جو پا چکا سفینۂ عشاقِ مصطفیٰؐ
موجو! تمہیں بھی ایسا کنارا نہیں نصیب

دل بھی دیا تو سرورِ کونین کو دیا
ہم نے خدا کے فضل سے ہارا نہیں نصیب

خالدؔ اس آستاں پہ جبیں جگمگا اٹھی
یہ کیسے مان لوں کہ ستارا نہیں نصیب

Marfat.com

غم کے بھنور سے کون نکالے ترے سوا
دِل کا سفینہ کون سنبھالے ترے سوا

اے تاجدارِ حشر یہ کس کی مجال ہے
کھولے درِ نجات کے تالے ترے سوا

لاریب تیری ذات سراجِ منیر ہے
منسوب ہوں تو کس سے اُجالے ترے سوا

قہار تختِ عدل پہ اور دم بخود ہے حشر
دیکھیں خدا کو کوئی منا لے ترے سوا

تجھ سے نہیں تو کس سے کہیں داستانِ غم
ہے کون مشکلوں کو جو ٹالے ترے سوا

سب دے رہے ہیں وسعتِ داماں کا واسطہ
کوئی نہیں جو سب کو چھپا لے ترے سوا

خالد یہ پوچھنا ہے تو محبوبِ رب سے پوچھ
کیا چاہیں تیرے چاہنے والے ترے سوا

Marfat.com

محمدؐ محمدؐ پکارے چلا جا
کرم کے سہارے سہارے چلا جا
محمدؐ ہیں جب دینے والے تو کیا غم
مرادوں کا دامن پسارے چلا جا
اگر حشر میں آبرو چاہتا ہے
جو پاتے محمدؐ پہ وارے چلا جا
خدا کی قسم ہر مصیبت ٹلے گی
انہیں کو مسلسل پکارے چلا جا
درودوں کے موتی ہیں تارِ نفس میں
یہی زندگی ہے گزارے چلا جا
محمدؐ تو ہیں نقشِ نقاشِ ہستی
یہی نقش دل میں اتارے چلا جا
سنا نعتیں کہہ کہہ کے دنیا کو خالدؔ
سنورتا چلا جا سنوارے چلا جا

Marfat.com

ہر رنگ میں اُن کا جلوہ ہے ہر حُسن میں اُن کی رعنائی
ہر قلب میں اُن کا مسکن ہے ہر آنکھ میں ان کی زیبائی
بے چین ہوں یاد بلطجا میں، سہتا ہوں جُدائی کے صدمے
دِل ہجرِ نبیؐ میں روتا ہے، تڑپاتی ہے شب کی تنہائی
مُنہ مانگی مرادیں ملتی ہیں، ہر غم کا مداوا ہوتا ہے
دَربارِ نبیؐ اکرم سے جو چیز بھی مانگی وہ پائی!
جو راحتِ جاں ہے وجہِ سکوں، ہر درد کا درماں کہہ نہ سکوں
وہ یاد تمہاری ہے آقا جو ہر مشکل میں کام آئی
کہتے ہیں جسے سب خلدِ نظر سایہ ہے تمہارے دامن کا
نسبت ہے جسے اس دامن سے کچھ غم ہے نہ فکرِ رُسوائی
جب لطف ہے شاہِ دو عالم اے حُسنِ مجسم جانِ کرم
ہم بھی ہوں وہاں حاضر کہ جہاں ہے آپ کی جلوہ آرائی
یہ ان کے کرم کا صدقہ ہے، یہ ان کی عطا کی باتیں ہیں
خُدّام کو بخشا تاجِ شہی منگتوں پہ تصدّق دارائی
کشتیٔ محبت سے لاکھوں طوفانِ حوادث ٹکرائے
پھر بھی سرِ ساحل اے خالدؔ سرکار کی نسبت لے آئی

Marfat.com

دعا ہے زندگانی یوں بسر ہو
ثنا خوانی نبی کی عمر بھر ہو
اسی جانب کو جھک جاتا ہے کعبہ
مرے محبوب رُخ تیرا جدھر ہو
الٰہی اس طرح دنیا سے جاؤں
جمالِ مصطفےٰ پیشِ نظر ہو
جسے نسبت ہے ان کے نقشِ پا سے
وہ ذرّہ کیوں نہ صدر شکِ قمر ہو
مدینے اس طرح جاؤں خستہ یا
تمنائے نبی زادِ سفر ہو
مری تاریک راتیں جگمگا دو
کبھی سوئے غریباں بھی نظر ہو
ہراساں ہو مصیبت میں وہ کیونکر
تمہارے لطف پر جس کی نظر ہو
وہیں تربت بنے خالد کی یارب
ترے محبوب کی جو رہگذر ہو

Marfat.com

تعیّنات کی حد میں نہیں مقامِ حضورؐ
کہ اوجِ عرش سے بالا ہے اوجِ بامِ حضورؐ

جبیں حرم میں جھکی دِل جھکا مدینے میں
ضرور روحِ عبادت ہے احترامِ حضورؐ

لبِ خلوص پہ جب مصطفےٰ کا نام آیا
تو روح جھوم کے پڑھنے لگی سلامِ حضورؐ

خدا گواہ سراپا دُرود بن جائے
جسے نصیب ہو قسمت سے ایک جامِ حضورؐ

خدا غنی ہے کمی کچھ نہیں خزانے میں
جو مانگنا ہے وہ مانگو مگر بنامِ حضورؐ

جہاں جہاں بھی مصائب ہمیں ستاتے ہیں
ہزاروں رحمتیں آتا ہے لیکے نامِ حضورؐ

وہی ہیں ساقیٔ تسنیم و ساقیٔ کوثر !!
نہ تشنہ کام رہیں گے یہ تشنہ کامِ حضورؐ

زبانِ خواجۂ کونین ہے خدا کی زبان
کلامِ خالقِ کونین ہے کلامِ حضورؐ

سلام کرتی ہے ہر موج مجھ کو یوں خالدؔ
مرے سفینے پہ لکھا ہوا ہے نامِ حضورؐ

Marfat.com

نشاطِ زندگانی تیرا غم ہے یارسول اللہ
مرا دل رشکِ صد باغِ ارم ہے یارسول اللہ
تمہارے ہجر میں جو آنکھ نم ہے یارسول اللہ
تمہاری ہی محبت کا کرم ہے یارسول اللہ
پہنچنا منزلِ مقصود پر مشکل نہیں مجھ کو
مرا رہبر ترا نقشِ قدم ہے یارسول اللہ
معینِ بیکساں تم ہو، مرادِ دو جہاں تم ہو
تمہاری ذات سرتاپا کرم ہے یارسول اللہ
فقیرِ بے نوا ہوں بے سر و ساماں ہوں میں لیکن
تمہارے نام سے میرا بھرم ہے یارسول اللہ
وہ کس کا در ہے تیرا در ہے اے محبوبِ دو عالم
دو عالم کی جبیں جس در پہ خم ہے یارسول اللہ
کوئی محروم رہ جائے گدا یہ ہو نہیں سکتا
محیطِ دو جہاں تیرا کرم ہے یارسول اللہ
مرے دل کا جو قبلہ ہے مدینہ ہے مدینہ ہے
بظاہر سامنے بیت الحرم ہے یارسول اللہ
پلا دو شربتِ دیدار کا اک جام اے آقا
مریضِ ہجر کا آنکھوں میں دم ہے یارسول اللہ

Marfat.com

یہ مانا بے عمل ہوں میں مگر اے رحمتِ عالم
مری نسبت ہے تم سے کیا یہ کم ہے یا رسول اللہ
ہے بیخود زیرِ دامانِ کرم یہ آپ کا خالدؔ
نہ اس کو فکر ہے کوئی نہ غم ہے یا رسول اللہ

قطعہ

ادب سے نامِ محمدؐ کو چوم لیتا ہوں
غموں کے نقش مٹا کر میں جھوم لیتا ہوں
خیال سرورِ عالم میں کھو کے اے خالدؔ
تمام عرصۂ ہستی میں گھوم لیتا ہوں

Marfat.com

عِشق حضرتؐ نہیں تو کچھ بھی نہیں
گر یہ دَولت نہیں تو کچھ بھی نہیں

ان کی چوکھٹ پہ سر ہو دَم نِکلے
ایسی قِسمت نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہو تصوّر میں گنبدِ خضرا
یوں عبادت نہیں تو کچھ بھی نہیں

لاکھ عابد ہو، لاکھ زاہد ہو
اُن سے نسبت نہیں تو کچھ بھی نہیں

دین و دنیا کا ہے یہ سرمایہ
دَردِ اُلفت نہیں تو کچھ بھی نہیں

نزع کے وقت رُوبرو خالدؔ
اُن کی صورت نہیں تو کچھ بھی نہیں

Marfat.com

راحتِ قلبِ عاشقاں ہیں آپؐ
جانِ تسکیں سرورِ جاں ہیں آپؐ

ہے گداؤں کا آپؐ ہی سے بھرم
نازبردارِ بے کساں ہیں آپؐ

فکرِ روزِ حساب کیوں ہو مجھے
شافعِ جملہ عاصیاں ہیں آپؐ

دور کب ہوں تمہارے قدموں سے
دل وہیں ہے مرا جہاں ہیں آپؐ

اس سے خائف بھنور بھی طوفاں بھی
جس کی کشتی کے پاسباں ہیں آپؐ

اے کسِ بیکساں شہِ خوباں!
خوب روؤں کی خوبیاں ہیں آپؐ

آپؐ ہیں آپ حاصلِ عرفاں
سرِ قدرت کے رازداں ہیں آپؐ

بے نشاں کر سکے گی کیا دنیا
میرے آقا مرا نشاں ہیں آپؐ

آپؐ کا وصف اور خالدؔ سے
کس قدر اس پہ مہرباں ہیں آپؐ

Marfat.com

فزوں ہیں رتبے میں شاہانِ ہفت کشور سے
جنہیں گدائی ملی آپؐ کی مقدر سے

وہی ہیں یار و مددگار بے سہاروں کے
گناہ گار نہ گھبرائیں خوفِ محشر سے

تمہارے قدموں کا دھوون ہے خُلد کی رونق
قمر نے روشنی پائی ہے روئے انور سے

حضورؐ ساقیٔ کوثر ہیں تشنگی کیسی
ہم اپنی پیاس بجھائیں گے جامِ کوثر سے

لیا جو نام نبیؐ رحمتوں نے گھیر لیا
زمانے بھر کی بلائیں ٹلیں مرے سر سے

نبی کی یاد نے ہر غم سے بے نیاز کیا
خدا کا قرب بھی پایا تو ذکرِ سرور سے

گناہ گار و سیہ کار ہوں مگر خالدؔ
مجھے کرم کی ہے اُمید سیدہ پرور سے

Marfat.com

اُس کو طوفان بھی کنارا ہے
جس کا حامی کرم تمہارا ہے
حُسن کہتی ہے جس کو یہ دنیا
رُخِ پُر نور کا اتارا ہے
رحمتِ حق نے مجھ کو گھیر لیا
جب کبھی آپؐ کو پکارا ہے
بھیک جس کو درِ نبیؐ سے ملی
سارِی دنیا کا وہ سہارا ہے
وجہِ تسکینِ جاں، قرارِ دِل!
آپ کا نام کتنا پیارا ہے
دونوں عالم کا یا رسول اللہ
آپؐ کی بھیک پر گزارا ہے
حسرتِ دیدِ حق ہوئی پوری
خوب سرکار کا نظارا ہے
بن گئی بات بن گئی خالدؔ
کہہ رہے ہیں وہ تو ہمارا ہے

Marfat.com

یہ تخصیصِ شاہِ اُمم اللہ اللہ
کہ ہے عرش زیرِ قدم اللہ اللہ

خطاکار پر ہو رہی ہیں عطائیں
یہ شفقت یہ لطف و کرم اللہ اللہ

وہ آنکھیں ہیں تسنیم و کوثر سے بہتر
جو ہیں عشقِ احمدؐ میں نم اللہ اللہ

زمانے میں ہیں مثلِ خورشید تاباں
ترا نام لے لے کے ہم اللہ اللہ

خدا دے تو یہ دولتِ دو جہاں ہے
حبیبِ دو عالم کا غم اللہ اللہ

ترے نام لیوا ترے در کے منگتے
ہیں سارے جہاں کا بھرم اللہ اللہ

ہے ان کے تصرّف میں ساری خدائی
گدایانِ شاہِ اُمم اللہ اللہ

بیادِ شہنشاہِ کونین خالدؔ
مرا دل ہے رشکِ ارم اللہ اللہ

Marfat.com

مدینے پہ یہ دِل فِدا ہو رہا ہے یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اَور کیا ہے
تِرا نام لے لے کے ہم جی رہے ہیں عبادت نہیں ہے تو پھر اَور کیا ہے
گنہگار پر وہ کرم کر رہے ہیں بِھکاری کا اپنے بھرم رکھ رہے ہیں
شفیعِ دو عالم کی ہم عاصیوں پر عنایت نہیں ہے تو پھر اَور کیا ہے
گیا جو بھی منگتا تہی دست در پر دو عالم کی نعمت وہ آیا ہے لیکر
بدلتے ہیں طیبہ میں سب کے مقدر سخاوت نہیں ہے تو پھر اَور کیا ہے
تصدّق کروں جان قرباں کروں دل، وہی ہیں مِری آرزوؤں کا حاصل
جسے اہلِ دِل کہہ رہے ہیں مدینہ وہ جنت نہیں ہے تو پھر اَور کیا ہے
کِسی شے کی مجھ کو ضرورت نہیں ہے یہ ہے سیر چشمی قناعت نہیں ہے
مِرے دل میں ہے جاگزیں انکی الفت یہ دَولت نہیں ہے تو پھر اَور کیا ہے
بلا لو گنہگار خالد کو در پر کرم ہو کرم ہو کرم ہو کرم بندہ پرور!
مِرے واسطے یہ جُدائی کا اک پل قیامت نہیں ہے تو پھر اَور کیا ہے

Marfat.com

دِل کعبے کا کعبہ ہے مدینہ ہے نظر میں
اللہ کا محبوب ہے مہمان مرے گھر میں

کونین میں ہے نورِ محمدؐ سے اُجالا
ہے نقشِ کفِ پا کی ضیا شمس و قمر میں

توصیفِ محمدؐ سے ہے سرشار مرا دل
انوار کی بارش ہے مرے قلب و جگر میں

یہ معجزۂ گیسو و رخسارِ نبیؐ ہے!
ہر رات سہانی ہے تو ہے نورِ سحر میں

کونین کی نعمت بھی نہیں اس کے برابر
جو کیف ملا ہم کو مدینے کے سفر میں

وہ قاسمِ نعمت بھی ہیں محبوبِ خدا بھی
کیا چیز نہیں سرورِ کونین کے گھر میں

اے ماہِ مدینہ ترے جلووں کے تصدّق
ہر ذرّہ ہے خورشید تری راہ گزر میں

آنکھوں میں لیے پھرتا ہوں خالدؔ وہی تنویر
ہے گنبدِ خضرا میری آغوشِ نظر میں

Marfat.com

جان و دِل سے ہوں میں فدائے حضورؐ
بد سہی، ہوں مگر گدائے حضورؐ

مِرا ذوقِ طلب ہے سب سے جدا
کچھ نہیں چاہتا سِوائے حضورؐ

آئیں آنکھوں میں میرے دِل میں رہیں
دونوں گھر ہیں مِرے برائے حضورؐ

اِس سے بڑھ کر نہیں کوئی دَولت
مجھ کو مِل جائے خاکِ پائے حضورؐ

اپنی رودادِ غم کہوں کِس سے
میرا کوئی نہیں سِوائے حضورؐ

لاج رکھ لو مِری گدائی کی!!!
بے نوا کِس کے در پہ جائے حضورؐ

جب پکارا کِسی نے مشکل میں
ناخدا بن کے آپؐ آئے حضورؐ

بخش دے گا حضورؐ کے صَدقے
مہرباں ہے بہت خدائے حضورؐ

بخشیں خالدؔ کو اِذنِ پا بوسی
باریابی کا دِن بھی آئے حضورؐ

Marfat.com

میرے لب پر جب ان کا نام آیا
ہر نفس ایک کیفِ جام آیا

تیرے در سے تری عطا کی قسم
جو بھی آیا وہ شاد کام آیا

روحِ کونین رقص کرتی ہے
کس کا میرے لبوں پہ نام آیا

اِسی اعزاز پر ہے ناز مجھے
تیرے منگتوں میں میرا نام آیا

سب سہارے جہاں کے ٹوٹ گئے
آپ کا آسرا ہی کام آیا

جھوم اُٹھی فضائے عظمت بھی
عرش پر جب وہ خوش خرام آیا

نام ان کا سنا لبِ دِل پر
یا درود آئی، یا سلام آیا

اس کی نسبت سلامتی دے گی
جس پہ اللہ کا سلام آیا

دیکھ کر وہ کہیں گے خالد کو
دیکھو دیکھو مرا غلام آیا

Marfat.com

سُرُور رہتا ہے کیفِ دوام رہتا ہے
لبوں پہ میرے دُرود و سلام رہتا ہے

بری ہیں نارِ جہنم سے مے خدا کی قسم
وہ جن کو ذِکرِ محمدؐ سے کام رہتا ہے

جو ایک بار انہیں دیکھ لے مقدّر سے
تمام عمر انہیں کا غُلام رہتا ہے

تمہارے در کی گدائی جسے مُیسّر ہے
اسی کے قبضے میں سارا نِظام رہتا ہے

نِثارِ خاکِ مدینہ پہ یہ نجومِ فلک
طوافِ شاہ میں ماہِ تمام رہتا ہے

یہ ہے حیاتِ محبت کا ماحصل خالدؔ
کہ وِردِ نعتِ نبیؐ صبح و شام رہتا ہے

Marfat.com

کچھ اس ادا سے تصوّر میں آپ آتے ہیں
کرم کے سائے میں ہم خود کو بھول جاتے ہیں

خیال آتا ہے جب بھی بہارِ طیبہ کا
گلِ امید مرے دِل میں مسکراتے ہیں

نبیؐ کے حسنِ جہاں تاب کی ضیا لے کر
فلک کے چاند ستارے بھی جگمگاتے ہیں

شفیعِ حشر کی رحمت پہ جان و دل قرباں
خطائیں کرتے ہیں ہم آپ بخشواتے ہیں

ظہور ہوتا ہے بیشک خدا کے جلوؤں کا
نقابِ رُخ جو حبیبِ خدا اٹھاتے ہیں

فرشتے آ کے لٹاتے ہیں پھول رحمت کے
نبیؐ کی یاد میں محفل جو ہم سجاتے ہیں

ہے تیری یاد بھی رحمت خیال بھی رحمت
ترے خیال میں ہر غم کو بھول جاتے ہیں

پکارتے ہیں مصیبت میں جب انہیں خالدؔ
انہیں قریب بہت ہی قریب پاتے ہیں

Marfat.com

اس کی قسمت پر فدا فرماں روائی ہو گئی
جس کو حاصِل کملی والے کی گدائی ہو گئی

بے کلی میں وہ سکون بخشا تمہاری یاد نے
کِھل گئی دل کی کلی غم سے رہائی ہو گئی

میں گرفتارِ بلا تھا۔ آفتوں میں تھا۔ مگر
جب پکارا آپ کو مشکل کشائی ہو گئی

منکشف مجھ پر ہوئے جلوے خدائے پاک کے
جب نبیؐ کے ذِکر سے دِل کی صفائی ہو گئی

شانِ محبوبی کے صدقے قرب کا یہ حال ہے
کہہ دیا اپنا جسے اس کی خدائی ہو گئی

بے سہاروں کو مبارک ہو سہارا مِل گیا
جلوہ گر دنیا میں ذاتِ مصطفائی ہو گئی

نامرادی مٹ گئی خالدؔ کی بر آئی مُراد
تیری رحمت سے ترے در تک رسائی ہو گئی

Marfat.com

تِرے خیال نے بخشا ہے یہ قرینہ بھی
مِری نگاہ میں کعبہ بھی ہے مدینہ بھی

یہ بحرِ عشقِ محمدؐ میں ڈوب کر دیکھا
ہر ایک موج میں ساحِل بھی ہے سفینہ بھی

مِرے کریم کرم سے نواز دے مجھ کو!
تِرے کرم سے ہو سیراب یہ کمینہ بھی

وہ جس سے گلشنِ فردوس بھی معطّر ہے
عجیب ہے مِرے سرکار کا پسینہ بھی

مجالِ دید کسے ہے مگر جسے چاہیں
وہ بخش دیتے ہیں دیدار کا قرینہ بھی

متاعِ زیست بنا لو غمِ محمدؐ کو
نصیب والوں کو مِلتا ہے یہ خزینہ بھی

تصوّرِ رُخِ جاناں کی خیر ہو خالدؔ
دِکھا دیا مجھے قربِ خدا کا زینہ بھی

Marfat.com

نگاہوں میں ہے سبز گنبد کا منظر تو یاد ان کی دل میں سمائی ہوئی ہے
میں قربان اس نسبتِ مصطفےٰ کے یہ نسبت بڑا رنگ لائی ہوئی ہے
ہم اہلِ وفا کا بھرم ہیں تو وہ ہیں عطا ہیں تو وہ ہیں کرم ہیں تو وہ ہیں
جسے لوگ کہتے ہیں ویرانۂ دل یہ دنیا انہیں کی بسائی ہوئی ہے
خلش قلبِ بیتاب کی کم نہ ہوتی دلیلِ محبت فراہم نہ ہوتی
سلامت رہیں میری آنکھوں کے آنسو یہی زندگی میں کمائی ہوئی ہے
گدائے نبی ہے زمانے کا سلطاں فدا اس کی قسمت پہ ہے شانِ شاہاں
خدا کی قسم وہ غنی ہے کہ جس نے مدینے میں دھونی رمائی ہوئی ہے
کبھی خود کو میں نے مدینے میں پایا کبھی عرش بھی میری آنکھوں میں آیا
یہ ان کی محبت نے معراج بخشی مری لامکاں تک رسائی ہوئی ہے
یہ نامِ محمدؐ میں تاثیر دیکھی بدلتی ہوئی پل میں تقدیر دیکھی
انہیں جب پکارا ہے بیتاب ہو کر مری قید غم سے رہائی ہوئی ہے
غلامِ رسولِ مکرم ہے خالدؔ نہ زاہد ہے خالدؔ نہ عابد ہے خالدؔ
مگر اس کرم کا ٹھکانا نہیں ہے پہاڑ ایک ناچیز رائی ہوئی ہے

Marfat.com

یہ فیض دیکھا ہے سرکار کی نگاہوں کا
سکوں میں ڈھل گیا سیلابِ غم کی آہوں کا
مہک اٹھی ہیں وہ گلیاں جہاں سے وہ گزرے
چمک اٹھا ہے ستارا اندھیری راہوں کا
ہم آپ کے ہیں سرِ حشر لاج رکھ لینا
اِسی پہ ناز ہے سرکار روسیاہوں کا
نقاب اٹھاؤ کہ دیکھیں خدا نما صورت
قرار آپ ہیں حسرت بھری نگاہوں کا
ہے ایک ذرّہ مگر چیز وسعتِ کونین
بہت وسیع ہے حلقہ نبیؐ کی باہوں کا
زہے نصیب کہ اس کی گلی کا منگتا ہوں
گزارا جس کی عطا پر ہے کج کلاہوں کا
گناہ گار ہوں لیکن یہ ناز ہے خالدؔ
کہ رحمتوں سے ہے رشتہ مرے گناہوں کا

Marfat.com

مٹتے ہیں دو عالم کے آزار مدینے میں
مصروفِ نوازش ہیں سرکارِ مدینے میں

یہ کہتی ہوئی آئے جس وقت قضا آئے
چل تجھ کو بلاتے ہیں سرکارِ مدینے میں

ہو جاتے ہیں جلووں سے دیدہ و دل روشن
دن رات برستے ہیں انوارِ مدینے میں

غمخوارئ اُمت تک محدود نہیں رحمت
ہے ساری خدائی کا مختار مدینے میں

سجدوں کی امانت سے ہونا ہے ہمیں فارغ
اک بار سرِ کعبہ سو بار مدینے میں

یہ شانِ عطا دیکھی، یہ ان کا کرم دیکھا
سُلطان نظر آئے نادار مدینے میں

دِل سازِ محبت تو بے شک ہے مگر خالد
اِس ساز کے بجتے ہیں سب تار مدینے میں

Marfat.com

میں بے نیاز ہوں دنیا کے ہر خزانے سے
ملی ہے بھیک محمدؐ کے آستانے سے

بہت ہی سونی تھی، بے کیف تھی خدا کی قسم
سجی ہے محفلِ کونین تیرے آنے سے

ملا ہے منزلِ قوسین کا نشاں مجھ کو
تمہارے نقشِ کفِ پا پہ سر جھکانے سے

پسِ فنا جو ترے در کی خاک ہو جائے
مریضِ ہجر کی مٹی لگے ٹھکانے سے

گدائے بے سر و ساماں ہوں آل کا صدقہ
مجھے بھی دیجئے سرکار کچھ خزانے سے

گناہ گار ہوں، لنبت مگر منوّر ہے
منور گیا ہوں ترے در پہ سر جھکانے سے

ہمارے سر پہ ہے دامانِ رحمتِ عالم
نہ مٹ سکیں گے زمانے ترے مٹانے سے

زہے نصیب بھکاری اُسی کا ہے خالدؔ
ملی ہے بھیک دو عالم کو جس گھرانے سے

Marfat.com

سیّدی یا حبیبی مولائی
آج فریاد کی ہو شنوائی
منتظر ہے کرم کا سودائی
مِل گئی راحتِ جناں مجھ کو
حق کی رحمت نے دی اماں مجھ کو
جب مصیبت میں تیری یاد آئی
اس کی قسمت پہ دو جہاں صدقے
اس پہ بخشش نثار سو جاں سے
تیرے کوچے میں جس کو موت آئی
باغِ فردوس کی بہاروں میں
ساری دنیا میں چاند تاروں میں
حُسنِ سرکار کی ہے رعنائی
بارِ عصیاں سے دَب گیا ہوں میں
غم کے طوفان میں گھر رہا ہوں میں
المدد سیّدی و مولائی
لاج رکھ لینا آل کا صدقہ
اپنے پیارے بلال کا صدقہ
ہو نہ محشر میں میری رُسوائی

Marfat.com

میری بگڑی بنا یئے آقا
دستگیری کو آیئے آقا
سخت مشکل میں ہے تمنّائی
حاصلِ زندگی ہو ہر سجدہ
نازشِ بندگی ہو ہر سجدہ
گر مدینے میں ہو جبیں سائی
من کمینہ سگِ دیارِ توام
لطف کن لطف خواستگارِ توام
کہ تو بندہ نواز آقائی
غم کے ماروں کو ہر خوشی بخشی
بے نواؤں کو سروری بخشی
یوں محمدؐ نے کی مسیحائی
آخری وقت جاگ اٹھے قسمت
سامنے ہو حضورؐ کی صورت
دیکھوں خالدؔ جمالِ زیبائی

Marfat.com

خاص رَونق ہے سرِ عرشِ علیٰ آج کی رات
آ رہے ہیں شہِ لولاکَ لَمَا آج کی رات

عام ہے اُن کا کرم، اُن کی عطا آج کی رات
فخرِ دارا و سکندر ہیں گدا آج کی رات

سب کو منہ مانگی مرادوں سے نوازیں گے حضورؐ
جھولیاں خوب بھریں اپنی گدا آج کی رات

مجھ کو بھی صدقہ معراج عطا کر یارب
میں بھی دیکھوں درِ سلطانِ دنیٰ آج کی رات

قابَ قوسین کی منزل میں ہیں وہ محوِ خرام
عالمِ رقص میں ہیں ارض و سما آج کی رات

خلوتِ خاص سے پیہم یہ صدا آتی ہے
اَور محبوب قریب آؤ ذرا آج کی رات

اس طرح طالب و مطلوب ملے اے خالدؔ
درمیاں میں کوئی پردہ نہ رہا آج کی رات

Marfat.com

مختارِ جنت ساقیٔ کوثر — اللہ اکبر اللہ اکبر
مطلوبِ عالم محبوبِ داور — اللہ اکبر اللہ اکبر
زلفوں پہ قربان خُلدِ معطّر — ابرو کا صدقہ محراب و منبر
جلووں کا حاصل منظر بہ منظر — اللہ اکبر اللہ اکبر
تفسیرِ قرآں ہے انکی سیرت — دیدارِ حق ہے انکی ہی صورت
کوئی نہیں ہے اتنا منور — اللہ اکبر اللہ اکبر
صورت تمہاری ہے حق کی صورت — تسلیم سب کو ہے یہ حقیقت
آقا و سیّد مولا و سرور — اللہ اکبر اللہ اکبر
ختمِ نبوّت کا ہو نگینہ — تم نے نکھارا حُسنِ مدینہ
اعلیٰ و افضل ہنر سے بہتر — اللہ اکبر اللہ اکبر
ان کا تصرف دونوں جہاں میں — انکی حکومت کون و مکاں میں
ان کے گدا ہیں ایسے تونگر — اللہ اکبر اللہ اکبر
لوح و قلم اب مہکیں گے کیسے — ان کی ثنا ہم لکھیں گے کیسے
کافی نہیں ہیں ساتوں سمندر — اللہ اکبر اللہ اکبر
ایسی فقیری کس سے ہے ممکن — سارے خزانے انکے ہیں لیکن
پھر بھی شکم پر باندھے ہیں پتھر — اللہ اکبر اللہ اکبر
یہ ہے خدا کا فضلِ مکمّل — نعتِ نبی ہے لب پر مسلسل
خالدؔ نے پایا ایسا مقدر — اللہ اکبر اللہ اکبر

Marfat.com

سب سے حسیں محبوبِ خدا — روحی فِداکَ صَلِّ علیٰ
ہر اک خوبی میں یکتا — روحی فِداکَ صَلِّ علیٰ

اعلیٰ ارفع عالی نسب — اور لقب معیارِ ادب
مُدثّر یٰسٓ طٰہٰ — روحی فِداکَ صَلِّ علیٰ

ابرِ کرم انداز نظر — لوحِ جبیں ایماں کی سحر
شانِ زُلف اِذا یَغشیٰ — روحی فِداکَ صَلِّ علیٰ

رِفعت نے چومے ہیں قدم — ایک قدم سِدرہ سے حرم
منزل قربِ اَوادنیٰ — روحی فِداکَ صَلِّ علیٰ

انسان کو اِعزاز مِلا — تیری ہی نسبت سے سجا
سر پہ تاجِ کرّمنا — روحی فِداکَ صَلِّ علیٰ

تیرے لیے ہے سارا جہاں — اور نہیں یہ وہم و گماں
حق نے کہا لَولاکَ لَمَا — روحی فِداکَ صَلِّ علیٰ

مظہر ہے بے صورت کا — حُسن حرا کی خلوت کا
نورِ احد شمعِ اِقرأ — روحی فِداکَ صَلِّ علیٰ

نطق تیرا وَحیٌ یُوحیٰ — شمع ہے قرآن ادا
روحِ عبادت ذِکرِ ترا — روحی فِداکَ صَلِّ علیٰ

خالد سب طوفان ٹلے — ٹوٹ گئے جو تیر چلے
جب بھی کہا یا سیّدنا — روحی فِداکَ صَلِّ علیٰ

Marfat.com

تم پہ سلامِ کردگار — روحی فِداکَ یارسُوْل
تم پہ درُودِ بے شمار — روحی فِداکَ یارسُوْل
کون ہے کتنا بیقرار — اور ہے کتنا اشکبار
آپ پہ سب ہے آشکار — روحی فِداکَ یارسُوْل
اِذنِ نظر عطا کیا — تابِ نظر بھی دیجیے
آپ کو ہے سب اختیار — روحی فِداکَ یارسُوْل
آپ کا ذکر زندگی — آپ کا ذکر زندگی
آپ کی یاد ہے قرار — روحی فِداکَ یارسُوْل
ختم ہو میری بے کسی — دُور ہو میری بے بسی
سارے جہاں کے غمگسار — روحی فِداکَ یارسُوْل
آپ کے غم کی نغمگی — اہلِ وفا کی زندگی
بج اٹھے ساز دل کے تار — روحی فِداکَ یارسُوْل
نعت کا ذوق دے دیا — کتنا بڑا کرم کیا
مجھ سے گدا کا یہ وقار — روحی فِداکَ یارسُوْل
دور ہوں ساری دُوریاں — ختم ہوں بے حضوریاں
اب نہیں تابِ اِنتظار — روحی فِداکَ یارسُوْل
راحتِ جاں اساسِ دل — کعبۂ خانماں حزیں
میرے لیے تیرا دَیار — روحی فِداکَ یارسُوْل

Marfat.com

آسمانِ مصطفےٰ ؐ کے چاند تاروں پر دُرود
جن سے ہیں ساری بہاریں ان بہاروں پر دُرود
جو ہیں تیرے روضۂ پُر نور کے جاروب کش
ان مکرم محترم خدمت گذاروں پر دُرود
جمع ہو جاتے ہیں پچھلی رات میں جو بے قرار
مسجدِ نبویؐ کے ان سجدہ گزاروں پر دُرود
جو ترے غم کو بڑا اعزاز ہیں سمجھے ہوئے
ان کو کوئی غم نہیں اُن غم کے ماروں پر دُرود
سب کے سب اصحابؓ تیرے ذی شرف سب پر سلام
ہاں بطورِ خاص لیکن چار یاروں پر دُرود
تھام کر روضے کی جالی جو ہیں محوِ التجا
اُن سراپا درد و غم اُن بے قراروں پر دُرود
رحمتِ کونین کے جلووں سے جو پُر نور ہیں
ان بہاروں پر سلام اور ان نظاروں پر دُرود
جو ترے در پر پڑے ہیں توڑ کر پائے طلب
اُن گدایانِ کرم ان خاکساروں پر دُرود
بھیجتا رہتا ہوں خالدؔ جگمگانے کے لئے
خاندانِ مصطفےٰ ؐ کے ماہ پاروں پر دُرود

Marfat.com

بیکسوں سے ہے جنہیں پیار وہی آئے ہیں
جو دو عالم کے ہیں غمخوار وہی آئے ہیں

جن کا دربار ہے دُربار وہی آئے ہیں
جو ہیں سرکاروں کی سرکار وہی آئے ہیں

کہکشاں راہگزاروں میں اتر آئی ہے
کہہ رہے ہیں یہی آثار وہی آئے ہیں

گنگناتی ہیں فضائیں تو چمکتے ہیں قلوب
جو ہیں خود نکہت و انوار وہی آئے ہیں

نامرادوں کی مسرت کا زمانہ آیا
جو ہیں کونین کے مختار وہی آئے ہیں

کھل گئے بخشش و رحمت کے سبھی دروازے
جن پہ نازاں ہیں گنہگار وہی آئے ہیں

حق نے فرمایا ہے مخلوق پہ احسانِ عظیم
جو ہیں احسان کا معیار وہی آئے ہیں

مطمئن ہو گئے سب ان کا سہارا پا کر
جو ہیں خود رحمتِ غفار وہی آئے ہیں

جن کا دیدار ہے دیدارِ خدائے برحق،
مژدہ اے حسرتِ دیدار وہی آئے ہیں

Marfat.com

کبھی گرتے ہی نہیں جن کے سنبھالے ہوئے لوگ
ہر قدم ہیں جو نگہدار وہی آئے ہیں
جن پہ ثابت ہے خود اللہ تعالےٰ کا سلام
جھوم اٹھے ہیں در و دیوار وہی آئے ہیں
جو سراپردۂ اسرار میں ہیں سترِ خدا
بانٹنے دولتِ اسرار وہی آئے ہیں
مانگنے والو چلو جھولیاں بھر لو اپنی
جن کا شیوہ نہیں انکار وہی آئے ہیں
جن کے اندازِ نظر میں ہے شفائے کامل
جن کے عیسیٰ بھی ہیں بیمار وہی آئے ہیں
مختلف نام محمدؐ کی نبوت کے رہے
ہم سمجھتے ہیں کہ ہر بار وہی آئے ہیں
فاصلہ اب نہ کناروں کا رہے گا باقی،
جو لگائیں گے ہمیں پار وہی آئے ہیں
جن کے خود دار غلاموں کی شجاعت سے، کنیز
جو ہیں جرّار و جگر دار وہی آئے ہیں
کوئی انساں نہ رہے گا کسی انساں کا غلام
جو ہیں سرحلقۂ احرار وہی آئے ہیں

Marfat.com

کیوں نہ سو جاں سے ہو حسنِ دو عالم قرباں
جو ہیں اللہ کا شاہکار وہی آئے ہیں
خوانِ نعمت میں وہ وسعت ہے کہ اللہ و غنی
جن کے ہم سب ہیں نمک خوار وہی آئے ہیں
حشر میں جن کی شفاعت کارواں ہے سکہ
کیوں پریشاں ہیں گنہگار وہی آئے ہیں
اعتراف انکی ہی عظمت کا ہے خالد ایماں
فرض جن کا ہوا اقرار وہی آئے ہیں

○

قطعہ

نزولِ رحمتِ پروردگار ہے ان پر
جو ورد صلے علیٰ صبح و شام کرتے ہیں
خدا کی بزم میں ہوتا ہے تذکرہ ان کا
جو ان کے ذکر کے جلووں کو عام کرتے ہیں

Marfat.com

دو جہاں میں سلامتی آئی
جب سواری حضورؐ کی آئی
جی اٹھے جو ضمیر مردہ تھے
آپ آئے تو زندگی آئی
وہ قرینہ دیا محمدؐ نے
سارے بندوں کو بندگی آئی
ماہِ طیبہ کی ضوفشانی سے
ذرے ذرے میں دلکشی آئی
رحمتیں دے گیا خیال انکا
جب طبیعت میں برہمی آئی
بوئے زلفِ حبیبؐ صلِّ علیٰ
باغِ عالم میں تازگی آئی
بیکسوں کو ملا شعورِ خودی
سرکشوں کو بھی عاجزی آئی
آسرا مل گیا محمدؐ کا
کام بیکس کے بیکسی آئی
درد ہی بن گیا دوا بڑھکر
جب محبت میں چاشنی آئی

Marfat.com

لاکھوں گلشن کھلا گئی دل میں
آپ کی یاد جب کبھی آئی

دل سے جب میں نے ان کا نام لیا
رقص میں کائنات بھی آئی

بزمِ کونین جگمگا اٹھی،
آپؐ آئے تو روشنی آئی

نسبتِ مصطفیٰؐ ترے صدقے
میری جھولی میں ہر خوشی آئی

دیکھ کر مشکلوں میں خالدؔ کو
آپ کی بندہ پروری آئی

○

قطعہ

اور تو کچھ بھی نہیں حسنِ عمل میرے پاس
مجھ خطاکار کو سرکار کی رحمت کی ہے آس

پوچھے جائیں گے سرِ حشر جب اعمال میرے
ان کی مدحت کو بناؤں گا میں بخشش کی اساس

Marfat.com

لے کے سنیے میں ہم انوارِ حرم آئے ہیں
بن کے طیبہ سے بھی تصویرِ کرم آئے ہیں
ان کا آنا بھی ہے عنوان کرم صلِّ علیٰ
جب بھی آئے ہیں وہ مائل بہ کرم آئے ہیں
جب بھی یاد ان کو کیا ہے یہی محسوس ہوا
میرے گھر رحمتِ عالمؐ کے قدم آئے ہیں
دیکھ لیں ایک نظر آپ تو سب کچھ مل جائے
ہم بھی دل میں لئے امیدِ کرم آئے ہیں
مل گئی دولتِ کونین نہ کیوں ناز کروں
میرے حصّے میں فقط آپؐ کے غم آئے ہیں
سجدۂ شوق رہا ان کے قدم سے منسوب
ہم مدینے میں بھی از راہِ حرم آئے ہیں
ان کی تعریف سے قاصر ہی رہے ہیں خالدؔ
لیکے احساس یہی اہلِ قلم آئے ہیں

Marfat.com

جس سے دونوں جہاں جگمگانے لگے گود میں آمنہ کی وہ نور آگیا
عاصیو آج تقدیر بھی جاگ اٹھی آج محبوبِ ربِ غفور آگیا
مل گیا جذبۂ بیکراں مل گیا سجدۂ شوق کو آستاں مل گیا
رقص کرنے لگی جھوم کر زندگی عشق کو بندگی کا شعور آگیا
بھر دیئے اپنی قدرت کے رنگ اس میں سب انکی تصویر کھینچی مصور نے جب
جس نے دیکھا انہیں دیکھتا رہ گیا جامِ نظارہ پی کر سرور آگیا
آگیا انقلاب اک جہاں میں عجب ٹوٹ کر رہ گیا ہر غرور نسب
بن گیا ایک حبشی بھی رشکِ عرب سارے بے نور چہروں پہ نور آگیا
تشنہ کاموں پیو سیر ہو کر پیو جس طرح حق ہے جینے کا ایسے جیو
ایسا ساقی کہیں جس کا ثانی نہیں وہ پلانے شرابِ طہور آگیا
سر پہ تاجِ شفاعت سجائے ہوئے دردِ امت کا دل میں چھپائے ہوئے
عاصیو آؤ بڑھکر قدم چوم لو دیکھو سلطانِ یوم نشور آگیا
ڈھونڈتا ہی رہے گا زمانہ مجھے غم بتائے گا کیسے نشانہ مجھے
انکے دامن کا جب سے سہارا ملا حادثوں کی حدوں سے میں دور آگیا
آپ تو آپ ہیں آپ کا نام بھی وجہِ توقیر و عزت ہے اکرام بھی
درد میں جب زباں پہ فغاں ہو اچین دل کو ہمارے ضرور آگیا
بھیک حسبِ کرم ہی عطا کیجئے میرے دامن کی تنگی کو مت دیکھئے
والیٔ بیکساں لاج رکھ لیجئے در پہ خالد تمہارے حضور آگیا

Marfat.com

وہ معلّم وہ اُمّی لقب آگیا
رونقِ دو جہاں کا سبب آگیا

چھٹ گئیں کفر و باطل کی تاریکیاں
ہر ضیا لیکے ماہِ عرب آگیا

اسوۂ مصطفےٰؐ جس نے اپنا لیا
اس کو جینے کا لاریب ڈھب آگیا

روح پر چھا گیا ایک کیف اتم
آپؐ کا نام جب زیرِ لب آگیا

یہ بھی ان کی غلامی کا احسان ہے
مجھ سے نادان کو کچھ ادب آگیا

کتنی حساس ہے ان کی چشمِ کرم
ان کی نظروں میں ہر جاں بلب آگیا

ہے وہ امت حقیقت میں خیرِ امم
جس کے حصے میں محبوبؐ رب آگیا

آپؐ آئے تو عصمت مآبی بڑھی
ہر طرف انقلاب اک عجب آگیا

ہل گئی جو تھی بنیادِ غیض و غضب
جب زمیں پہ وہ امی لقب آگیا

Marfat.com

آسماں تک کھلے راستے فکر کے
نام جب آپؐ کا زیرِ لب آگیا
توڑ کر رکھ دیا ہر غرورِ نسب
ایسا ہادیٔ عالی نسب آگیا
وہ نگاہوں میں ہیں اور کوئی نہیں
جو سمجھ میں نہ آیا تھا اب آگیا
سر جھکائے کھڑا تھا حجاب اٹھ گئے
کام خالدؔ کے حسنِ طلب آگیا

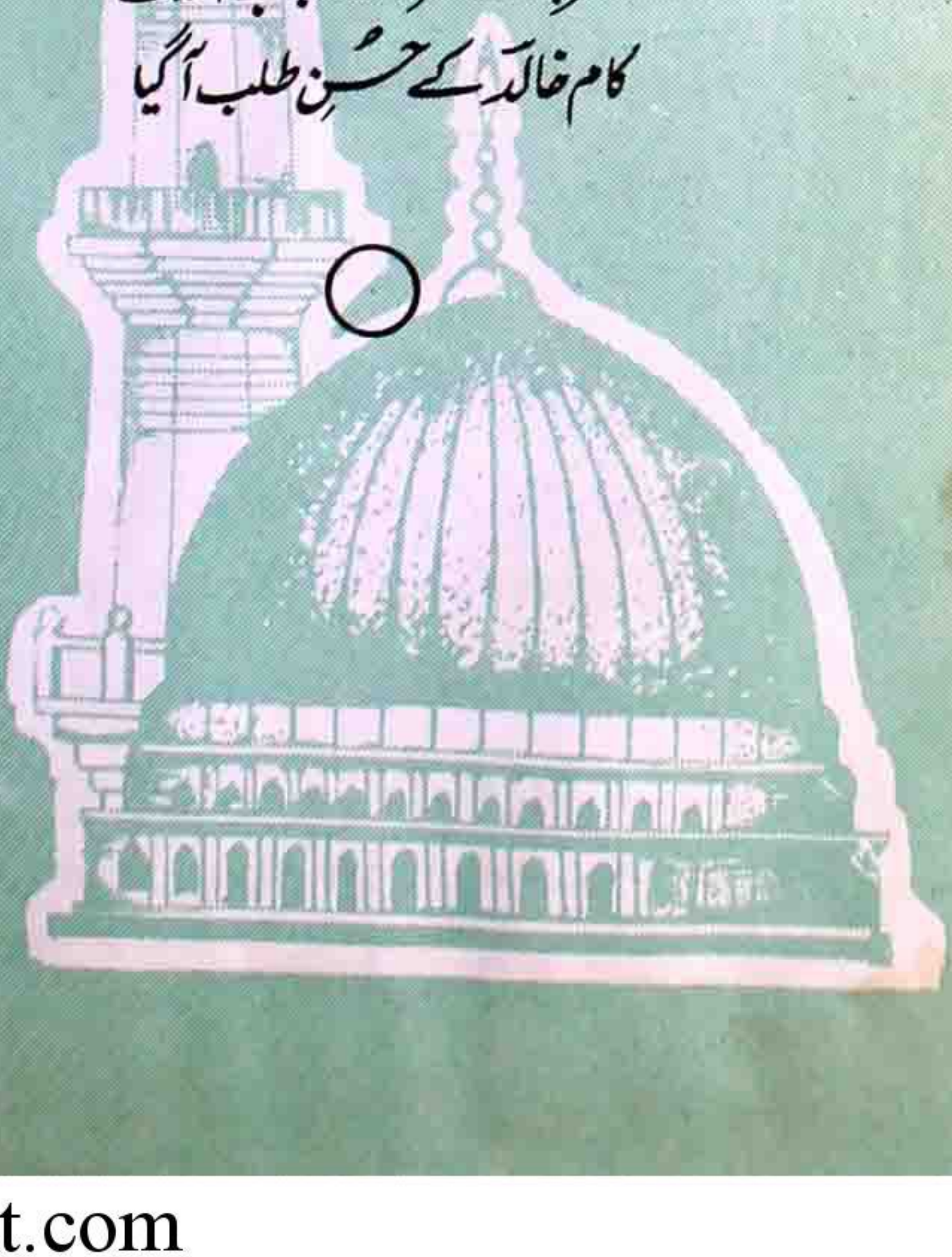

Marfat.com

ایک ذرّے کو بھی خورشید بناتے دیکھا
اُن کو ہر حال میں تقدیر جگاتے دیکھا
واقعی اب بھی دلوں پر ہے حکومت اُن کی
سرکشوں کو سرِ تسلیم جُھکاتے دیکھا
آنکھیں پڑھتی ہیں اگر دیکھ کے روضے کو دُرود
آنسوؤں کو بھی وہاں نعت سُناتے دیکھا
در و دیوار ہیں روشن کہیں آنسو روشن
جشنِ میلاد ہر اک شے کو مَناتے دیکھا
آپ کی قوّتِ بازو پہ تصدّق دل و جاں
بارِ اُمّت کے گناہوں کا اُٹھاتے دیکھا
آپؐ کے آنے کا ایقان اِسے کہتے ہیں
ہم نے عشّاق کو گھر بار سجاتے دیکھا
دل کہاں اَور کہاں آپ کے جلوے آقاؐ
ہم نے کوزے میں بھی دریا کو سماتے دیکھا
جن کو دنیا میں کوئی پوچھنے والا ہی نہ تھا
اُن کو بھی دامنِ رحمت میں چھپاتے دیکھا
اُس نے محسوس کیا عشق کِسے کہتے ہیں
جس نے خالدؔ کو کبھی نعت سناتے دیکھا

Marfat.com

جگمگاتی ہے زمانے کی فضا کون آیا
ہر طرف پھیلے ہیں انوارِ خدا کون آیا

مانگنے والے ہیں ممنونِ عطا کون آیا
سارے دارا و سکندر ہیں گدا کون آیا

کس کے صدقے میں تجھے راحتِ کونین ملی
دل بے تاب ذرا یہ تو بتا کون آیا

کھل گئے بابِ کرم دہر کے محبوروں پر
ہو گیا درد کے ماروں کا بھلا کون آیا

دین و ایمان بھی قرباں مری جاں بھی نثار
کس کی تعظیم کو کعبہ سے جھکا کون آیا

فرش ہم رتبۂ افلاک ہوا جاتا ہے
بزمِ کونین میں اے صلِّ علیٰ کون آیا

رحمتِ حق کی ہے برسات گنہگاروں پر
لیکے دردِ غمِ عصیاں کی دوا کون آیا

وارثِ مُلکِ خدا ملکِ خدا کے معطی
جھولیاں بھرنے یہاں تیرے سوا کون آیا

آ گیا لب پہ مرے اسمِ محمدؐ خالدؔ
بزمِ احساس میں جب شور اٹھا کون آیا

Marfat.com

صلوٰۃُ سلامٌ عَلَی المُصطَفٰے — لِکُلِّ الظَّلَم ہُوَ شمسُ الضُّحیٰ

کفیلِ تجلّیِ بزمِ قِدم — ہیں تیرے تصرف میں لوح و قلم

ترے در کے سائل عرب اور عجم — دو عالم میں پھیلی ہے تیری ضیاء

سراجٌ مُّنیرا نگارِ حرم — بہارِ ارم تاجدارِ حرم

تمہارے ہی دم سے وقارِ حرم — تمہاری تجلی ہے بدرُ الدجیٰ

محیطِ دو عالم ہے شانِ کرم — تمہاری عطا سے ہے سب کا بھرم

حبیبِ خدا سیّدِ ذی حشم — قسیم الہدایہ کریم العطا

اندھیرے چھٹے روشنی ہو گئی — عطا ہی عطا زندگی ہو گئی

بڑی معتبر بندگی ہو گئی — جو دل آپ کی یاد میں کھو گیا

شہنشاہِ کونین خیر البشرؐ — ہزاروں درود اور سلام آپ پر

کرم چاہتے ہیں کرم کی نظر — یہی آرزو ہے یہی مدّعا

تمہارے ہی جلوے یہاں اور وہاں — تمہارے لئے ہی بنے دو جہاں

تمہیں ہو تمہیں بے نشاں کا نشاں — تمہیں ابتدا ہو تمہیں انتہا

خدا کے کرم کی نشانی ہو تم — کرم واقعی جاودانی ہو تم

وہ گوہر وہ دُرِ معانی ہو تم — ثنا خواں ہے آپ جس کا خدا

کرم آفریں اور کوئی نہیں — سہارا حسینؔ اور کوئی نہیں

جہاں میں کہیں اور کوئی نہیں — ہمارا سہارا تمہارے سوا

Marfat.com

ترے در کا دربان سدرہ نشیں — ترے آگے خم عظمتوں کی جبیں
ہیں سائل ترے حُسن کے سب حسیں — تما پر چمِ ذکر اونچا رہا
محبّت تری روحِ ایمان ہے — تری ہر ادا معنیِ قرآن ہے
وہ ارفع وہ اعلیٰ تری شان ہے — جو عقل و خرد سے بھی ہے ماوریٰ
ترے درد سے آشنائی ہوئی — غمِ دو جہاں سے رہائی ہوئی
کرم کی ضمانت دہائی ہوئی — پکارا جہاں اک سرور آگیا
تم آئے تو سب ظلمتیں چھٹ گئیں — غلامی کی زنجیریں سب کٹ گئیں
مری راہ سے مشکلیں ہٹ گئیں — سراجِ ہدایت اے شمعِ ہُدیٰ
یہ سچ ہے مری ذات کچھ بھی نہیں — سخن در سخن بات کچھ بھی نہیں
میں کیا میری اوقات کچھ بھی نہیں — ترے ذکر نے مجھکو چمکا دیا
یہ خالدؔ بڑا ہی خطا کار ہے — عمل کچھ نہیں سخت نادار ہے
مقابل قیامت کی منجھدار ہے — مری لاج رکھنا میں ہوں آپ کا

Marfat.com

دو عالم کے آقا سلامٌ علیکمُ
نویدِ مسیحا سلامٌ علیکمُ
ترے نور سے ہے ہر اک حسن پیدا
ترے حسن پر خود خدا بھی ہے شیدا
تری ذاتِ اقدس ہیں کونین ہیں گم
دو عالم کے آقا سلامٌ علیکمُ
تری نکہتِ زلف کا نام جنت
نگاہیں کرم ہیں ادائیں سخاوت
سکھایا ہے تو نے گلوں کو تبسم
دو عالم کے آقا سلامٌ علیکمُ
گرے تو تمہارے کرم نے سنبھالا
تمہاری عطا نے دو عالم کو پالا
خدائی کا مطلوب و مقصود ہو تم
دو عالم کے آقا سلامٌ علیکمُ
ترا آستاں آرزوؤں کا حاصل
تری ذات امنِ دو عالم کی منزل
ہے تیرے سفینے کا خادم تلاطم
دو عالم کے آقا سلامٌ علیکمُ

Marfat.com

خدا کی مشیّت ترا ہر اشارا
زِ یارت ہے تیری خدا کا نظارا
کلامِ خدا تیرا حُسنِ تکلّم
دو عالم کے آقا سلامٌ علیکُم

ترے نورِ اوّل کی جلوہ کی نمائی
صفاتِ خدا اور ساری خدائی
دو عالم پہ ثابت ہے تیرا تقدّم
دو عالم کے آقا سلامٌ علیکُم

تمہیں تو ہو خالق کا دین اور ایماں
تمہیں تو ہو اللہ کا خاص احساں
تمہیں روحِ نغمات کیف ترنُم
دو عالم کے آقا سلامٌ علیکُم

Marfat.com

سلام

السّلام اے نسبتِ تو تاجِ عشق
السّلام اے دیدِ تو معراجِ عشق

السّلام اے صادقُ الوعدُ الامیں
السّلام اے رحمتہٌ للعالمیں

السّلام اے پیکرِ جود و سخا
السّلام اے قاسمِ ملکِ خدا

السّلام اے شافعِ روزِ حساب
السّلام اے حاصلِ اُمّ الکتاب

السّلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم
السّلام اے صاحبِ لطفِ عمیم

السّلام اے واقفِ اسرارِ کُل
السّلام اے مالک و مختارِ کُل

گر گئے ہیں ہم کرم فرمائیے
دُور سارے درد و غم فرمائیے

ہر قدم پر اک نئی اُفتاد ہے
المدد فریاد رس فریاد ہے

Marfat.com

آپ ہی ہیں بے امانوں کی اماں
آپ کا در چھوڑ کر جائیں کہاں
اپنے دامن میں چھپالیں یا نبیؐ
نارِ دوزخ سے بچالیں یا نبیؐ

جاں کنی کے وقت ہوں گی سختیاں
لے نہ ڈوبیں ہم کو تیرہ بختیاں
موت جب آئے تو آجانا حضورؐ
اپنی صورت ہم کو دکھلانا حضورؐ

قبر کا بھی مرحلہ ہے ہولناک
خاک میں جس وقت یہ پہنچے گی خاک
آئیں گے پرسش کو جب منکر نکیر
کیا کہیں گے ہم عمل میں ہیں فقیر
ہوں گے عاجز ہم جوابِ قبر سے
تم بچالینا عذابِ قبر سے

جب سوا نیزے پہ ہوگا آفتاب
کر رہے ہوں گے جہاں سب آہ و آب
اپنے دامن میں چھپالینا ہمیں
جام کوثر کا پلا دینا ہمیں

Marfat.com

۳۰۱

جب تُلیں اعمالِ بد میزان پر
جب ندامت سے جُھکے جاتے ہوں سر
آپ آ جائیں شفاعت کے لئے
آپ ہی رحمت ہیں اُمت کے لئے
آپ ہی کی دو جہاں میں آس ہے
اور ورنہ کیا ہمارے پاس ہے
السّلام اے آبروئے دو جہاں
السّلام اے پردہ دارِ عاصیاں
السّلام اے بیکسوں کے دادرس
السّلام اے دہر کے فریاد رس

Marfat.com

بلغ العُلیٰ

بلغ العُلیٰ بکمالہٖ
کشف الدُجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ
صلّوا علیہ وآلہٖ

توحدِ فکر سے ماوریٰ بلغ العلیٰ بکمالہٖ
تو جمالِ ذات کا آئینہ کشف الدُجیٰ بجمالہٖ
ہے ترا جمال خدا نُما حسنت جمیعُ خصالہٖ
مرے ذکر و فکر کا آسرا صَلّوا عَلَیہِ وَآلہٖ

نہیں کچھ عروج کی انتہا بلغ العلیٰ بکمالہٖ
تو ہی ابتدا تو ہی انتہا کشف الدُجیٰ بجمالہٖ
نہیں تجھ سا کوئی بھی دوسرا حسنت جمیعُ خصالہٖ
نہ جدا خدا سے نہ تو خدا صَلّوا علیہِ وآلہٖ

Marfat.com

تو حبیبِ ربِّ الٰہ ہے — بلغ العلیٰ بکمالہٖ
تو حقیقتوں کا گواہ ہے — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
یہی کہکشاں تری راہ ہے — حسنت جمیعُ خصالہٖ
یہ دوائے زخمِ گناہ ہے — صلّوا علیہِ وآلہٖ

ہے عروجِ فکر بھی سر نگوں — بلغ العلیٰ بکمالہٖ
تو ہے جانِ جاں تو ہے یم بہ یم — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
ہے جہانِ حسن کا تو بھرم — حسنت جمیعُ خصالہٖ
ہے ہر ایک سمت رُخِ کرم — صلّوا علیہِ وآلہٖ

ہے بہت کشادہ اماں تری — بلغ العلیٰ بکمالہٖ
ہے تجھی سے قلب میں روشنی — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
ہے تجھی سے حسنِ شگفتگی — حسنت جمیعُ خصالہٖ
ہے وظیفۂ دل و جاں یہی — صلّوا علیہِ وآلہٖ

تو جہاں ہے کوئی وہاں نہیں — بلغ العلیٰ بکمالہٖ
تری ذات مصدرِ ہر یقین — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
ہیں گدائے حسن سبھی حسیں — حسنت جمیعُ خصالہٖ
تو اساسِ صدق ہے تو امیں — صلّوا علیہِ وآلہٖ

Marfat.com

تو ہر اک نہاں میں عیاں بھی ہے　　بلغ العلےٰ بکمالہٖ
تو ہر اک عیاں میں نہاں بھی ہے　　کشف الدجےٰ بجمالہٖ
تو مدارِ دورِ زماں بھی ہے　　حسنت جمیعُ خصالہٖ
یہی خالدؔ اپنی اذاں بھی ہے　　صلّوا علیہ و آلہٖ

قطعہ

ہر ایک ذرے میں رقصاں ہے وہ ضیائے قدیم
کہیں ہیں اوّل و آخر کہیں　　رؤف و رحیم
ہے جیسے پھول کی آغوش میں مہک پنہاں
اسی طرح سے ہر اک شے میں ہیں رسولِ کریم

Marfat.com

Marfat.com